يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　　مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اللّٰھمّ صلّ وسلّم وبارک علیٰ سیّدنا ومولٰینا وحبیبنا محمّدن النّبی الامّی وعلیٰ اٰله واصحابه وعترته بعدد کلّ معلوم لّک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک استغفر اللّٰه الّذی لا اله الّا ھو الحیّ القیّوم واتوب الیه - یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

اَلتَّوْبَةُ وَالْاِسْتِغْفَارُ

سلسلہ اشاعت ۲۸۱

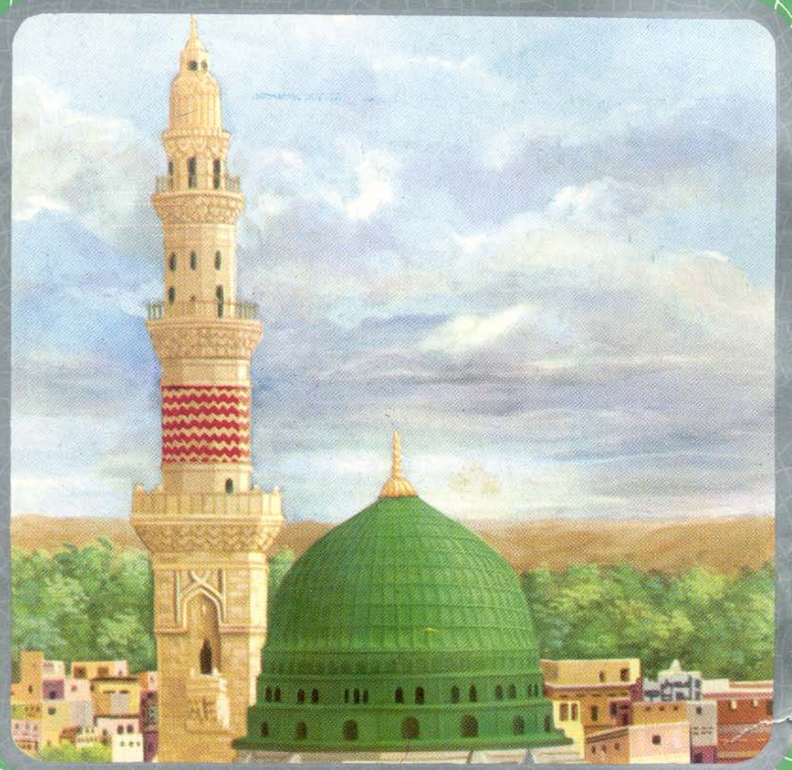

کرۂ ارض پر بسنے والے تمام مُسلمان بھائی آپس میں مُتّحد ہوں - یاحیّ یاقیّوم آمین

ابوانیس محمّد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

المہاجر الی اللہ المتوکل علی اللہ العظیم

المقام النّجاف الصّحاف المقبول المصطفین ◎ دارُالاحسان فیصل آباد پاکستان

قُل

عِشقِ مُحَمَّدٍ صلّی اللہ علیہ وسلّم

مَذهَبِي وَحُبُّهٗ مِلَّتِي

وَطَاعَتُهٗ مَنزِلِي

(یہ کہ) حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عشق میرا مذہب

محبّت میری مِلّت اور اِتّباع میری منزل ہے

ابوانیس محمّد برکت علی لودھیانوی

عفی عنہ

یا احد یا صمد یا حی یا قیوم

نومبر ۱۹۷۲ء

رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ

دار الاحسان - فیصل آباد - پنجاب - پاکستان

سلسلہ اشاعت
۲۸۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ
مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ!
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ
مَعْلُوْمٍ لَّکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ؕ
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ!

اَلتَّوْبَۃُ وَالْاِسْتِغْفَارُ

8 BRUCE GROVE, WATFORD, HERTS. ENGLAND. Tel. Watford 45376
AMIR JAMAYAT
DAR UL EHSAN
U.K

اَلتَّوْبَۃُ فِی اللُّغَۃِ

توبہ کے لغوی معنی

التوب ترک الذنب علی اجمل الوجوہ وھو ابلغ وجوہ الاعتذار فان الاعتذار علی ثلاثۃ اوجہ اما ان یقول المعتذر لم افعل او یقول

اَلتَّوْبُ (ن) کے معنی گناہ کو اچھے طریقے سے چھوڑ دینے کے ہیں اور یہ معذرت کی سب سے بہتر صورت ہے کیوں کہ اعتذار کی تین ہی صورتیں ہیں پہلی صورت یہ ہے کہ عذر کنندہ اپنے جرم کا سرے

فعلت لاجل كذا او فعلت واسأت
وقدت اقلعت ولا ارجع لذلك
وهذا الاخير هو التوبة و
التوبة فى الشرع ترك الذنب
لقبحه والندم على ما فرط منه
والعزيمة على ترك المعاودة
وتدارك ما امكنه ان
يتدارك من الاعمال بالاعادة
فمتى اجتمعت هذه الاربع
فقد كمل شرائط التوبة و
تاب الى الله تذكر ما يقتضى
الانابة نحو۔

سے انکار کر دے اور کہہ دے لَمْ اَفْعَلْهُ
کہ میں نے کیا ہی نہیں۔ دوسری صورت یہ ہے
کہ اس کے لیے وجہ جواز تلاش کرے اور
بہانے تراشنے لگ جائے۔ تیسری صورت
یہ ہے کہ اعتراف جرم کے ساتھ آئندہ نہ
کرنے کا یقین بھی دلائے۔ الغرض اعتذار
کی یہ تین صورتیں ہی ہیں اور کوئی چوتھی صورت
نہیں ہے۔ اور اس آخری صورت کو توبہ
کہا جاتا ہے مگر شرعًا اسے توبہ جب کہیں
گے کہ گناہ کو گناہ سمجھ کر چھوڑ دے اور اپنی
اگلی زیادتی پر نادم ہو اور دوبارہ نہ کرنے
کا پختہ عزم کرے اگر ان گناہوں کی تلافی
ممکن ہو تو حتی الامکان تلافی کی کوشش کرے
پس توبہ کی یہ چار شرطیں ہیں جن کے پائے
جانے سے توبہ مکمل ہوتی ہے۔

تاب الی اللہ ان باتوں کا تصور کرنا جو
انابت الی اللہ کی مقتضی ہوں۔

قرآن میں یہ ہے۔

فَتُوبُوٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيعًا
(سورۃ النور ۳۱)

سب اللہ کے آگے توبہ کرو۔

اَفَلَا يَتُوبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ (المائدہ)

توبہ کیوں اللہ کے آگے توبہ نہیں کرتے؟

وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ - اى قبل توبته منه -

اللہ نے اس کی توبہ قبول کی ۔ اسی سے ہے اللہ کا یہ فرمان

لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَ الْمُهَاجِرِيْنَ - (۹ - ۱۱۷)

پھر اللہ نے پیغمبرؐ پر مہربانی کی اور مہاجرین پر ۔

ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا - (۹ - ۱۱۸)

پھر اللہ نے ان پر مہربانی کی تاکہ توبہ کریں ۔

فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ (آل عمران - ۷۲)

سو اس نے تم پر مہربانی کی اور تمہاری حرکات سے درگذر فرمائی ۔

والتائب عليكم - يقال لباذل التوبة ولقابل التوبة فالعبد تائب الى الله والله تائب على عبده والتوب العبد الكثير التوبة وذلك بتركه كل وقت بعض الذنوب على الترتيب حتى يصير تاركا لجميعه وقد يقال الله ذلك لكثيرة قبوله توبة العباد حالا بعد حال وقوله

اَلتَّائِبُ (اسم فاعل) توبہ کرنے والا ۔ توبہ قبول کرنے والا بندہ خدا کے سامنے توبہ کرتا ہے اور اللہ توبہ قبول فرماتا ہے ۔ اس لیے تَائِبٌ کا لفظ اللہ اور بندے دونوں پر بولا جاتا ہے ۔ اَلتَّوَّابُ یہ بھی اللہ تعالی اور بندے دونوں پر بولا جاتا ہے ۔ جب بندے کی صفت ہو تو اس کے معنی کثرت سے توبہ کرنے والا کے ہوتے ہیں یعنی وہ شخص جو یکے بعد دیگرے گناہ چھوڑتے چھوڑتے بالکل گناہوں کو ترک کردے اور جب تواب کا لفظ اللہ تعالی کی صفت ہو تو اس کے معنی ہوں گے وہ ذات جو کثرت سے بار بار بندوں کی توبہ قبول فرماتی ہے ۔

قرآن کریم میں ہے :

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا

(الفرقان - ۷۱)

اور جو شخص توبہ کرتا ہے اور نیک کام کرتا ہے تو وہ ہی اللہ تعالیٰ کی طرف خاص طور پر رجوع کرتا ہے ۔

ای التوبة التامة وهو الجمع بين ترك القبيح وتجرى الجميل

مکمل توبہ یہ ہے کہ گناہ کر کے صالح اعمال اختیار کیے جائیں ۔

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ

اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۔

(۱۳ - ۳۰)

میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں بے شک وہ بار بار توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ۔

مفردات للراغب الاصفهانی الجلد الاول صفحہ ۱۶۲/۱۶۱

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَزَّوَجَلَّ

تَوْبَۃُ الْعَالِمِ

عالم کی توبہ کا بیان

اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَ بَیَّنُوْا

مگر جو لوگ توبہ کرلیں اور اصلاح کردیں اور (ان مضامین کو) ظاہر کر

فَاُولٰٓئِکَ اَتُوْبُ عَلَیْھِمْ وَ اَنَا التَّوَّابُ

دیں تو ایسے لوگوں پر میں متوجہ ہو جاتا ہوں اور میری تو بکثرت عادت ہے توبہ قبول

الرَّحِیْمُ ۝ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ - ۱۶۰)

کرلینا اور مہربانی فرمانا۔

ای رجعوا عما کانوا فیہ و اصلحوا اعمالھم وبینوا الناس ما کانوا یکتمونہ رفاولٰئک اتوب علیھم وانا التواب الرحیم رفی ھذا دلالۃ علی ان الداعیۃ الی کفر او بدعۃ اذا تاب الی

یعنی وہ گناہ جن میں وہ مبتلا تھے ان کو چھوڑ کر اپنے اعمال کی اصلاح کرلی اور جو کچھ انہوں نے چھپایا تھا اس کو بیان کیا وہی لوگ ہیں جن پر میں مہربان ہوتا ہوں اور میں تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہوں)

اس آیت میں اس بات کی دلیل ہے کہ جو

الله تاب الله عليه ، وقد ورد ان الامم السابقة لم تكن التوبة تقبل من مثل هولاء منهم ولكن هذا من شريعة نبي التوبة ونبي الرحمة صلوات الله وسلامه عليه

شخص لوگوں کو کفر و بدعت کی دعوت دے جب وہ (اس سے) اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرے تو خدا اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور قرآن وحدیث میں آیا ہے کہ پہلی امتوں میں اس قسم کی توبہ نہ تھی لیکن نبی توبہ اور نبی رحمت ﷺ کی شریعت میں یہ بات رکھی گئی ہے۔

تفسیر ابن کثیر الجلد الاوّل صفحہ ۲۰۰

عن سعيد بن جبير رضي الله عنه في قوله (اتوب عليهم) يعني اتجاوز عنهم.

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں "اتوب علیہم" کا معنی "اُن سے درگذر کرتا ہوں" ہے

فتح القدیر الجلد الاوّل صفحہ ۱۴۱

عن قتادة رضي الله عنه في قوله "الا الذين تابوا واصلحوا" قال اصلحوا ما بينهم وبين الله وبينوا الذي جاءهم من الله ولم يكتموه ولم يجحدوه

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (مگر جو توبہ کریں اور اپنی اصلاح کریں) کے تحت فرماتے ہیں یعنی آپس کے معاملات کو درست کرلیں اور احکامِ خداوندی کو بیان کریں اور ان کو نہ چھپائیں اور نہ ہی ان سے انکار کریں

فتح القدیر الجلد الاوّل صفحہ ۱۴۱

فَضْلُ التَّوْبَةِ
توبہ کی فضیلت

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا

ہاں مگر جو لوگ توبہ کریں اس کے بعد اور اپنے کو سنوار یں

فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن: ۸۹)

سو بیشک اللہ تعالیٰ بخشش دینے والا رحمت کرنیوالا ہے۔

وھذا من لطفه وبره و رافته ورحمته وعائدته على خلقه ان من تاب اليه تاب عليه۔

یہ اس کا لطف وکرم وشفقت ورحمت اور اپنی مخلوق پر خاص ترس ہے۔ اگر (گناہ گار) اس کی طرف جھک کر توبہ کرتا ہے تو وہ اس پر مہربان ہوتا ہے۔

تفسیر ابن کثیر الجلد الاوّل صفحہ ۳۸۰

ثَوَابُ مَنْ تَابَ مِنْ اَعْمَالِ السُّوْءِ
بُرے کاموں کے بعد توبہ کرنے کا ثواب

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ

توبہ جس کا قبول کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے وہ تو ان ہی کی ہے جو حماقت سے

السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ

کوئی گناہ کر بیٹھتے ہیں جلد ہی توبہ کر لیتے ہیں

فَاُولٰٓئِكَ يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ط ○ (النساء : ۱۷)

سو ایسوں پر تو اللہ تعالیٰ توجہ فرماتے ہیں ۔

قال مجاهد رضی الله عنه كل من عصى الله خطأ او عمدًا فهو جاهل حتى ينزع عن الذنب۔

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہر وہ گناہ گار جو بھول کر یا جان بوجھ کر خدا کی نافرمانی کرے وہ جاہل ہے حتیٰ کہ وہ اپنے گناہوں سے باز آجائے ۔

تفسیر ابن کثیر الجلد الاوّل صفحہ ۴۶۳

عن ابی العالية رضی الله عنه انه كان يحدث ان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم كانوا يقولون كل ذنب اصابه عبد فهو جهالة۔

حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے تھے کہ اصحاب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمایا کرتے تھے ہر وہ گناہ جس کا بندہ ارتکاب کرتا ہے جہالت ہے

رواه ابن جرير۔

اسے ابن جریر نے روایت کیا ہے ۔

تفسیر ابن کثیر الجلد الاوّل صفحہ ۴۶۳

اَلتَّوْبَةُ عِنْدَ الْمَوْتِ

مرنے کے قریب توبہ کرنا

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ج

اور ایسے لوگوں کی توبہ نہیں جو گناہ کرتے رہتے ہیں ۔

حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ

یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے سامنے موت ہی آ کھڑی ہوئی تو کہنے لگا کہ میں

تُبْتُ الْئٰنَ ○ (سُوْرَةُ النِّسَآءِ ۔ ۱۸)

اب توبہ کرتا ہوں ۔

عن عبد الله بن عمر رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما من عبد مومن یتوب قبل الموت بشهر الا قبل الله من ادنیٰ ذلک وقبل موته بیوم وساعة یعلم الله منه التوبة والاخلاص الیه الا قبل منه۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو بندہ اپنے مرنے سے ایک ماہ قبل توبہ کرے اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے بلکہ ایک ماہ سے کم میں بھی ۔ اور مرنے سے ایک دن پہلے اور مرنے سے ایک گھنٹہ پہلے بھی توبہ قبول فرما لیتا ہے اس کی توبہ اور اس کے مخلص ہونے کا بھی اللہ کو علم ہے ۔

رواه ابن مردویة ۔

اسے ابن مردویہ نے روایت کیا ہے ۔

تفسیر ابن کثیر الجلد الاوّل صفحہ ۴٦۳

اَلتَّوْبَةُ وَالْاِصْلَاحُ

توبہ کے بعد اپنی اصلاح کر لینا

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا

لیکن جو لوگ توبہ کریں اور اصلاح کر لیں اور اللہ تعالیٰ پر وثوق

بِاللّٰهِ وَ اَخۡلَصُوۡا دِيۡنَهُمۡ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ

رکھیں اور اپنے دین کو خاص اللہ ہی کے لیے کیا کریں تو یہ لوگ مومنین

الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝ (سورۃ النساء - ١٤٦)

کے ساتھ ہوں گے۔

عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اخلص دینك یكفك القلیل من العمل۔

رواہ ابن ابی حاتم۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے دین کو خالص کر لے تجھے تھوڑے عمل بھی کافی ہوں گے۔

اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

تفسیر ابن کثیر الجلد الاوّل صفحہ ٥٧٠

اَلتَّوۡبَةُ بَعۡدَ الظُّلۡمِ

ظلم کے بعد توبہ کا بیان

فَمَنۡ تَابَ مِنۡۢ بَعۡدِ ظُلۡمِهٖ وَ اَصۡلَحَ فَاِنَّ

پھر جو شخص توبہ کر لے اپنی اس زیادتی کرنے کے بعد اور اعمال کی درستی رکھے تو بیشک

اللّٰهَ يَتُوۡبُ عَلَيۡهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝

اللہ اس پر توجہ فرمائیں گے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والے ہیں بڑی رحمت والے۔

(سورۃ المائدہ - ٣٩)

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه قال سرقت امرأة حليا فجاء الذين سرقتهم فقالوا يا رسول الله سرقتنا هذه المرأة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقطعوا يدها اليمنى فقالت المرأة هل من توبة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انت اليوم من خطيئتك كيوم ولدتك امك قال فانزل الله عزوجل :

" فمن تاب من بعد ظلمه واصلح فان الله يتوب اليه ان الله غفور رحيم "۔

رواہ ابن جریر۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے زیور چوری کیے صحابہؓ اس کو پکڑ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عورت نے ہمارے زیور چوری کیے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا داہنا ہاتھ کاٹ دو (اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا پھر) عورت نے عرض کی کہ کیا میری توبہ ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو آج اس طرح ہے جیسے تیری ماں نے تجھے آج جنا تو اس پر اللہ نے فرمایا پھر جو شخص توبہ کرلے اپنی اس زیادتی کرنے کے بعد اور اعمال کی درستگی رکھے تو بیشک اللہ اس پر توجہ فرمائیں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والے ہیں بڑی رحمت والے ہیں۔

اسے ابن جریر نے روایت کیا ہے۔

تفسیر ابن کثیر الجلد الثانی صفحہ ٥٦

عَلَامَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ

مومنوں کی علامات

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ

وہ ایسے لوگ ہیں جو (گناہوں سے) توبہ کرنے والے ہیں اور (اللہ کی) عبادت کرنے والے

الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

(اور) حمد کرنیوالے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنیوالے (اور) سجدہ کرنیوالے، نیک باتوں کی تعلیم کرنیوالے

وَ النَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْحٰفِظُوْنَ

اور بری باتوں سے باز رکھنے والے اور اللہ کی حدوں کا خیال رکھنے

لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ (سُوْرَةُ التوبة، ١١٢)

والے ہیں اور ایسے مومنین کو (جن میں یہ صفات ہیں) آپ خوشخبری سنادیں۔

(التائبون) من الذنوب كلها — سب گناہوں سے توبہ کرنے والے تمام

التارکون للفواحش۔ — بدکاریوں کو چھوڑنے والے ہیں۔

تفسیر ابن کثیر الجلد الثانی صفحہ ۳۹۳

اَلتَّوْبَةُ بَعْدَ الْجَهَالَةِ

جہالت کے بعد توبہ

اِنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ

کہ جو شخص تم میں سے کوئی برا کام کر بیٹھے جہالت سے

ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاَنَّهٗ

پھر وہ اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح رکھے تو اللہ تعالیٰ کی یہ

غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ (الانعام: ۵۴)

شان ہے کہ وہ مغفرت والا مہربان ہے

عن عكرمة رضی اللّٰه عنه فی قوله "من عمل منكم سوءا بجهالة" قال الدنيا كلها جهالة۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں (جو شخص تم میں سے بے وقوفی سے کوئی کام کر بیٹھے) فرماتے ہیں کہ دنیوی زندگی ساری کی ساری جہالت ہے۔

تفسیر ابن کثیر الجلد الثانی صفحہ ۱۳۵

اَلتَّوْبَةُ مِنْ اَعْمَالِ السَّيِّاٰتِ

بُرے عملوں کے بعد توبہ کا بیان

وَ الَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا

اور جن لوگوں نے گناہ کے کام کیے پھر وہ ان کے

مِنْۢ بَعْدِهَا وَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ

بعد توبہ کر لیں اور ایمان لے آئیں تو تمہارا رب اس توبہ کے بعد

بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ (الاعراف: ۱۵۳)

گناہ کا معاف کرنے والا رحمت کرنے والا ہے۔

عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه انه سئل عن ذلك يعنى عن الرجل يزنى بالمرأة ثم يتزوجها فتلا هذه الاٰية "والذين عملوا السيات ثم تابوا من بعدها وامنوا ان ربك من بعدها لغفور رحيم"

روٰاه ابن ابی حاتم۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے اس امر کے بارے میں پوچھا گیا کہ ایک آدمی کسی عورت سے زنا کرتا ہے پھر اس سے نکاح کرتا ہے تو انہوں نے یہ آیت پڑھی "اور جن لوگوں نے گناہ کے کام کیے پھر وہ ان کے بعد توبہ کر لیں اور ایمان لے آئیں تو تمہارا رب اس توبہ کے بعد گناہ کا معاف کر دینے والا رحمت کرنے والا ہے۔"

اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے

تفسیر ابن کثیر الجلد الثانی صفحہ ۲۴۸

اَلْاَمْرُ بِالتَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ

توبہ اور استغفار کا حکم

هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ

اس نے تم کو زمین (کے مادے) سے پیدا کیا اور اس نے تم کو اس میں

فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۝

آباد کیا تو تم اپنے گناہ اس سے معاف کراؤ پھر اس کی طرف متوجہ رہو۔

(سورۃ ھود: ۶۱)

"فاستغفروه ای سلوه المغفرة" فاستغفروہ کا معنی یہ ہے کہ اس سے

لکم من عبادۃ الاصنام "ثم توبوا الیہ" ای ارجعوا الی عبادتہ۔

بتوں کی پوجا پاٹ کی معافی مانگو اور "ثم توبوا الیہ" کا معنی یہ ہے کہ دوبارہ خدا کی بندگی کی طرف رجوع کرو۔

تفسیر ابن کثیر الجلد الثانی صفحہ ۴۸۳

وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ط

اور تم اپنے رب سے اپنے گناہ معاف کراؤ پھر اس کی طرف متوجہ ہو۔

اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ○ (ھود : ۹۰)

بلاشبہ میرا رب بڑا مہربان اور بڑی محبت والا ہے۔

والمراد ھنا انہ عظیم الرحمۃ للتائبین۔

اور مراد اس جگہ یہ ہے کہ وہ (ذات باری) توبہ کرنے والوں پر بڑی رحمت والا ہے۔

تفسیر فتح القدیر الجلد الثانی صفحہ ۴۹۵

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا

اور اے میری قوم تم اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کراؤ پھر اس کی طرف

اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ

متوجہ رہو وہ تم پر خوب بارش برسائے گا اور تم کو

يَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ ○ (ھود : ۵۲)

اور قوت دے کر تمہاری قوت میں اضافہ کرے گا۔

ومن اتصف بهذه الصفة يسر الله عليه رزقه وسهل عليه امره وحفظ شانه ۔

جو ان صفات کے ساتھ متصف ہو اللہ اس پر رزق آسان کر دیتا ہے اور تمام کاموں میں آسانی پیدا کر دیتا ہے اور اس کی تمام حالتوں میں حفاظت کرتا ہے ۔

تفسیر ابن کثیر الجلد الثانی صفحہ ٤٤٩

اَلتَّوْبَةُ بَعْدَ عَمَلِ السُّوْءِ

بُرے کاموں کے بعد توبہ کرنیکا ثواب

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ

پھر آپ کا رب ایسے لوگوں کے لیے جنہوں نے جہالت سے برا کام

بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ

کر لیا پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور اپنے اعمال

اَصْلَحُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ

درست کر لیے تو آپ کا رب اس کے بعد بڑی مغفرت کرنے والا

رَّحِيْمٌ ۝ (سورۃ النحل : ۱۱۹)

بڑی رحمت کرنیوالا ہے ۔

قال بعض السلف كل من عصى الله فهو جاهل ۔

بعض سلف صالحین سے منقول ہے کہ جو خدا کی نافرمانی کرے وہ جاہل ہے ۔

تفسیر ابن کثیر الجلد الثانی صفحہ ۵۹

فَضْلُ التَّوْبَةِ
توبہ کرنے کی فضیلت

إِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا

ہاں مگر جس نے توبہ کرلی اور ایمان لے آیا اور نیک کام کرنے لگا

فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ

سو یہ لوگ جنت میں جائیں گے اور ان کا ذرا نقصان

شَيْئًا ○ (سورۃ مریم : ۶۰)

نہ کیا جائے گا۔

الا من رجع عن ترك الصلوة واتباع الشهوات فان الله يقبل توبته ويحسن عاقبته ويجعله من ورثة جنة النعيم ولهذا قال "فاولئك يدخلون الجنة ولا يظلمون شيئا" وذلك لان التوبة تجب ما قبلها۔

تفسیر ابن کثیر الجلد الثالث صفحہ ۱۳۸/۳۹

یعنی جو شخص نماز کو ترک نہیں کرتا اور نہ ہی شہوات کی پیروی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرماتا ہے اور اس کا انجام بخیر ہوتا ہے اور اسے جنت النعیم کا وارث بنا دیتا ہے اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا "سو یہ لوگ جنت میں جاویں گے اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہیں ہوگا" اور یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے سے اس کے پہلے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

ثَوَابُ مَنْ تَآءَ

توبہ کرنے کا ثواب

وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَعَمِلَ

اور میں ایسے لوگوں کے لیے بڑا بخشنے والا ہوں جو توبہ کریں اور ایمان لے آویں اور

صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی ○ (سورۃ طٰہٰ - ۸۲)

نیک عمل کریں پھر (اسی) راہ پر قائم (بھی) رہیں۔

(ثم اهتدى) قال علی بن ابی طلحة عن ابن عباس ای ثم لم يشكك۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں یعنی پھر وہ ہدایت پر آگیا یعنی پھر اس نے بھی شک نہیں کیا۔

تفسیر ابن کثیر الجلد الثالث صفحہ ۱۶۱

وقال سعید بن جبیر رضی الله عنه (ثم اهتدى) ای استقام علی السنة والجماعة

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یعنی وہ سنت وجماعت پر قائم رہا۔

تفسیر ابن کثیر الجلد الثالث صفحہ ۱۶۱

عن قتادة رضی الله عنه (ثم اهتدى) ای لزم الاسلام حتی یموت۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر وہ اسلام پر مرتے دم تک ثابت قدم رہا۔

تفسیر ابن کثیر الجلد الثالث صفحہ ۱۶۱

قال سفیان (ثم اهتدى) ای

حضرت سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

علموا ان لھذا ثوابا ۔ | یعنی اس کو علم ہو کہ مجھے (توبہ) کرنے پر ثواب ملے گا ۔

تفسیر ابن کثیر الجلد الثالث صفحہ ۱۶۱

تَوبَۃُ اٰدَمَ

آدم علیہ السلام کی توبہ

ثُمَّ اجْتَبٰہُ رَبُّہٗ فَتَابَ عَلَیْہِ وَ

پھر جب انہوں نے معذرت کی تو) ان کو ان کے رب نے (زیادہ) مقبول بنالیا سو ان پر

ھَدٰی ○ (سورۃ طٰہ : ۱۲۲)

توجہ فرمائی اور راہ (راست) پر (ہمیشہ) قائم رکھا ۔

قال ابن فورک رحمۃ اللہ علیہ کانت المعصیۃ من اٰدم قبل النبوۃ بدلیل ما فی ھذہ الاٰیۃ فانہ ذکر الاجتباء و الھدایۃ بعد ذکر المعصیۃ واذا کانت المعصیۃ قبل النبوۃ فجائز علیھم الذنوب وجھا واحدا ۔

امام ابن فورک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔ آدم علیہ السلام کی یہ معصیت نبوت سے پہلے کی ہے ۔ اس آیت کی رو سے کیونکہ اللہ نے آدمؑ کو پسند کیا اور ہدایت کا ذکر معصیت کے بعد فرمایا ہے اور جب نافرمانی نبوت سے پہلے واقع ہو تو ایک رو سے گناہ کا اطلاق ان پر جائز ہے

تفسیر فتح القدیر الجلد الثالث صفحہ ۳۷۷

اَلتَّوبَۃُ سَبَبُ الفَلَاحِ

توبہ کامیابی کا سبب ہے

وَ تُوبُوٓا اِلَی اللّٰہِ جَمِیعًا اَیُّہَ المُؤمِنُونَ

اور مسلمانو! تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو

لَعَلَّکُم تُفلِحُونَ ۝ (سورۃ النور: ۳۱)

تاکہ تم فلاح پاؤ۔

ای افعلوا ما امرکم به من هذه الصفات الجمیلة والاخلاق الجلیلة واترکوا ما کان علیه اهل الجاهلیة من الاخلاق والصفات الرذیلة فان الفلاح کل الفلاح فی فعل ما امر الله به ورسوله وترک ما نهیا عنه والله تعالٰی هو المستعان۔

یعنی جن چیزوں کا میں تمہیں حکم دوں وہ اچھے اوصاف اخلاقِ جلیلہ سے ہیں۔ اور جن امور پر اہلِ جاہلیت تھے، گندی عادات اور اخلاقِ رذیلہ کو چھوڑ دو کیونکہ ساری کامیابی اللہ اور اس کے احکام کی بجا آوری میں ہے اور ان بُرے کاموں کو چھوڑ دینے میں ہے جن سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی نیک کاموں کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

تفسیر ابن کثیر الجلد الثالث صفحہ ۲۸۶

اَلتَّوْبَةُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ

توبہ اور نیک اعمال کا بیان

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا

مگر جو توبہ کرے اور ایمان (بھی) لے آئے اور نیک کام کرتا رہے

صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ

تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے (گذشتہ) گناہوں کی جگہ نیکیاں

حَسَنٰتٍ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

عنایت فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔

(سورۃ الفرقان ۔ ۷۰)

عن ابی ذر رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انی لا اعلم اخر اهل الجنة دخولا الجنة واخر اهل النار خروجا منها رجل یؤتی به یوم القیٰمة فیقال اعرضوا علیه صغار ذنوبه وارفعوا عنه کبارها فتعرض علیه صغار ذنوبه فیقال

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اس شخص کو جانتا ہوں جو جنت والوں میں داخل ہونے کے اعتبار سے سب سے آخری ہوگا اور سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا۔ وہ ایک شخص ہوگا جو قیامت کے دن لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس پر اس کے چھوٹے گناہ پیش کرو اور بڑے گناہ مت پیش کرو

عملت يوم كذا وكذا وكذا وعملت يوم كذا وكذا وكذا فيقول نعم لا يستطيع ان ينكر وهو مشفق من كبائر ذنوبه ان تعرض عليه فيقال له فان لك مكان كل سيئة حسنة فيقول رب قد عملت اشياء لا اراها هاهنا فلقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضحك حتى بدت نواجذه

چنانچہ اس پر اس کے چھوٹے گناہ پیش کیے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ فلاں وقت تو نے یہ کام کیا اور فلاں روز ایسا کیا وغیرہ۔ وہ اقرار کرے گا اور انکار نہ کر سکے گا اور اپنے بڑے گناہوں سے ڈرے گا کہ کہیں وہ نہ پیش ہو جائیں۔ حکم ہو گا کہ ہم نے تجھے ہر ایک گناہ کے بدلے ایک ایک نیکی دی ہے اور وہ کہے گا اے پروردگار میں نے تو گناہ کے اور بہت سے کام کیے ہیں جن کو میں اس مقام پر نہیں دیکھتا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہنسے حتیٰ کہ آپؐ کے سامنے کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے۔

الصحيح لمسلم الجلد الاوّل صفحہ ١٠٦

عن ابى مالك الاشعرى رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نام ابن آدم قال الملك للشيطان اعطنى صحيفتك فيعطيه اياها فما وجد فى صحيفته من حسنة

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدم کا بیٹا سو جاتا ہے تو فرشتہ شیطان کو کہتا ہے کہ مجھے اپنے کاغذات دے دو وہ دے دیتا ہے۔ فرشتہ جو نیکی اس میں لکھی ہوئی پاتا ہے

محا بها عشر سيئات من صحيفة الشيطان وكتبهن حسنات فاذا اراد احدكم ان ينام فليكبر ثلاثا وثلاثين تكبيرة ويحمد اربعة وثلاثين تحميدة ويسبح ثلاثة وثلاثين تسبيحة فتلك مائة اخرجه الطبرانی۔

اس کے بدلے دس برائیاں مٹا دیتا ہے اور اس کی جگہ دس نیکیاں لکھ دیتا ہے جب تم میں سے کوئی سونے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے ۳۳ بار اللہ اکبر اور ۳۴ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار سبحان اللہ پڑھ لے تو یہ سو نیکیاں ہو جائیں گی۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

تفسیر ابن کثیر الجلد الثالث صفحہ ۳۲۷

عن سلمان رضی اللہ عنہ قال يعطى الرجل يوم القيمة صحيفة فيقرأ اعلاها فاذا سيأته فاذا كاد يسوء ظنه نظر فی اسفلها فاذا حسناته ثم ينظر فی اعلاها فاذا هی قد بدلت حسنات۔ اخرجه ابن ابی حاتم۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن آدمی کو اس کا اعمال نامہ دیا جائے گا وہ اس کو اوپر سے پڑھے گا تو برائیاں ہی برائیاں ہوں گی قریب ہو گا کہ اس کا گمان برا ہو۔ پھر نیچے سے دیکھے گا۔ وہاں نیکیاں ہی نیکیاں ہوں گی۔ پھر اوپر دیکھے گا تو اس کی برائیاں نیکیوں سے تبدیل ہو چکی ہوں گی۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

تفسیر ابن کثیر الجلد الثالث صفحہ ۳۲۷

عن ابی هريرة رضی اللہ عنه قال جاءتنی امراة فقالت هل لی من توبة؟ انی زنيت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میرے پاس ایک عورت آئی اور عرض کیا کہ کیا میرے لیے توبہ کی گنجائش

وولدت وقتلته، فقلت لا ولا نعمت العين ولا كرامة، فقامت وهي تدعو بالحسرة ثم صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم الصبح فقصصت عليه ما قالت المرأة وما قلت لها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بئسما قلت اما تقرا هذه الآية؟ (والذين لا يدعون مع الله الٰها اخر۔ الى قوله۔ الا من تاب) الآية فقرأتها عليها فخرت ساجدة فقالت الحمد لله الذى جعل لى مخرجا۔

رواه الطبرانی۔

ہے؛ میں نے زنا کیا، بچہ ہوا اور اس کو میں نے قتل کر دیا۔ میں نے کہا نہیں اور اس میں تیرے لیے نہ ہی کسی قسم کی خوشی ہے نہ ہی عزت ہے۔ وہ حسرت کے ساتھ اُٹھ کھڑی ہوئی پھر میں نے صبح کی نماز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی اور میں نے عورت کا قصہ آپؐ کو سنایا اور اپنا جواب بھی عرض کیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے بہت بُری بات کہی۔ کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی "وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے (آخر آیت تک)" میں نے یہ آیت اس عورت کو پڑھ کر سُنائی تو وہ سجدہ میں گر پڑی اور کہا اس اللہ کا شکر ہے جس نے میرے لیے راستہ نکال دیا۔

وفى رواية ابن جرير فخرجت تدعو بالحسرة وتقول يا حسرتا اخلق هذا الحسن للنار، وعنده انه لما رجع من عند رسول الله صلى الله عليه وسلم يطلبها

اور ایک روایت میں (یعنی ابن جریر کی روایت میں) یہ بھی مذکور ہے کہ وہ حسرت وافسوس کرتے ہوئے باہر نکلی اور کہنے لگی ہائے افسوس یہ حسن آگ کے لیے پیدا کیا گیا ہے اور یہ بھی ہے کہ وہ جناب

فی جمیع دور المدینة فلم یجدها، فلما کان من اللیلة المقبلة جاءته فاخبرها بما قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فخرت ساجدة وقالت الحمد للہ الذی جعل لی مخرجا وتوبة مما عملت واعتقت جاریة کانت معها وابنتها وتابت الی اللہ عزوجل۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرتے ہوئے مدینہ کے تمام گلی محلوں میں پھری۔ لیکن آپ نہ مل سکے۔ اگلی رات پھر آئی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے مطلع فرمایا تو وہ سجدہ میں گر پڑی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے میری بدعملی کے لیے توبہ کا راستہ نکال دیا اور اپنی ایک لونڈی کو جو اس کے ساتھ تھی آزاد کر دیا اور اس کی بچی کو بھی آزاد کر دیا اور توبہ کی اللہ سے۔

تفسیر ابن کثیر الجلد الثالث صفحہ ۳۲۸

عن ابی هریرة رضی اللہ عنه لیأتین اللہ عزوجل بأناس یوم القیامة رأوا انهم قد استکثروا من السیئات قیل من هم یا ابا هریرة؟ قال الذین یبدل اللہ سیئاتهم حسنات رواه ابن ابی حاتم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ضرور اللہ تعالیٰ عزوجل کے پاس لوگ لائے جائیں گے وہ خیال کریں گے کہ انہوں نے بہت گناہ کیے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا وہ کون لوگ ہوں گے تو انہوں نے فرمایا وہ جن کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں تبدیل کر دے گا۔ اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا

تفسیر ابن کثیر الجلد الثالث صفحہ ۳۲۷ و ۳۲۸

عن ابی الصیف رحمۃ اللہ علیہ وکان من اصحاب معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ قال یدخل اھل الجنۃ الجنۃ علی اربعۃ اصناف المتقین ثم الشاکرین ثم الخائفین ثم اصحاب الیمین (قلت) لم سموا اصحاب الیمین قال لانھم قد عملوا بالسیأت والحسنات فاعطوا کتبھم بایمانھم نقرءوا سیأتھم حرفا حرفا وقالوا ھاؤم اقرءوا کتابیہ فھم اکثر اھل الجنۃ۔

حضرت ابوصیف رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے تھے فرماتے ہیں جنتیوں کی چار قسمیں ہیں۔ ۱۔ پرہیزگار، ۲۔ شکرگذار، ۳۔ خدا سے خوف کرنے والے، ۴۔ دائیں طرف والے (اصحاب الیمین)۔ میں نے ان سے پوچھا کہ ان کا نام اصحاب الیمین کیسے رکھا گیا تو انہوں نے فرمایا کیونکہ انہوں نے بُرے کام بھی کیے ہیں اور اچھے بھی۔ لہٰذا ان کو اعمال نامے دائیں ہاتھ میں تھمائے گئے تو انہوں نے اس میں سے اپنے بُرے کام بھی پڑھے اور انہوں نے (لوگوں) سے کہا کہ آؤ ہمارا اعمال نامہ دیکھو ایسے لوگ زیادہ جنتی ہوں گے۔

رواہ ابن ابی حاتم۔

اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

تفسیر ابن کثیر الجلد الثالث صفحہ ۳۲۸

عن ابن عباس رضی اللہ عنھما ان رجلا اتی الیہ فقال ارایت رجلا قتل رجل عمدا فقال "جزاؤہ جھنم خالدا فیھا" الایۃ قال لقد نزلت من اٰخر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی آیا اس نے ان سے سوال کیا کہ آپ اس آدمی کے بارے میں فرمائیں جس نے کسی آدمی کو جان بوجھ کر قتل کیا ہو تو انہوں نے فرمایا کہ اس کا بدلہ دوزخ ہے

ما نزل ما نسختها شئ حتی قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم وما نزل وحی بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ارأیت ان تاب وآمن وعمل صالحا ثم اهتدی قال وانی له بالتوبة وقد سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ثکلته امه رجل قتل رجل متعمدا یجئ یوم القیامة اخذا قاتله بیمینه او بیساره واخذا رأسه بیمینه او بشماله تشخب اوداجه دما من قبل العرش یقول یارب سل عبدك فیم قتلنی ۔

جس میں وہ ہمیشہ رہے گا کیونکہ یہ آیت آخری سورتوں میں نازل ہوئی ہے جس کو کسی آیت نے منسوخ نہیں کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کو پیارے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی وحی نازل نہیں ہوئی اس آدمی نے کہا کہ آپ اس آیت کے بارے میں جو سورہ طہٰ میں ہے کیا فرماتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ اس کی توبہ کہاں سے آئی حالاں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اس کی ماں اسے گم کرے جس نے کسی کو جان بوجھ کر قتل کیا مقتول قیامت کے دن قاتل کو دائیں ہاتھ سے پکڑ کر اور اس کے بالوں کو بائیں ہاتھ سے پکڑ کر اس کی رگوں سے خون بہتا ہو گا، عرش کی طرف لائے گا اور عرض کرے گا کہ میرے پروردگار اس اپنے بندے سے پوچھ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا ۔

تفسیر ابن کثیر الجلد الاوّل صفحہ ۵۳۶

عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے

وسلم قال یجئی المقتول متعلقا بقاتله یوم القیامة اخذا راسه بیده الاخری فیقول یا رب سل هذا فیم قتلنی ؟ قال فیقول قتلته لتکون العزة لك فیقول فانها لی قال و یجئ اخذ متعلقا بقاتله فیقول رب سل هذا فیم قتلنی ؟ قال فیقول قتلته لتکون العزة لفلان قال فانها لیست له بوء باء ثمه قال فیهوی فی النار سبعین خریفا"۔

ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ مقتول قیامت کے روز اپنے قاتل کے ساتھ چمٹا ہوا اس حال میں آئے گا کہ اس کے ہاتھ میں اس کے سر کے بال ہوں گے عرض کرے گا اے میرے پروردگار اس سے پوچھ کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تو وہ قاتل کہے گا کہ میں نے اس کو اس لیے قتل کیا کہ تیری عزت برقرار رہے اللہ فرمائے گا عزت تو میری قائم ہی ہے اور ایک دوسرا اپنے قاتل کے ساتھ چمٹا ہوا آئے گا اور عرض کرے گا اے میرے پروردگار اس سے پوچھ کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا وہ کہے گا کہ میں نے اس کو اس لیے قتل کیا کہ فلاں کی عزت برقرار رہے تو اللہ فرمائے گا عزت فلاں آدمی کے لیے نہیں اس کے گناہ کو سر پہ اٹھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دوزخ میں ستر سال کی مسافت میں لڑھکتا ہی چلا جائے گا۔

تفسیر ابن کثیر الجلد الاوّل صفحہ ۵۳۶

عن سعید بن جبیر رضی اللہ عنه قال سألت ابن عباس رضی

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس

الله عنهما عن قوله "ومن يقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم" قال ان الرجل اذا عرف الاسلام وشرائع الاسلام ثم قتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم ولا توبة له۔

رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے متعلق پوچھا کہ جو شخص جان بوجھ کر کسی ایمان والے کو قتل کرے اس کی سزا دوزخ ہے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ جو شخص اسلام کو پہچان لے اور اس کے احکام کو جان لے پھر جان بوجھ کر کسی ایمان والے کو قتل کر دے اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور اس کی توبہ بالکل قبول نہیں۔

تفسیر ابن کثیر الجلد الاوّل صفحہ ۵۳۶

عن معاوية رضى الله عنه يقول سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول كل ذنب عسى الله ان يغفره الا الرجل يموت كافرا او الرجل يقتل مؤمنا متعمدًا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے ہر گناہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دے مگر دو گناہ، ۱۔ آدمی کو کفر پر موت آئے ۲۔ آدمی کسی ایمان والے کو جان بوجھ کر قتل کرے۔

تفسیر ابن کثیر الجلد الاوّل صفحہ ۵۳۶

عن ابن عمر رضى الله عنهما عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من قتل مؤمنا متعمدا فقد كفر بالله عزّ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو کسی ایمان والے

وجل ۔ کو جان بوجھ کر قتل کرے اس نے اللہ عزو جل کے ساتھ کفر کیا ۔

تفسیر ابن کثیر الجلد الاوّل صفحہ ۵۳۶

ثَوَابُ التَّوبَةِ

توبہ کا ثواب

فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا

البتہ جو شخص توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور نیک کام کیا کرے

فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ○

تو ایسے لوگ امید ہے کہ فلاح پانے والوں میں سے ہوں گے ۔

سورۃ القصص : ٦٧

ای یوم القیامة وعسی من الله موجبة فان هذا واقع بفضل الله ومنته لا محالة"

یعنی قیامت کے دن اور لفظ عسیٰ کی نسبت جب اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس سے مراد یقینی طور پر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے ضرور فلاح حاصل ہوگی

تفسیر ابن کثیر الجلد الثالث صفحہ ۳۹۷

اَللّٰہُ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ

اللہ ہی توبہ قبول فرماتا ہے

وَ هُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ

اور وہ ایسا رحیم ہے کہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور

وَ یَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝

وہ تمام گناہ (گذشتہ) معاف فرما دیتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ اس (سب) کو جانتا ہے

(سورۃ الشوریٰ: ۲۵)

يقول تعالى ممتنا على عباده بقبول توبتهم اليه اذا تابوا ورجعوا اليه انه من كرمه وحلمه انه يعفو ويصفح ويستر ويغفر۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر احسان جتاتا ہے کہ وہ ان کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ جب وہ توبہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں تو وہ اپنے کرم وفضل اور حلم سے ان کو معاف فرماتا ہے اور درگزر فرماتا ہے اور ان پر پردہ ڈالتا ہے اور بخش دیتا ہے۔

تفسیر ابن کثیر الجلد الرابع صفحہ ۱۱٤

تَوْبَةُ النَّصُوحِ

خالص توبہ کا بیان

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ

اے ایمان والو! تم اللہ کے آگے سچی توبہ

تَوْبَةً نَّصُوْحًا ○ (سورۃ التحریم-۸)

کرو۔

عن النعمان بن بشير رضي الله عنه ان عمر بن الخطاب رضي الله عنه سئل عن التوبة النصوح قال ان يتوب الرجل من العمل السيئ ثم لا يعود اليه ابدًا۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے توبہ نصوح کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا انسان بُرے گناہوں سے توبہ کرے اور پھر دوبارہ ان کے پاس بھی نہ جائے۔

رواه البيهقي في شعب الايمان۔

اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

تفسير ابن كثير الجلد الخامس صفحه ٣٤٧

عن ابن مسعود رضي الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم التوبة من الذنب ان يتوب منه ثم لا يعود اليه

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ سے توبہ یہ ہے کہ اس سے توبہ کرنے کے بعد پھر کبھی بھی اس طرف

ابداً۔ | نہ جانا۔

مسند الامام احمد بن حنبل الجزء الاول صفحہ ۴۴۶

قال الحسن البصری رضی الله عنه هی ان یکون العبد نادما علی ما مضی مجمعاً علی ان لا یعود فیه۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ توبۃ النصوح سے مراد یہ ہے کہ بندہ اپنے پہلے گناہوں پر پشیمان ہو اور پختہ ارادہ کرے کہ وہ دوبارہ گناہ نہیں کرے گا۔

وقال الکلبی رضی الله عنه ان یستغفر باللسان ویندم بالقلب ویمسک بالبدن۔

اور امام کلبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ توبۃ النصوح یہ ہے کہ انسان زبان سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور دل سے ان پر پشیمان ہو اور اپنے جسم کو قابو رکھے

و قال سعید بن المسیب رضی الله عنه توبة نصوحا تنصحون بها انفسکم۔

اور حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ توبۃ النصوح سے مراد یہ ہے کہ تم اس کے ذریعہ اپنی جانوں کو (گناہوں سے) پاک وصاف کر لو۔

مدارج السالکین صفحہ ۳۰۹

عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال التوبة النصوح تکفر کل سیئة وهو فی القرآن، ثم قرأ هذه الآیة۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خالص توبہ ہر گناہ کو دور کر دیتی ہے اور اس کا بیان قرآن مجید میں موجود ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

اخرجه الحاکم

اسے امام حاکم نے مستدرک میں روایت

للمستدرک ۔ کیا ہے ۔

تفسیر فتح القدیر الجلد الخامس صفحہ ۳٤۷

وَقْتُ الْاِسْتِغْفَارِ

استغفار کا وقت

۱۔ اَلصّٰبِرِیْنَ وَ الصّٰدِقِیْنَ وَالْقٰنِتِیْنَ

(اور وہ لوگ) صبر کرنے والے ہیں اور راست باز ہیں اور (اللہ کے سامنے) فروتنی کرنے

وَ الْمُنْفِقِیْنَ وَ الْمُسْتَغْفِرِیْنَ

والے ہیں اور (مال) خرچ کرنیوالے ہیں اور آخیر شب میں (اُٹھ اُٹھ کر) گناہوں

بِالْاَسْحَارِ ○ (سورۃ آل عمران : ۱۷)

کی معافی چاہتے ہیں ۔

۲۔ وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ○

اور آخیر شب میں استغفار کیا کرتے تھے ۔

(سورۃ الذاریات : ۱۸)

عن عائشة رضی الله عنها قالت : من کل اللیل قد اوتر رسول الله صلی الله علیه وسلم من اوله واوسطه وآخره فانتهی وتره الی السحر ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رات کے ہر حصے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھے پہلی رات درمیانی رات پھر آپ کے وتر سحری کے وقت تک بھی ادا ہوتے ۔

رواہ البخاری۔

اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

تفسیر ابن کثیر الجلد الاول صفحہ ۳۵۳

وكان عبد الله بن عمر رضى الله عنهما يصلى من الليل ثم يقول، يانافع هل جاء السحر؟ فاذا قال، نعم، اقبل على الدعاء والاستغفار حتى يصبح۔

اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رات کو نفل پڑھتے پھر (اپنے شاگرد) نافع کو فرماتے اے نافع سحری کا وقت ہو گیا ہے؟ اگر وہ کہتے کہ ہاں تو صبح (اذان) تک دعا اور استغفار کا وظیفہ پڑھتے رہتے۔

رواہ ابن ابی حاتم۔

اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے

تفسیر ابن کثیر الجلد الاول صفحہ ۳۵۳

عن انس بن مالك رضى الله عنه قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نستغفر بالاسحار سبعين استغفار۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ سحری کے وقت ستر دفعہ استغفار کی دعا کریں۔

الدر المنثور الجلد الثانی صفحہ ۱۱، ۱۲

عن جعفر بن محمد رضى الله عنه قال من صلى من الليل ثم استغفر فى آخر الليل سبعين مرة كتب من المستغفرين

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص تہجد کی نماز پڑھے پھر رات کے آخری حصہ میں ستر دفعہ استغفار کا وظیفہ پڑھے تو اس کو معافی مانگنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

الدر المنثور الجلد الثانی صفحہ ۱۲

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال بلغنا ان داؤد علیہ السلام سأل جبریل علیہ السلام فقال یاجبریل ای اللیل افضل قال یا داؤد ما ادری الا ان العرش یھتز فی السحر۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ اے جبرئیلؑ رات کا کون سا حصہ افضل ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ اے داؤدؑ مجھے کچھ معلوم نہیں ہاں مجھے اتنا پتہ ہے کہ عرش سحری کے وقت شادمان ہوتا ہے

الدر المنثور الجلد الثانی صفحہ ۱۲

عن ابی ھریرۃ رضؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ینزل ربنا تبارک وتعالیٰ کل لیلۃ الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الاٰخر یقول من یدعونی فاستجیب لہ من یسألنی فاعطیہ من یستغفرنی فاغفرلہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا پروردگار بزرگ و برتر ہر رات کو آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے جب کہ پچھلی تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو فرماتا ہے کوئی ہے جو مجھ سے دُعا کرے، میں اس کی دُعا قبول کر لوں۔ کوئی ہے جو مجھ سے کچھ مانگے میں اسے دوں۔ کوئی ہے جو مجھ سے (اپنے گناہوں کی) بخشش طلب کرے، میں اُسے بخش دوں۔

صحیح البخاری الجلد الاوّل صفحہ ۱۵۳

قال حفص بن میسرۃ

حضرت حفص بن میسرہ صنعانی سے

الصنعانی عن ابی هشام رضؓ ینادی
منادٍ من اوّل اللیل این العابدون
قال فیقوم اناس بین المغرب و
العشاء ثم یاتی وسط اللیل فیقول
این القانتون فیقوم ناس
. . . . . . فیصلون لله
فی وسط اللیل ثم یاتی بالسحر
فیقول این العاملون قال هم
المستغفرون بالاسحار۔

روایت ہے وہ ابوہشام رضی اللہ عنہ سے
روایت کرتے ہیں کہ رات کے پہلے حصّے
میں ایک منادی کرنے والا منادی کرتا ہے
بندگی کرنے والے کہاں ہیں پھر کچھ لوگ مغرب اور
عشا کے درمیان نماز پڑھتے ہیں پھر آدھی رات کے وقت منادی
کرنیوالا منادی کرتا ہے عبادت کرنیوالے کہاں ہیں پھر کچھ لوگ
آدھی رات اللہ کی نماز پڑھتے ہیں پھر منادی کرنیوالا سحری کے وقت
آکر منادی کرتا ہے کہ عمل کرنیوالے کہاں ہیں ان کا بیان ہے کہ عمل کرتے
والوں سے مراد سحری کے وقت استغفار
کا وظیفہ کرنے والے ہیں۔

قیام اللیل للامام محمد بن نصر المروزی صفحہ ٣٧

عن ابراهیم بن حاطب
عن ابیه قال سمعت رجلاً فی
السحر فی ناحیة المسجد وهو
یقول: یا رب امرتنی فاطعتک
وهذا السحر فاغفر لی، فنظرت
فاذا هو ابن مسعود رضی
الله عنه۔

حضرت ابراہیم بن حاطب اپنے باپ رضؓ
حاطب سے بیان کرتے ہیں کہ سحری کے
وقت میں نے مسجد کے گوشہ میں ایک آدمی
کو کہتے ہوئے سُنا اے میرے رب
تو نے مجھے حکم دیا سو میں نے تیری اطاعت
کی اور اب یہ وقت سحری کا ہے مجھے
بخش دے۔ دیکھا تو وہ حضرت عبداللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔

تفسیر ابن کثیر الجلد الاوّل صفحہ ٣٥٣

عن انس بن مالک رضؓ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے

قال كنا نؤمر اذا اصلينا من الليل ان نستغفر فى آخر السحر سبعين مرة۔

بیان ہے کہ ہم کو حکم دیا جاتا تھا کہ جب ہم رات کو تہجد پڑھیں تو سحری کے وقت ستر دفعہ استغفار پڑھیں۔

تفسیر ابن کثیر الجلد الاوّل صفحہ ۳۵۳

عن سعيد بن ابى الحسن رض قال اذا كان من السحر الاخرى كيف يفوح ريح كل شجر

حضرت سعید بن ابو الحسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سحری کا وقت ہوتا ہے تو کیا تو نے دیکھا نہیں کہ ہر درخت سے کیسی خوشبو پھیلتی ہے۔

قیام اللیل لامام محمد بن نصر المروزی صفحہ ۳۷

عن ابراهيم التيمى رحمة الله عليه فى قول يعقوب عليه السلام لبنيه سوف استغفر لكم ربى قال اخرهم الى السحر۔

حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا اپنے بیٹوں کو یہ فرمانا کہ عنقریب میں تمہارے خدا سے دُعائے مغفرت کروں گا۔ فرماتے ہیں ان سے سحری کے وقت تک کی تاخیر کی

قیام اللّیل لامام محمّد بن نصر المروزی صفحہ ۳۷

عن سعيد بن العاص رضى الله عنه قال رصدت عمر رضى الله عنه ليلة فخرج الى البقيع وذلك فى السحر فاتبعته فاسرع فاسرعت حتى انتهى الى البقيع فصلى ثم رفع يديه فقال اللهم

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ جنّت البقیع کی طرف سحری کے وقت نکلے تو میں ان کے پیچھے پیچھے ہو لیا تو انہوں نے تیزی سے چلنا شروع کیا تو میں بھی تیز چلنے لگا حتّٰی کہ

كبرت سني وضعفت قوتي و
خشيت لانتشار من رعيتي
فاقبضني اليك غير عاجز ولاملوم
فلم يزل يقولها حتى اصبح۔

جنت البقیع میں پہنچ گئے پھر انہوں نے
درود شریف پڑھ کر ہاتھ اُٹھائے اور یہ
دعا کی یا اللہ میری عمر زیادہ ہو گئی ہے اور
میری طاقت کمزور ہو گئی ہے بعد میں اپنی
رعیّت کے انتشار سے ڈرتا ہوں مجھے
اپنی طرف بلالے نہ ہی میں کمزور ہوں اور نہ
ہی ملامت زدہ ہوں ۔ صبح تک یہی دعا مانگتے
رہے ۔

قيام الليل لامام محمد بن نصر المروزي صفحہ ٣٧

وكان عبد الله بن مسعود
رضي الله عنه يخرج من ناحية
داره مستخفيا ويقول اللّٰهم
دعوتني فاجبتك وامرتني فاطعتك
وهذا السحر فاغفر لي فقيل
له ارايت قولك وهذا السحر
فاغفر لي فقال ان يعقوب عليه السلام
حين سوف بنيه اخرهم الى
السحر۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے
گھر کے کونے سے چھپ کر نکلتے اور یہ
دعا پڑھتے اے اللہ تو نے مجھے بلایا میں
نے تیری دعوت کو قبول کیا اور تو نے مجھے
حکم دیا میں نے تیری تابعداری کی اور یہ
وقت سحری کا ہے مجھے معاف فرما دے
تو ان سے پوچھا گیا کہ آپ کا یہ کہنا کہ یہ
وقت سحری کا ہے مجھے معاف کر دے سے
کیا مراد ہے ؟ تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت
یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو کہا کہ
میں عنقریب تمہارے لیے بخشش کی دُعا
کروں گا تو عنقریب سے مراد سحری کا

وقت تھا۔

قیام اللیل لامام محمد بن نصر المروزی صفحہ ۳۷

عن نافع بن خالد رضی اللہ عنہ قال اقفلنا مع ھرم بن حیان رضی اللہ عنہ من خراسان حتی اذا کنا فی بعض الطریق تمثلت لیلۃ سحرا ببیت من الشعر فرفع ھرم ابن حیان رضی اللہ عنہ علی السوط فجلدنی جلدۃ التویت منھا ثم قال لی افی ھذہ الساعۃ التی تنزل فیھا الرحمۃ ویستجاب فیھا الدعاء تمثل بالشعر۔

حضرت نافع بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خراسان سے حضرت ہرم بن حیان رضی اللہ عنہ کی معیت میں واپس لوٹے ہم راستے ہی میں تھے کہ میں نے کسی شاعر کے شعر کو پڑھنا شروع کیا تو حضرت ہرم بن حیان رضی اللہ عنہ نے مجھ پر کوڑا اٹھایا اور مجھے ایسا مارا کہ میں گر پڑا پھر انہوں نے مجھے منع فرمایا کہ اس گھڑی جب کہ رحمتوں کا نزول ہو رہا ہے اور دعائیں قبول ہو رہی ہیں تو شعر گوئی کر رہا ہے۔

قیام اللیل لامام محمد بن نصر المروزی صفحہ ۳۷

عن سفیان رضی اللہ عنہ بلغنا انہ اذا کان اوّل اللیل نادٰی منادی الا لیقم العابدون قال فیقومون فیصلون ما شاء اللہ ثم ینادی ذالک او غیرہ فی وسط اللیل الا لیقم القانتون قال فیقومون کذلک یصلون الی السحر قال فاذا کان السحر

حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو یہ بات پہنچی ہے کہ جب رات کا پہلا حصہ ہوتا ہے تو منادی کرنے والا منادی کرتا ہے۔ عبادت کرنے والوں کو چاہیے کہ وہ عبادت کریں، وہ کھڑے ہو کر جتنا اللہ کو منظور ہوتی ہے نماز پڑھتے ہیں۔ پھر وہ آدھی رات کو منادی کرتا ہے کہ فرماں بردار اُٹھیں وہ اُٹھ کر سحری کے وقت

نادی منادی این المستغفرون قال فیستغفر اولئک ویقوم اٰخرون یسبحون یعنی یصلون قال فیلحقونھم فاذا طلع الفجر واسفر نادیٰ منادی الالیقم الغافلون قال فیقومون فرشھم کالموتی نشروا من قبورھم

تک نفل پڑھتے ہیں جب سحری کا وقت ہوتا ہے تو پھر وہ منادی کرتا ہے کہ استغفار پڑھنے والے کہاں گئے؟ تو یہ لوگ استغفار کا وظیفہ پڑھتے ہیں اور دوسرے نفل پڑھتے ہیں۔ استغفار پڑھنے والے نماز پڑھنے والوں کا درجہ حاصل کر لیتے ہیں پھر جب فجر ہوتی ہے اور اچھی طرح سفیدی نمودار ہوجاتی ہے تو منادی کرنے والا منادی کرتا ہے کہ اب تو غافل بھی کھڑے ہوجائیں پھر غافل اپنے بستروں سے اُٹھتے ہیں گویا کہ قبروں سے مردے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

قیام اللیل لامام محمد بن نصر المروزی صفحہ ۳۷-۳۸

قال سیار رضی اللہ عنہ قلت لبکر بن ایوب رضی اللہ عنہ یا باحیی اکان ابوئ یجھر بالقراءۃ من اللیل قال نعم جھرا شدیدا وکان یقوم من السحر الاعلیٰ۔

حضرت سیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت بکر بن ایوب رضی اللہ عنہ کو کہا کہ اے یحیی کے باپ کیا تیرا باپ رات کی نماز میں اونچی آواز سے قرأت کرتا تھا تو انہوں نے کہا کہ ہاں بہت سخت جہر کرتا تھا اور وہ سحری کے اول وقت پہ اُٹھتا تھا۔

قیام اللیل لامام محمد بن نصر المروزی صفحہ ۳۷

قال رجاء بن مسلم العبدیؒ

حضرت رجاء بن مسلم عبدی رضی اللہ عنہ سے

كنا مع عجوزة العمية رضؒ فی الدار فكانت تحيي الليل صلوٰة ۔

روایت ہے کہ ہم عجوزہ نابینی رضی اللہ عنہا کے ساتھ ایک مکان میں تھے تو وہ ساری رات بندگی میں گذارتی تھی ۔

قیام اللیل لامام محمد بن نصر المروزی صفحہ ۳۸

عن زيد بن اسلم رضؒ قال الذين يشهدون صلوٰة الصبح ۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز باجماعت پڑھتے ہیں

قیام اللیل لامام محمد بن نصر المروزی صفحہ ۳۷

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما (وبالاسحار هم يستغفرون) قال يصلون ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آیت (مومن سحری کے وقت استغفار کا وظیفہ پڑھتے ہیں) کا معنی یہ ہے کہ وہ سحری کے وقت تہجد پڑھتے ہیں ۔

فتح القدیر الجلد الخامس صفحہ ۸۴

قال مجاهد وغير واحد يصلون وقال أخرون قاموا الليل واخروا الاستغفار الى الاسحار كما قال تبارك و تعالىٰ (والمستغفرين بالاسحار) فان كان الاستغفار فی صلاة فهو احسن ۔

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ وغیرہ فرماتے ہیں کہ وہ نماز پڑھتے ہیں ۔ دوسروں نے کہا کہ وہ رات کو تہجد پڑھتے ہیں اور استغفار کو سحری کے وقت دیر کر کے پڑھتے ہیں جس طرح اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے سحری کے وقت وہ خدا سے معافی مانگتے ہیں ۔ اگر استغفار نماز میں ہو تو وہ زیادہ

بہتر ہے۔

تفسیر ابن کثیر الجلد الرابع صفحہ ۲۳۷

وكان خليفة العبدي يقوم اذا هدت العيون فيقول العبد اللهم اليك قمت ابتغي ما عندك من الخيرات ثم يعمد الى محرابه فلا يزال يصلي حتى يطلع الفجر وكان يدعو في السحر يقول هب لي انابة اخبات واخبات منيب وزيني في خلقك بطاعتك وحسني لديك بحسن خدمتك واكرمني اذا وفد اليك المتقون فانت خير مسؤل وخير معبود وخير مشكور وخير محمود۔

جب لوگ سو جاتے تو خلیفہ عبدی نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے یہ دعا کرتے کہ اے اللہ میں تیری طرف کھڑا ہو کر بھلائیوں کا طلب گار ہوں پھر وہ محراب کی طرف آتے اور طلوعِ فجر تک نفل پڑھتے رہتے اور سحری کے وقت یہ دُعا کرتے اے اللہ مجھے نیک لوگوں کی طرح رجوع کرنے کی توفیق عطا فرما اور جھکنے والے کا رجوع عنایت فرما اور اپنی اطاعت میں مجھے مخلوق پر زینت عطا فرما اور اپنی خدمت کے لیے مجھے اپنے ہاں خوب صورتی عطا فرما اور جب تیری طرف پرہیز گار وفد بن کر جائیں تو مجھے عزت عطا فرما تو بہتر ہے جس سے سوال کیا جائے اور تو بہتر مشکور اور بہتر معبود ہے۔

قيام الليل لامام محمد بن نصر المروزي صفحہ ۳۸

وكان اذا دعا في السحر يقول قام البطالون وقمت معهم قمنا اليك ونحن

اور حضرت خلیفہ عبدی رضی اللہ عنہ جب سحری کے وقت دعا مانگتے تو یوں کہتے مکار بھی اُٹھے اور میں بھی ان کے ساتھ

متعرضون لجودك فكم من ذي جرم قد صفحت له عن جرمه وكم من ذي كرب عظيم قد فرجت له عن كربه وكم من ذي ضر كبير قد كشفت له عن ضره فبعزتك ما دعانا الى مسئلتك بعد ما انطوينا عليه من معصيتك الا الذي عرفتنا من جودك وكرمك فانت المؤمل لكل خير و المرجو عند كل نائبة ۔

اُٹھ کھڑا ہوا۔ ہم تیری طرف کھڑے ہوئے اور ہم تیری سخاوت کا اعتراف کرتے ہیں۔ بے شمار گناہ گار جن کے تو نے گناہ مٹا دیے اور بے شمار بڑی مصیبتوں والے جن کی تو نے تکلیفیں دور فرما دیں اور بیشمار بڑے بیمار جن کی تکلیفوں کو تو نے دور کر دیا تیری عزت کی قسم ہے ہم کو تجھ سے مانگنے کی جرأت اس لیے ہوئی کہ تو نے اپنی سخاوت اور کرم بخشی دکھائی۔ پھر تو ہماری خیر کی امید گاہ ہے اور ہر مصیبت میں کام آنے والا۔

قیام اللیل لامام محمد بن نصر المروزی صفحہ ۳۸

اَلذِّكْرُ اَفْضَلُ اَمِ الْاِسْتِغْفَارُ

ذکر افضل ہے یا استغفار؟

وهكذا الصابون و الاشنان انفع للثوب في وقت والتجمير وماء الوردة وكوة انفع له في وقت وقلت لشيخ الاسلام ابن تيمية رحمة

اور اسی طرح صابن اور سوڈا کسی وقت کپڑے کے لیے زیادہ سود مند ہوتا ہے اور کسی وقت خوشبو گلاب کا عرق اور استری کپڑے کے لیے سود مند ہوتا ہے اور میں نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

الله تعالى يوما سئل بعض اهل
العلم ايما انفع للعبد التسبيح
او الاستغفار؟ فقال اذا كان
الثوب نقيا فالبخور وماء الورد
انفع له وان كان دنسا فالصابون
والماء الحار انفع له فقال
لي رحمة الله تعالى فكيف
والثياب لا تزال دنسة۔

سے ایک دن عرض کیا کہ بعض اہل علم سے پوچھا
گیا تھا کہ بندہ کے لیے کونسی چیز زیادہ
سودمند ہے تسبیح یا استغفار تو انہوں
نے کہا کہ جب کپڑا پاک صاف ہو تو کپڑے
کے لیے خوشبو اور گلاب کا عرق زیادہ مفید
ہے اور اگر کپڑا میلا کچیلا ہے تو اس کے
لیے صابن اور گرم پانی زیادہ مفید ہے۔ تو
انہوں نے مجھے فرمایا کہ کپڑے تو ہمیشہ میلے
کچیلے رہتے ہیں (یعنی استغفار ہی بہتر ہے)

الوابل الصيب صفحه ٧٨٨

صَلٰوۃُ التَّوبَۃِ

صَلٰوۃ توبہ کا بیان

اَحْسِنُوا الوُضُوءَ ۔ ثُمَّ نَافِلَۃً ○

اچھی طرح وضو کرو ۔ پھر نفل پڑھو۔

نَافِلَۃٌ ○ رَکعَتَینِ

نفل ۲ رکعت

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ○ مَرَّۃً

اللہ سب سے بڑا ہے ۱ بار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ○ ثَلٰثَ مَرَّۃٍ

بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے ۳ بار

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ

اے اللہ تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے

تَبَارَكْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ ○ مَرَّۃً

برکت والا ہے تو اے عظمت اور بزرگی والے ۔ ۱ بار

فَاسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ ذُنُوبِکُمْ ○

پھر اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہو ۔

رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوبِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ

اے میرے پروردگار میرے گناہوں کو بخش دے کیونکہ بیشک گناہوں کو تیرے

الذُّنُوبَ غَیْرُكَ ○

سوا کوئی نہیں بخش سکتا۔

عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال کنت اذا سمعت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا ینفعنی اللہ عزو جل بما شاء ان ینفعنی حتی حدثنی ابو بکر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصدق ابو بکر رضی اللہ عنہ قال ما من عبد یذنب ذنبا فیتوضا ویصلی رکعتین ثم یستغفر اللہ عزوجل لذلک الذنب الا غفر اللہ لہ وتلا ھذہ الاٰیۃ "ومن یعمل السوء اویظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورًا رحیمًا۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا تھا تو جتنا اللہ چاہتا اس سے مجھے فائدہ پہنچاتا حتیٰ کہ مجھ سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سچ فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بندہ گناہ کرتا ہے پھر وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھتا ہے۔ پھر اللہ عزوجل سے اس گناہ کی معافی مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتا ہے اور پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "جو شخص عمل کرے بُرا یا ظلم کرے اپنی جان پر پھر اللہ سے معافی مانگے اللہ کو بخشنے

والا رحم کرنے والا پائے گا۔

عمل الیوم و اللیلۃ لابن سنی ؒ صفحہ ۱۱۷ شمار ۳۵۳

دَعْوَاتُ التَّوْبَةِ مِنَ الذُّنُوْبِ

گناہوں سے توبہ کی دُعائیں

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْهَا لَا اَرْجِعُ

اے اللہ میں تیرے سامنے (ان گناہوں سے) توبہ کرتا ہوں اب کبھی نہیں

اِلَيْهَا اَبَدًا ○

کروں گا اسے پھر۔

عن ابی الدرداء رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال کل شئ یتکلم به ابن آدم فانه مکتوب علیه فاذا اخطاء خطیئة فاحب ان یتوب الی الله فلیأت رفیعه فلیمد یدیه الی الله عز وجل ثم یقول اللهم انی اتوب الیک الخ فانه یغفر له مالم

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص سے کوئی خطا یا گناہ سرزد ہوں اور وہ اللہ سے توبہ کرنا چاہے تو اللہ عزوجل کے سامنے ہاتھ اُٹھا کر کہے اللّٰھم انی اتوب الیك الخ تو اس کے (تمام گناہ اور قصور) معاف ہو جاتے ہیں جب تک کہ وہ دوبارہ ان گناہوں میں مبتلا نہ ہو۔

يرجع فی عمله ذلك ـ

المستدرك للحاكم الجلد الاوّل صفحه ۵۱۶

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ

میرے پروردگار مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو ہی

التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ ○ مائة مرّة

بہت توبہ قبول کرنے والا بہت بخشنے والا ہے۔ ۱۰۰ بار

عن ابن عمر رضی الله عنهما قال ان كنا لنعد رسول الله صلى الله عليه وسلم فی المجلس يقول رب اغفر لی وتب علی الخ مائة مرة ـ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کہیں تشریف فرما ہوتے تو ہم آپؐ کے استغفار کو شمار کرتے آپؐ ایک ایک نشست میں ان جملوں کو سو بار فرماتے رب اغفر لی وتب علی . . . . . الخ

سنن ابن ماجة صفحه ۲۷۰

جامع الترمذی الجلد الثانی صفحه ۱۸۱

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله انی لاستغفر الله واتوب اليه فی اليوم اكثر من سبعين مرة ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں اللہ کی طرف دن میں ستر بار سے (بھی) زیادہ۔

صحيح البخاری الجلد الثانی صفحه ۹۳۳

عن اغر المزنی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لیغان علی قلبی وانی لاستغفر اللہ فی الیوم مائۃ مرۃ۔

حضرت اغر مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دل پر پردہ ڈالا جاتا ہے اور میں دن میں سو بار استغفار کرتا ہوں

الصحیح لمسلم الجلد الثانی صفحہ ۳۴۶

عن اغر المزنی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایھا الناس توبوا الی اللہ فانی اتوب الیہ فی الیوم مائۃ مرۃ۔

حضرت اغر مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! توبہ کرو اللہ سے، میں توبہ کرتا ہوں خدا کی طرف دن میں سو مرتبہ۔

الصحیح لمسلم الجلد الثانی صفحہ ۳۴۶

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان رجلا جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) انی امرؤ ذاب اللسان و اکثر ذلک علی اھلی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این انت من الاستغفار انی لاستغفر اللہ فی الیوم واللیلۃ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں تیز زبان آدمی ہوں اور اکثر تیز زبانی سے اپنے گھر والوں کے ساتھ پیش آتا ہوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا تم استغفار کو اختیار کرو کیونکہ میں روزانہ رات اور دن میں سو بار اللہ تعالیٰ

مائة مرة۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط

سے استغفار کرتا ہوں۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے۔

مجمع الزوائد و منبع الفوائد الجزء العاشر

صفحہ ۲۰۸

عن عبدالرحمٰن بن دلهم رضی الله عنه ان رجلا قال یارسول الله علمنی عملا ادخل به الجنة قال لا تغضب ولک الجنة قال یارسول الله زدنی قال استغفر الله فی الیوم سبعین مرة قبل ان تغیب الشمس یغفر الله لک ذنب سبعین عاما قال لیس لی سبعون عاما قال فلابیك قال لیس لابی سبعون عاما فلاهل بیتك قال لیس لاهل بیتی سبعون عاما قال فلجیرانك

حضرت عبدالرحمٰن بن دلہم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے ایسا عمل سکھائیں جس کے ذریعے میں جنّت میں داخل ہو جاؤں۔ آپؐ نے فرمایا تو کسی پر غضبناک نہ ہو اور تیرے لیے جنّت ہے اس شخص نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مزید فرمائیں۔ تو آپؐ نے فرمایا روزانہ سورج کے غروب ہونے سے پہلے ستّر مرتبہ استغفار کیا کر اللہ تعالیٰ تیرے لیے ستر سال کے گناہ بخش دے گا۔ اس شخص نے عرض کیا میری عمر تو ستر سال کی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا پھر تیرے باپ کیلیے اس نے پھر عرض کیا میرے باپ کی عمر بھی ستر سال نہیں آپؐ نے فرمایا تیرے گھر والوں کے لیے اس نے پھر عرض کیا

میرے گھر والوں کے بھی ستر سال نہیں بنتے۔ آپؐ نے فرمایا پھر تیرے ہمسایہ کے ستر سال بن جائیں گے۔

رواہ الطبرانی۔ اسے طبرانیؒ نے روایت کیا۔

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الجزء العاشر

صفحہ ۳۰۹

اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَ

اے اللہ میرے گناہوں سے تیری مغفرت بہت وسیع ہے اور مجھے اپنے

رَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ ؕ ثلث مرّات

عمل کی نسبت تیری رحمت کی زیادہ امید ہے۔ ۳ بار

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال واذنوباہ واذنوباہ فقال ھذا القول مرتین او ثلاثا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل اللھم مغفرتک اوسع من ذنوبی . . . . . . الخ فقالھا ثم قال عد فعاد ثم قال

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کہا ہائے گناہ ہائے گناہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یوں نہ کہو بلکہ) کہہ اللھم مغفرتک . . . . الخ چنانچہ اس نے یوں کہا پھر آپؐ نے فرمایا دوبارہ کہہ اس نے دوبارہ کہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کہہ اس نے تیسری بار پھر کہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھڑا ہو جا

عد نعاد فقال قم فقد غفر الله لک۔ — اللہ نے تجھے بخش دیا۔

المستدرک للحاکم الجلد الاوّل صفحہ ۵۴۳

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَتُبْ عَلَيْنَآ

اے اللہ ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور ہماری توبہ قبول فرما

اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ مَرَّةً

بیشک تو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ ایک بار

عن خباب بن الارت رضی اللہ عنہ قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلت یارسول اللہ کیف استغفر قال اللّٰھم اغفرلنا وارحمنا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ الخ

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ استغفار کس طرح کریں؟ آپؐ نے فرمایا اللّٰھم اغفرلنا وارحمنا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ الخ

عمل الیوم واللیلۃ لابن سنیؒ صفحہ ۱۲۰ شمار ۳۶۵

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ○

اللہ اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے اور میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں اور میں اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنھما رفع الحدیث انہ قال من قال سبحان اللہ و بحمدہ ... الخ کتبت کما قالھا ثم علقت بالعرش لا یمحوھا ذنب عملہ صاحبھا یعنی یلقی اللہ و ھی مختومہ علیھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سبحان اللہ وبحمدہ ... الخ پڑھے تو وہ (کلمات) اس طرح لکھے جائیں گے جس طرح اس نے پڑھے تھے، پھر وہ عرشِ معلی کے ساتھ لٹکائے جاتے ہیں اس کے کہنے والے کے گناہ اس کو مٹا نہیں سکتے حتی کہ وہ اللہ تعالی سے ملاقات کرے گا اور اس کلمے پر مہر لگادی جاتی ہے۔

رواہ الطبرانی۔

اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الجزء العاشر

صفحہ ۲۰۹

أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی

الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ ○

زندہ جاوید ہمیشہ قائم رہنے والا ہے اور رجوع کرتا ہوں میں اس کی طرف

عن بلال بن یسار بن زید رضی اللہ عنہ مولی النبی صلی اللہ

حضرت بلال بن یسار بن زید رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام بیان

علیہ وسلم قال حدثنی ابی عن جدی انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قال استغفر اللہ الذی . . . . الخ غفرلہ وان کان قد فر من الزحف۔

کرتے ہیں کہ بیان کیا مجھ سے میرے والد نے اور ان سے ان کے والد نے کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا کہ جو شخص استغفر اللہ الذی . . . الخ پڑھے اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اگرچہ وہ بھاگا ہو جہاد سے۔

جامع الترمذی الجلد الثانی صفحہ ۱۹۷

سنن ابی داؤد الجلد الاول صفحہ ۲۱۲

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ○

بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے اور رجوع کرتا ہوں

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال استغفر اللہ و اتوب الیہ فقالھا ثم عاد ثم قالھا ثم عاد کتبہ اللہ فی الرابعۃ من الکذابین۔

اخرجہ الدیلمی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی استغفر اللہ و اتوب الیہ کہہ کر پھر دوبارہ وہی گناہ کرے پھر یہ وظیفہ پڑھے پھر وہی گناہ کرے اللہ تعالیٰ چوتھی بار اس کو جھوٹوں میں لکھ دیتا ہے۔

اسے دیلمی نے روایت کیا ہے۔

منتخب کنز العمال الی ھامش مسند الامام احمد ابن حنبل الجلد الثانی صفحہ ۲۵

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ

اے اللہ تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنے

نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ وَلَا یَغْفِرُ

نفس پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں اور تیرے سوا گناہوں کو کوئی

الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ اَیْ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ

نہیں بخش سکتا اے میرے رب میرے گناہ کو

ذَنْبِیْ ○

بخش دے۔

عن ابی مالک الاشعری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اوفی کلمۃ ان یقول العبد اللھم انت ربی ۔ ۔ ۔ ۔ الخ۔ رواہ الطبرانی۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بخشش کے لیے) یہ کلمات کافی ہیں کہ بندہ یوں کہے۔ اللھم انت ربی ۔ ۔ ۔ ۔ الخ۔ اسے طبرانی نے روایت کیا۔

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الجزء العاشر

صفحہ ۲۰۹

اَللّٰھُمَّ اَسْتَغْفِرُكَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ قَوِیَ

اے اللہ میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں ہر اس گناہ سے جس پر میرا

عَلَيهِ بَدَنِي بِعَافِيَتِكَ أَوْ نَالَتهُ قُدرَتِي

جسم قادر ہے تیری معافی سے اور ہر اس گناہ سے جس پر میری قوت

بِفَضلِ نِعمَتِكَ أَوْ بَسَطتُ إِلَيهِ يَدِي

حاوی ہو تیرے انعام کے فضل سے اور ہر اس گناہ سے جس کی طرف میرے ہاتھ

بِسَابِغِ رِزقِكَ أَوِ اتَّكَلتُ فِيهِ عِندَ

بڑھتے ہیں تیرے فراخ رزق سے یا میں نے بھروسہ کر لیا تجھ سے ڈرتے

خَوفِي مِنكَ عَلَى أَنَاتِكَ أَوْ وَثِقتُ بِحِلمِكَ

والا حالاں کہ تو دیر گیر ہے یا میں نے پورا وثوق کر لیا ہو تیرے

أَوْ عَوَّلتُ فِيهِ عَلَى كَرَمِ عَفوِكَ ط اَللّٰهُمَّ إِنِّي

حلم اور بردباری پر یا میں نے اعتماد کر لیا تیرے عفو کے لطف و کرم پر۔ اے اللہ میں

أَستَغفِرُكَ مِن كُلِّ ذَنبٍ خُنتُ فِيهِ

تجھ سے ہر گناہ کی معافی کا خواستگار ہوں جس پر میری امانت میں خیانت

أَمَانَتِي أَوْ بَخَستُ فِيهِ نَفسِي أَوْ قَدَّمتُ فِيهِ

سرزد ہو گئی ہو یا میرے نفس نے کمی کی ہو یا میں نے پہلے ہی لذتیں حاصل کر لی

لَذَّاتِي أَوْ آثَرتُ فِيهِ شَهَوَاتِي أَوْ سَعَيتُ فِيهِ

ہوں یا میں نے شہوتوں کو پسند کر لیا ہو یا میں نے کسی اور کے لیے

لِغَيرِي أَوِ استَغوَيتُ فِيهِ مَن تَبِعَنِي أَوْ

کوشش کی ہو یا میں نے اپنے تابع داروں کو لڑا بھڑا دیا ہو یا

غَلَبْتُ فِيْهِ بِفَضْلِ حِيلَتِيْ اِذَا حَلْتُ فِيْهِ

میں اپنے مکر و فریب سے کامیاب ہوگیا ہوں یا میں نے تیری جناب میں

عَلَيْكَ مَوْلَايَ فَلَمْ تُغْلِبْنِيْ عَلٰى فِعْلِيْ

کوئی چال چلی ہو اور تو نے مجھے اپنے فعل پر مجبور نہ کیا ہو

اِذَا كُنْتَ سُبْحٰنَكَ كَارِهًا لِّمَعْصِيَتِيْ

کیوں کہ تو پاک ہے کہ مجھے نافرمانی پر مجبور کرے

لٰكِنْ سَبَقَ عِلْمُكَ فِي اخْتِيَارِيْ وَاسْتِعْمَالِيْ

لیکن تیرا علم میرے اختیار اور میری مراد اور میری پسند

وَمُرَادِيْ وَاِيْثَارِيْ فَحَمَلْتَ عَنِّيْ فَلَمْ

کو پہلے سے جانتا تھا پھر تو نے وہ بوجھ مجھ سے اتار دیا اور تو نے

تُدْخِلْنِيْ فِيْهِ جَبْرًا وَّلَمْ تَحْمِلْنِيْ عَلَيْهِ

مجھے کسی مجبوری میں داخل نہیں کیا اور نہ ہی تو نے زبردستی مجھے اس پر

قَهْرًا وَّلَمْ تَظْلِمْنِيْ شَيْئًا يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

برانگیختہ کیا اور نہ ہی تو نے مجھ پر کوئی ظلم کیا اے رحم کرنے والوں کے رحم کرنیوالے

يَا صَاحِبِيْ عِنْدَ شِدَّتِيْ يَا مُوْنِسِيْ فِيْ

اے میری سختی میں میرے ساتھی اے میرے اکلاپے میں میرے

وَحْدَتِيْ يَا حَافِظِيْ فِيْ نِعَمِيْ يَا وَلِيِّيْ فِيْ

ساتھی اے میری نعمتوں میں میرے حافظ اے میری جان میں میرے

نَفْسِیْ یَا کَاشِفَ کُرْبَتِیْ یَا مُسْتَمِعَ دَعْوَتِیْ

والی اے میری مصیبتوں کے کھولنے والے اے میری دعاؤں کے سننے والے

یَا رَاحِمَ عَبْرَتِیْ یَا مُقِیْلَ عَثْرَتِیْ یَا اِلٰھِیْ

اے میرے آنسوؤں پر رحم کرنے والے اے لغزشوں سے درگذر فرمانے والے اے میرے

بِالتَّحْقِیْقِ یَا رُکْنِیَ الْوَثِیْقِ یَا جَارِیَ الصِّدِّیْقِ

بلاشبہ برحق اللہ اے میرے مضبوط ستون اے میرے سچے پڑوسی

یَا مَوْلَایَ الشَّفِیْقِ یَا رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ

اے میرے مہربان اے آزاد گھر کے رب

اَخْرِجْنِیْ مِنْ حِلَقِ الْمَضِیْقِ اِلٰی سَعَۃِ الطَّرِیْقِ

مجھے تنگی کے گھیروں سے نکال کر فراخ راستہ پر ڈال

وَ فَرِّجْ مِنْ عِنْدِکَ قَرِیْبًا وَّثِیْقًا وَّ اکْشِفْ

اور کھول دے اپنی طرف سے قریب پختہ امور اور کھول دے

عَنِّیْ کُلَّ شِدَّۃٍ وَّ ضِیْقٍ وَّ اکْفِنِیْ

میرے لیے ہر سختی اور تنگی اور مجھے جن کاموں کی

مَآ اُطِیْقُ وَ مَا لَآ اُطِیْقُ ط اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ عَنِّیْ

طاقت ہے یا نہیں ہے ان سے کفایت کر۔ اے اللہ میرا ہر غم

کُلَّ ھَمٍّ وَّ غَمٍّ وَّ اَخْرِجْنِیْ مِنْ کُلِّ

اور ہر فکر دور کر دے اور مجھے ہر قسم کے حزن وملال

حُزْنٍ وَّ كَرْبٍ يَا فَارِجَ الْهَمِّ وَيَا كَاشِفَ

سے نکال دے اے فکر کو دور کرنے والے اور اے غموں کو کھولنے

الْغَمِّ وَ يَا مُنْزِلَ الْقَطْرِ وَ يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ

والے اور اے بارشوں کے برسانے والے اور اے لاچاروں کی دُعا سننے

الْمُضْطَرِّيْنَ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ

والے اللہ۔ اے دنیا اور آخرت کے رحم کرنے والے اللہ

رَحِيْمَهُمَا صَلِّ عَلٰى خَيْرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ

اور پیارے اللہ اپنے تمام جہانوں کی بہترین ہستی حضرت

مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل فرما

وَاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَ فَرِّجْ عَنِّيْ

اور آپؐ کی آل پر جو طیب اور طاہر ہے ان پر بھی اور میرے سینہ

مَا قَدْ ضَاقَ بِهٖ صَدْرِيْ وَعِيْلَ فِيْهِ صَبْرِيْ

پر جو تنگی ہے اسے کھول دے اور جس پر صبر مشکل ہے اسے بھی کھولدے

وَ قَلَّتْ فِيْهِ حِيْلَتِيْ وَ ضَعُفَتْ لَهٗ قُوَّتِيْ يَا

اور اس کو بھی دور کر جہاں میرے تمام حیلے اور طاقتیں ختم ہیں اور میری طاقت

كَاشِفَ كُلِّ ضُرٍّ وَّ بَلِيَّةٍ وَّ يَا عَالِمَ كُلِّ

کمزور ہے۔ اے ہر مصیبت اور آفت کے دور کرنے والے اللہ اور اے ہر پوشیدہ بھید

بِسِرٍّ وَّ خَفِيَّةٍ يَّآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط اُفَوِّضُ

کے جاننے والے اے رحم کرنے والوں کے رحم کرنے والے اللہ میں اپنے

اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ط

تمام کاموں کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دیکھنے والا ہے

وَمَا تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ط عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ

اور میرا بھروسہ سوائے اللہ کے کسی پر نہیں ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور

هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ○ مَرَّةً

وہ بڑے عرش کا رب ہے۔ ا بار

قال ابو علی التنوخی فی کتاب الفرج بعد الشدة حدثنی ایوب ابن العباس بن الحسن الذی کان ابوہ وزیر المکتفی من حفظه بالاھواز ثنا ابو علی بن ھمام باسناد لست احفظه ان اعرابیا شکی الی علی بن ابی طالب کرم اللہ وجهه شدة لحقته وضیقا فی المال وکثرة من العیال فقال له علیك بالاستغفار فان اللہ عزوجل یقول استغفروا ربکم

حضرت ابو علی تنوخی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الفرج "بعد الشدۃ" میں فرمایا، حضرت ایوب بن عباس بن حسن جن کے والد مکتفی کے وزیر تھے۔ اہواز (شہر) میں وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابو علی بن ہمام نے ایسی سند سے بیان کیا جو مجھے یاد نہیں کہ ایک دیہاتی نے بُرے حال اور کثرت عیال کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے شکایت کی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اسے فرمایا کہ استغفار کو لازم کرے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے استغفروا ربکم

انه کان غفارًا الایات فعاد
الیه فقال یا امیر المؤمنین
انی قد استغفرات اللہ کثیرا
وما اری فرجا مما انا فیه
فقال لعلك لا تحسن ان تستغفر قال
علمنی قال اخلص نیتك واطع ربك
وقل اللّٰھم انی استغفرك
من کل ذنب قوی الیه بدنی
. . . . الخ قال الاعرابی
فاستغفرك بذلك مرارا فکشف
اللہ عنی الغم والضیق ووسع
علی فی الرزق وازال المحنة۔

روالا ابن النجار۔

انه غفارًا (اپنے پروردگار سے بخشش طلب کرو بے شک وہ بخشنے والا ہے) اس کے بعد وہ دیہاتی دوبارہ آیا اور آکر عرض کیا کہ میں نے بہت استغفار کیا مگر میری حالت نہیں بدلی اس پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ شاید تو اچھی طرح استغفار نہیں کر سکا۔ دیہاتی نے کہا آپ مجھے سکھا دیں۔ آپؓ نے فرمایا پہلے تو نیّت صاف کر اور اپنے رب کی اطاعت کر اور پھر یہ دُعا مانگ اللّٰھم انی استغفرک من کل ذنب.. . . . . الخ اس دیہاتی نے ان کلمات سے بار بار استغفار کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی حالت کو فراخی سے تبدیل کر دیا اور اس کی سب تکالیف رفع ہو گئیں جیسا کہ اس دیہاتی نے بعد میں خود بیان کیا۔

اسے ابن نجار نے روایت کیا ہے۔

کنز العمال الجزء الاوّل صفحہ ۲۱۲ / ۲۱۱ شمارہ ۳۹۷۸

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِیۡ ذُنُوۡبِیۡ فَاِنَّہٗ لَا یَغۡفِرُ

اے اللہ میرے گناہ معاف فرما دے کیوں کہ تیرے سوا کوئی گناہ

الذُّنُوبَ اَحَدٌ غَيْرُكَ ○ مَرَّةً

معاف نہیں کرتا ۔ ۱ بار

عن علی بن ربیعةؓ قال
حملنی علیؓ خلفه ثم سار بی
الی جانب الحرة ثم رفع راسه
الی السماء فقال اللهم اغفر لی
ذنوبی فانه لا یغفر الذنوب
احد غیرك ثم التفت الی
فضحك فقلت یا امیر المومنین
استغفارك ربك والتفاتك
الی تضحك فقال حملنی رسول
الله صلی الله علیه وسلم خلفه
ثم سار بی الی جانب الحرة ثم
رفع راسه الی السماء فقال اللّٰهم
ذنوبی . . . . الخ
ثم التفت الی فضحك فقلت
یا رسول الله استغفارك و
التفاتك الی فضحك قال
فضحكت لضحك ربی
لعجبه بعبده انه یعلم انه لا

حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ مجھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے
پیچھے سوار کیا اور پھر مجھے حرہ کی طرف لے گئے
پھر آپؓ نے آسمان کی طرف سر اُٹھایا اور
کہا اے اللہ! میرے گناہ معاف کر دے
کیوں کہ تیرے سوا کوئی گناہ معاف نہیں
کر سکتا پھر انہوں نے میری طرف دیکھا اور
ہنسے ۔ میں نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین
آپ کا اپنے رب سے معافی مانگنا اور پھر میری
طرف دیکھنا اور ہنسنا کیا معنی؟ آپؓ نے
فرمایا کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے پیچھے سوار کیا تھا پھر مجھے اس
حرہ کی طرف لے گئے پھر آپؐ نے آسمان کی طرف دیکھا اور
یہی دُعا پڑھی تھی اور میری طرف دیکھا
اور ہنسے بھی تھے میں نے عرض کیا کہ اے
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا معافی
مانگنا اور مجھے دیکھ کر ہنسنا کیا معنی؟ تو آپؐ
نے فرمایا میں اس واسطے ہنستا ہوں کہ اللہ تعالیٰ

يغفر الذنوب احد غيره۔

اپنے بندے کے تعجب پر ہنستا ہے کہ وہ جانتا ہے کہ گناہوں کو اس کے سوا کوئی معاف نہیں کر سکتا۔

رواه ابن ابی شیبة وابن منیع۔

اسے ابن ابی شیبہ اور ابن منیع نے روایت کیا ہے۔

کنز العمال الجزء الاوّل صفحہ ۲۱۱ شمار ۳۹۷۶

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَغۡفِرُكَ لِمَا تُبۡتُ اِلَیۡكَ

اے اللہ میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں جس سے میں نے توبہ کی ہو اور

مِنۡهُ ثُمَّ عُدۡتُّ فِیۡهِ وَاَسۡتَغۡفِرُكَ لِمَآ

پھر لوٹ کر کیا ہو اس کو اور معافی چاہتا ہوں تجھ سے اس عہد کی

اَعۡطَیۡتُكَ مِنۡ نَّفۡسِیۡ ثُمَّ لَمۡ اُوۡفِ لَكَ بِهٖ

جو میں نے تجھ کو اپنی جانب سے دیا اور پھر اس کو وفا نہ کیا ہو

وَاَسۡتَغۡفِرُكَ لِلنِّعَمِ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتَ بِهَا

اور معافی چاہتا ہوں تجھ سے ان نعمتوں کے بارے میں جو انعام کیں تو نے

عَلَیَّ فَتَقَوَّیۡتُ بِهَا عَلٰی مَعَاصِیۡكَ وَاَسۡتَغۡفِرُكَ

پس جن سے قوت حاصل کی میں نے تیرے گناہ پر اور معافی چاہتا ہوں تجھ سے

لِکُلِّ خَیۡرٍ اَرَدۡتُّ بِهٖ وَجۡھَكَ فَخَالَطَنِیۡ

میں ہر نیکی کے بارے میں کہ میں نے اس کو خالص تیرے لیے کرنا چاہا اور پھر

فِيهِ مَا لَيْسَ لَكَ ط اَللّٰهُمَّ لَا تُخْزِنِي فَإِنَّكَ

اس میں وہ چیز مل گئی جو خالص تیرے لیے نہ تھی۔ اے اللہ رسوا نہ کرنا مجھے کیوں کہ تو تو

بِي عَالِمٌ وَّلَا تُعَذِّبْنِي فَإِنَّكَ عَلَيَّ قَادِرٌ مَرَّةً

مجھے جانتا ہے اور نہ عذاب کرنا مجھے کیوں کہ تو مجھ پر قادر ہے۔ ابار

عن ابن عمر رضی الله عنهما قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم كثيرا ما يقول لنا معاشر اصحابي ما يمنعكم ان تكفروا ذنوبكم بكلمات يسيرة قالوا يا رسول الله و ما هي قال يقول مقالة اخي الخضر قلنا يا رسول الله ما كان يقول قال كان يقول اللّٰهم اني استغفرك لما تبت اليك منه ثم عدت فيه ... الخ۔

رواه الديلمي۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بہت فرمایا کرتے تھے کہ اے میرے صحابہ کی جماعت تمہیں کون سی چیز روکتی ہے کہ چند کلموں سے تمہارے بہت سے گناہ معاف ہو جائیں گے انہوں نے عرض کیا کہ وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ بات تھوڑی سی ہے کہ میرے دوست حضرت خضر علیہ السلام آئے تھے ہم نے عرض کیا وہ کیا کہتے تھے؟ آپ نے فرمایا وہ کہتے تھے اللھم انی استغفرک ...... الخ

اسے دیلمی نے روایت کیا ہے۔

كنز العمال الجزء الاول صفحہ ٣١٠

شمار ٥١٣٥

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ

اے اللہ مجھے بخش دے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بھی بخش دے

عن ام سلمة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قال كل يوم اللهم اغفر لی ..... الخ اتحف به من كل مومن حسنة رواه الطبرانی۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزانہ یہ کہے اللھم اغفر لی ..... الخ وہ ہر مومن کو نیکی کا تحفہ دیتا ہے۔

اسے طبرانی نے روایت کیا۔

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الجزء العاشر

صفحہ ٢١٠

عن ابی الدرداء رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم يقول من استغفر للمؤمنين و المؤمنات كل يوم سبعا و عشرين مرة او خمسا وعشرين مرة احد العددين كان من الذين يستجاب لهم ويرزق بهم اهل الارض۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص ہر روز مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے ستائیس یا پچیس بار مغفرت کی دعا کرے گا۔ وہ ان مستجاب الدعوات لوگوں میں سے ہو جائے گا جن کی وجہ سے زمین والوں کو رزق دیا جاتا ہے۔

تحفة الذاکرین للشوکانی رح صفحہ ٢٩٥

عن عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من استغفر للمؤمنین والمومنات کتب اللہ لہ بکل مومن و مومنۃ حسنۃ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا جو شخص مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے بخشش کی دُعا کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر مومن مرد اور ہر مومن عورت کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھ دیں گے۔

رواہ الطبرانی۔

اسے طبرانیؒ نے روایت کیا۔

مجمع الزوائد و منبع الفوائد الجلد العاشر

صفحہ ۲۱۰

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا

اے اللہ شامل کر دے مجھے ان لوگوں میں کہ جب وہ اچھا کام کرتے

اسْتَبْشَرُوْا وَ اِذَا اَسَاۤءُوْا اسْتَغْفَرُوْا ۝

ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور جب وہ بُرائی کرتے ہیں تو بخشش مانگتے ہیں۔

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللھم اجعلنی من الذین . . . . . الخ سنن ابن ماجۃ صفحہ ۲۷۱

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے اللھم اجعلنی من الذین . . . . الخ

سُبْحَانَ اللّٰهِ ○ مِرَارًا

پاک ہے اللہ بار بار

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ○ مِرَارًا

کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے بار بار

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ○ مِرَارًا

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ بار بار

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ○ مِرَارًا

اللہ سب سے بڑا ہے بار بار

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا دَآئِمًا وَّ

اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے ایمان ہمیشہ رہنے والا اور

اَسْئَلُكَ قَلْبًا خَاشِعًا وَّ اَسْئَلُكَ عِلْمًا

مانگتا ہوں تجھ سے دل خشوع کرنے والا اور مانگتا ہوں تجھ سے علم نفع دینے

نَّافِعًا وَّ اَسْئَلُكَ یَقِیْنًا صَادِقًا وَّ اَسْئَلُكَ

والا اور مانگتا ہوں تجھ سے یقین سچا اور مانگتا ہوں تجھ سے

دِیْنًا قَیِّمًا وَّ اَسْئَلُكَ الْعَافِیَةَ مِنْ كُلِّ

دین راست اور مانگتا ہوں تجھ سے امن ہر بلا سے اور مانگتا ہوں تجھ سے

بَلِیَّةٍ وَّ اَسْئَلُكَ تَمَامَ الْعَافِیَةِ وَ اَسْئَلُكَ

ہمیشہ رہنا امن کا اور مانگتا ہوں تجھ سے

الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ وَاَسْئَلُكَ الْغِنٰى عَنِ

شکر | امن پر | اور مانگتا ہوں | تجھ سے | بے پرواہی

النَّاسِ ○ مَرَّتَيْنِ

لوگوں سے ۔ | ۲ بار

قال الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول حدثنا عمرو ابن ابی عمرو قال حدثنا ابو همام الدلال عن ابراهیم بن طهمان عن عاصم بن ابی النجود عن ذر بن حبیش عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه اتاه جبرئیل علیه السلام نبینا هو عنده اذا قبل ابوذر فنظر الیه جبرئیل فقال هو ابو ذر قال فقلت یا امین الله وتعرفون انتم اباذر قال نعم والذی بعثك بالحق ان اباذر اعرف فی اهل السماء منه فی اهل الارض وانما ذلك لدعاء

حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں فرمایا کہ ہمیں عمرو بن ابو عمرو نے حدیث بیان کی ابو ہمام دلال نے ابراہیم بن طہمان سے وہ عاصم بن ابی النجود سے وہ زر بن جیش وہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ کے پاس جبریل امین علیہ السلام حاضر ہوئے وہ آپ کے ہاں ہی تھے کہ اچانک حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ آ گئے ۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے ان کی طرف دیکھ کر کہا کہ یہ ابوذرؓ ہیں ۔ آپؐ نے فرمایا کہ اے اللہ کے امین تم ابو ذرؓ کو جانتے ہو؟ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ قسم ہے مجھے اس اللہ کی جس نے آپؐ کو حق دے کر بھیجا ہے آسمان والوں میں حضرت ابوذرؓ زمین والوں سے زیادہ مشہور معروف

يدعو به كل يوم مرتين وقد
تعجبت الملئكة منه فادع
به فاسأله عن دعائه فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
يا ابا ذر دعا تدعو به كل يوم
مرتين قال نعم فداك ابي و
امي ما سمعته من بشر وانما هو
عشرة احرف الهمني ربي الهاما
وانا ادعو به كل يوم مرتين
استقبل القبلة فاسبح الله
مليا واهلله مليا واحمده
واكبره مليا ثم ادعو بتلك
عشر كلمات اللهم اني اسئلك
ايمانا دائما . . . . الخ
قال جبرئيل يا محمد والذي
بالحق نبيا لا يدعوا احد
من امتك بهذا الدعاء الا
غفرت له ذنوب ولكانت اكثر
من زبد البحر وعدد تراب
الارض ولا يلقى احد من
امتك وفي قلبه هذا الدعاء

ہیں اور یہ اس لیے کہ روزانہ دو دفعہ ایک
ایسی دعا مانگتے ہیں کہ جس سے فرشتے بھی
تعجب کرتے ہیں آپ ابو ذرؓ کو بلا کر اس کی
دُعا کی بابت دریافت فرمایئے۔ آپ نے
حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا!
ابو ذرؓ ایک دعا ہے جو تو روزانہ دو دفعہ
دن میں پڑھتا ہے۔ ابو ذرؓ نے عرض کیا
جی ہاں حضور میرے ماں باپ آپ پر
فدا ہوں وہ دعا میں نے کسی انسان سے
نہیں سُنی وہ تو دس حرف ہیں جن کا میرے
رب نے الہام کیا ہے اور میں دن میں
دو دفعہ پڑھتا ہوں۔ میں قبلہ کی طرف منہ
کر کے کچھ دیر تو سُبحَانَ اللہِ پڑھتا
ہوں اور پھر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ پڑھتا
ہوں پھر کچھ دیر حمد و تکبیر کرتا ہوں پھر
وہ دس کلمات بطور دُعا پڑھتا ہوں اللّٰھم
انی اسئلك . . . . الخ
حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے قسم ہے
اس ذات کی جس نے آپ کو سچ دے کر
نبی بنا کر بھیجا ہے آپ کی امّت میں

الا اشتاقت له الجنان واستغفر له الملكان وفتحت له ابواب الجنة ونادت الملئكة یا ولی الله ادخل ای باب شئت

سے جو شخص یہ دُعا پڑھے گا اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں اور زمین کی مٹی کے ذروں کے برابر ہوں۔ آپ کی امت میں سے جو شخص اللہ کی مناجات کرے گا اور اس کے دل میں یہ دعا ہوگی تو جنت اس کی مشتاق ہوگی اور فرشتے اس کی معافی کے لیے دعا مانگیں گے اور اس کے لیے جنت کے دروازے کھل جائیں گے اور فرشتے کہیں گے اے اللہ کے دوست بہشت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جا۔

کنز العمال الجزء الاول صفحہ ۳۰۴ شمار ۵۰۶۴

سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَار

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ

اے اللہ تو میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا

وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ

اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد و پیمان پر ہوں۔

مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ

جتنی کچھ مجھ میں استطاعت پناہ لیتا ہوں میں تیری اس کے شر سے جو کچھ میں نے کیا

اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ

اعتراف کرتا ہوں میں ان نعمتوں کا جن سے تو نے مجھے نوازا اور اقرار کرتا ہوں میں اپنے گناہوں کا پس

فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ○ مَرَّةً

بخش دے مجھے بیشک کوئی بخشنے والا نہیں ہے گناہوں کا مگر تو۔ ایک بار

عن شداد بن اوس رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم سید الاستغفار ان تقول اللهم انت ربی لا اله الا انت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ الخ قال ومن قالها من النهار موقنا بها فمات من یومه قبل ان یمسی فهو من اهل الجنة و من قالها من اللیل وهو موقن بها فمات قبل ان یصبح فهو من اهل الجنة۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا بہترین استغفار یہ ہے کہ تو یہ کلمات کہے اللھم انت ربی لا الہ الا انت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ الخ آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص ان کلمات کو دن میں اس کے مفہوم پر کامل یقین رکھتے ہوئے پڑھے اور پھر اسی دن مر جائے شام سے پہلے تو وہ جنت والوں میں سے ہوگا۔ اور جو یہ کلمات رات کے وقت ان کے معنی پر یقین رکھتے ہوئے پڑھ لے اور صبح سے پہلے اسی رات مر جائے تو جنت والوں میں سے ہوگا۔

صحیح البخاری المجلد الثانی صفحہ ۹۳۲

لِلاِجۡتِنَابِ الشِّرۡكِ الۡخَفِيّ

شرک خفی سے بچنے کے لیے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ اَنۡ اُشۡرِكَ بِكَ وَ اَنَا

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں شریک ٹھہراؤں تیرے ساتھ

اَعۡلَمُ وَ اَسۡتَغۡفِرُكَ لِمَا لَا اَعۡلَمُ ○ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ۳ بار

اس حال میں کہ مجھے معلوم ہو اور میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اس چیز سے جو میں نہیں جانتا

عن ابی بکر رضی اللہ عنہ اما اخبر ذلك حذيفة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم واما اخبرہ ابو بکر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الشرك اخفی فیکم من دبیب النمل قال قلنا یا رسول اللہ وھل الشرك الا ما عبد من دون اللہ عزوجل او ما دعی مع اللہ "شك عبدالملك ابن جریج" فقال تکلتك امك یا صدیق الشرك اخفی فیکم من

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی آپؐ نے فرمایا تم میں شرک زیادہ پوشیدہ ہے چیونٹی کے چلنے کی آہٹ سے بھی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا شرک یہ نہیں کہ جو شخص اللہ کے بغیر کسی کی عبادت کرے یا جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو پکارے (اس میں راوی عبدالملک بن جریج کو شک

دبيب النمل الا اخبرك يقول
يذهب صغاره وكباره اوصغيره
وكبيره قال قلت بلى يا رسول
الله قال يقول كل يوم ثلث مرة
اللهم انى اعوذبك ان اشرك بك
. . . . . الخ والشرك ان يقول
اعطانى الله وفلان والند ان
يقول الانسان لولا فلان لقتلنى
فلان ۔

ہے) پس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اے صدیق رضؓ تجھے تیری ماں روئے تم میں
شرک زیادہ پوشیدہ ہے چیونٹی کے
پاؤں کی آہٹ سے بھی کیا میں تجھے خبر دوں
ایسی بات کی کہ تمہارے چھوٹوں بڑوں یا چھوٹے
بڑے کو لے جانے والی ہو میں نے عرض
کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تو
تین بار روزانہ کہہ اللهم انى اعوذبك
ان اشرك بك الخ آپؐ نے فرمایا شرک
یہ ہے کہ کوئی کہے مجھے اللہ نے دیا ہے
اور فلاں نے دیا ہے اور (شریک ٹھہرانا)
یہ ہے کہ انسان کہے اگر فلاں نہ ہوتا تو فلاں
مجھے قتل کر دیتا ۔

عمل اليوم والليلة لابن ستى رح صفحه ٩٤
شمار ٣٨١

فِي مَوَاطِنِ الْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ

استغفار اور توبہ کے اوقات

كُلَّ حِيْنٍ ○

ہر وقت

عن ابن عمر رضی اللہ عنهما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توبوا الی اللہ فانی اتوب الیہ کل یوم مائة مرة۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے حضور توبہ کرو اس لیے کہ میں ہر روز دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں۔

رواہ البخاری فی ادب المفرد صفحہ ۹۳

بَعْدَ الصَّلٰوةِ

نماز پڑھنے کے بعد

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ○	ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں	۳ بار

عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انصرف من صلوته استغفر اللہ ثلاثا۔ (الحدیث)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار پڑھتے۔ (حدیث)

الصحیح لمسلم الجلد الاوّل صفحہ ۲۱۸

عِندَ الوُقُوعِ فِي الذَّنبِ

گناہ میں واقع ہونے کے بعد

عن ابو بکر رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما من رجل یذنب ذنبا ثم یقول فیتطهر ثم یصلی ثم یستغفر الله الا غفر الله له ثم قرأ هذه الآیة و الذین اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذکروا الله الی اخر الآیة۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص گناہ کرے پھر وضو کر کے نماز پڑھے پھر خدا سے معافی مانگے تو اللہ اس کو بخش دیتا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اور جو لوگ جب بدکاری کرتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھتے ہیں اللہ کو یاد کرتے ہیں (اخیر آیت تک)

جامع الترمذی الجلد الاوّل صفحہ ۵۷

عِندَ الاِنصِرَافِ مِنَ المَجلِسِ

مجلس برخاست ہونے کے بعد

سُبحَانَ اللهِ وَ بِحَمدِهٖ سُبحَانَكَ

پاک ہے اللہ اور اسی کی تعریف ہے پاک ہے تو اے اللہ

اللّٰهُمَّ وَ بِحَمدِكَ اَشهَدُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا

اور تیری ہی تعریف ہے گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں مگر تو

اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ ○ مَرَّةً

بخشش مانگتا ہوں میں تجھ سے اور رجوع کرتا ہوں میں تیری طرف ایک بار

عن جبیر بن مطعم رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قال سبحان الله وبحمده ..... الخ فقالها فی مجلس ذکر کانت کالطابع یطبع علیه ومن قالها فی مجلس لغو کانت کفارة له۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سبحان اللہ الخ کہا پس جس نے ذکر کی مجلس میں ان کلمات کو کہا تو وہ اس کے لیے مہر کر دیے جائیں گے اور جس شخص نے لغو کی مجلس میں (ان کلمات کا) ورد کیا تو وہ اس کے لیے کفارہ ہو جائیں گے۔

المستدرک للحاکم الجزء الاوّل صفحہ ۵۳۷

وَقْتَ السَّحَرِ

سحری کے وقت

وَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ○ سورۃ ال عمران ۱۷

اور گناہ بخشوانے والے پچھلی رات میں

وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ○ سورۃ الذّاریات ۱۸

(ایمان والے) صبح کے وقت میں معافی مانگتے ہیں۔

عن انس رضی الله عنه قال

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت

امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و وسلم ان نستغفر بالاسحار سبعین مرۃ۔

ہے کہ ہمیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ہم سحری کے وقت ستر دفعہ خدا سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔

اخرجہ ابن جریر و ابن مردویۃ

اسے ابن جریر اور ابن مردویہ نے روایت کیا ہے۔

تفسیر فتح القدیر الجزء الاوّل صفحہ ۲۹۴

عِنْدَ النَّوْمِ

سوتے وقت

بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ

اللہ ہی کے نام سے رکھا ہے میں نے اپنے پہلو کو اے اللہ بخش دے میرے

ذَنْبِیْ وَ اَخْسَأْ شَیْطَانِیْ وَ فُكَّ رِهَانِیْ وَ

گناہ کو اور دور کر دیجیے میرے شیطان کو اور آزاد کر دیجیے میری جان کو اور

اجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی ○ مَرَّۃً

شامل کر دیجیے مجھے اعلیٰ طبقے میں۔ ایبار

عن ابی الازھر الانماری رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اخذ مضجعہ من اللیل قال بسم اللہ

حضرت ابوازہر انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کی جگہ پر تشریف لے جاتے تو فرماتے بسم اللہ وضعت

وضعت جنبی . . . . . . الخ جنبی . . . . الخ

سنن ابی داؤد الجلد الثانی صفحہ ۳۳۳

عِنْدَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْخَلَاءِ

بیت الخلاء سے نکلتے وقت

غُفْرَانَكَ ○	مَرَّةً
بخشش مانگتا ہوں میں تیری	ابار

عن عائشة رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا خرج من الغائط قال غفرانك

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ سے باہر تشریف لاتے تو فرماتے غفرانك ۔

سنن ابی داؤد الجلد الاوّل صفحہ ۵

فِیْ اَثْنَاءِ الْوُضُوْءِ

وضو کرتے وقت

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَ وَسِّعْ لِیْ فِیْ	
اے اللہ بخش دے میرے گناہ کو اور کشادہ کردے میرے	
دَارِیْ وَ بَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ ○	مَرَّةً
گھر کو اور برکت عطا فرما میرے رزق میں	ابار

عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتوضأ فسمعتہ یقول اللھم اغفر لی ذنبی .... الخ قال قلت یا نبی اللہ لقد سمعتك تدعوا بکذا وکذا قال وھل ترکن من شیٔ

حضرت ابوموسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں (وضو کا پانی لے کر) آیا (تو آپؐ نے وضو شروع کیا) اور میں نے آپؐ کو یہ فرماتے سنا اللھم اغفر لی ذنبی .. الخ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آپؐ کو یہ دعا فرماتے سنا آپؐ نے فرمایا کیا میں نے (دنیا و آخرت کی) کوئی چیز چھوڑی یعنی میں نے سب کچھ مانگ لیا۔

عمل الیوم واللیلۃ لابن سنیؒ صفحہ ۱۰ شمار ۳۷

بَعْدَ فَرَاغِ الْوُضُوْءِ

وضو کر چکنے کے بعد

سُبْحٰنَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْھَدُ

پاک ہے تو اے اللہ اور تیری ہی تعریف ہے گواہی دیتا ہوں

اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ

میں کہ کوئی معبود نہیں مگر تو بخشش مانگتا ہوں میں تجھ سے اور رجوع کرتا ہوں

إِلَيْكَ ○	مَرَّةً
تیری طرف	ابار

عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال من قال اذا فرغ من وضوئه سبحنك اللهم و بحمدك . . . . . الخ ختمت بخاتم ثم رفعت تحت العرش فلم تكسر الی یوم القیٰمة ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو سے فارغ ہونے کے بعد کہا سبحنك اللهم وبحمدك ..... الخ ان کلمات کو سر بمہر کر کے عرش کے نیچے رکھ دیا جاتا ہے اور قیامت تک اس مہر کو نہیں توڑا جائے گا۔

ابن ابی شیبہ الجزء الاوّل صفحہ ۳
عمل الیوم واللیلہ لابن سنی رح صفحہ ۱۱

شمار ۳۸

عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

غروبِ آفتاب کے وقت

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَ اِدْبَارُ

اے اللہ یہ تیری رات آرہی ہے اور یہ تیرا دن ختم

نَهَارِكَ وَ اَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِي ○ مَرَّةً ابار

ہو رہا ہے اور تیری طرف بلانیوالوں (مؤذنوں) کی آواز بلند ہو رہی ہے مجھے بخش دے

عن ام سلمة رضی اللہ عنہا قالت علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقول عند اذان المغرب اللھم ان ھذا اقبال لیلك الخ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھایا کہ میں مغرب کی اذان کے بعد یہ پڑھا کروں اللھم ان ھذا اقبال لیلك ۔ ۔ ۔ ۔ الخ

سنن ابی داؤد الجلد الاوّل صفحہ ۷۸

عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ

مسجد میں داخل ہونے کے بعد

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

میں اللہ کے نام سے (داخل ہوتا ہوں) اور سلام ہو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ○ مَرَّةً

اے اللہ بخش دے میرے گناہوں کو اور کھول دے میرے دروازے اپنی رحمت کے ۔ ا بار

عن فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد یقول بسم

حضرت فاطمہ بنت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے بسم

اللہ والسلام علی رسول اللہ الخ واذا خرج قال بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ اللھم اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک۔
سنن ابن ماجۃ صفحہ ۵۶

اللہ والسلام علی رسول اللہ اللّٰھم اغفر لی ذنوبی الخ اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو فرماتے بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ اللھم اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک

عِنْدَ خُرُوْجٍ مِنَ الْمَسْجِدِ

مسجد سے نکلنے کے وقت

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ط

(میں) اللہ کے نام سے نکلتا ہوں اور سلامتی ہو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ

اے اللہ بخش دے میرے گناہوں کو اور کھول دے میرے لیے دروازے

فَضْلِكَ ○ مَرَّةً

اپنے فضل کے ۱بار

سنن ابن ماجۃ صفحہ ۵۶

بَعْدَ تَكْبِيْرَةِ الْاِحْرَامِ

تکبیر تحریمہ کے بعد

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیشک میں نے ظلم کیا

نَفْسِی فَاغْفِرْ لِی ذُنُوْبِی اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ

اپنی جان پر میرے گناہ معاف کر دے تیرے سوا کوئی گناہ معاف نہیں

اِلَّا اَنْتَ ○ مَرَّۃً

کر سکتا۔ ایک بار

عن علی رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین کبر فی الصلوۃ قال لا الٰہ الا انت ...... الخ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب آپ نماز میں اللہ اکبر کہتے تو یہ دعا پڑھتے لا الٰہ الا انت ..... الخ

کنز العمال الجزء الرابع صفحہ ۲۰۴ شمار ۴۳۹۱

فِی الرُّکُوْعِ
رکوع میں

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ رَبَّنَا وَ

اے اللہ تو پاک ہے اور ہم تیری تعریف کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار

بِحَمْدِكَ ط اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی ○ مَرَّۃً

ہم تیری تعریف کرتے ہیں اے اللہ مجھے بخش دے۔ ایک بار

عن عائشہ رضی اللہ عنہا کان النبی صلی اللہ علیہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

وسلم لکثیران یقول فی رکوعه وسجوده سبحٰنك اللّٰهم . . . . . . الخ

علیہ وسلم اکثر اپنے رکوع اور سجود میں یہ دُعا کیا کرتے تھے سبحنك اللهم . . . . . . الخ

صحیح البخاری الجلد الاوّل صفحہ ۱۱۳

بَعْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوْعِ

رُکوع سے سر اٹھانے کے بعد

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ

اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے عافیت بخش

وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ ○ مَرَّةً

اور مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما ایک بار

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال كان رسول الله صلى الله علیه وسلم يقول بين السجدتين اللهم اغفرلی وارحمنی . . . . . . الخ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان یہ پڑھا کرتے تھے اللّٰهم اغفرلی وارحمنی . . . . . . الخ

سنن ابی داؤد الجلد الاوّل صفحہ ۱۲۳

فِی السُّجُوْدِ

سجدہ میں

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَ

اے اللہ بخش دے تو میرے گناہ سارے چھوٹے اور

جِلَّہٗ وَ اَوَّلَہٗ وَ اٰخِرَہٗ وَ عَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ مرۃ

بڑے اور پہلے اور پچھلے اور ظاہر اور پوشیدہ ایک بار

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کان یقول فی سجودہ اللّٰھم اغفر لی ذنبی کلہ الخ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدوں میں یہ پڑھا کرتے تھے۔ اللّٰھم اغفر لی ذنبی ۔ ۔ ۔ ۔ الخ

الصحیح لمسلم الجلد الاوّل صفحہ ۱۹۱

عِنْدَ رَفْعِ الرَّاْسِ مِنَ السَّجْدَۃِ الْاُوْلٰی

پہلے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَ اھْدِنِیْ وَ

اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت دے اور

عَافِنِیْ وَ ارْزُقْنِیْ وَ اجْبُرْنِیْ وَ ارْفَعْنِیْ مرۃ

مجھے عافیت سے رکھ اور مجھے رزق عطا فرما اور میری بگڑی بنا دے اور مجھے بلند فرما۔ ایک بار

عن ابن عباس رضی اللّٰه عنهما قال کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول بین السجدتین اللّھم اغفرلی وارحمنی ..... الخ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان یہ پڑھتے تھے اللّٰھم اغفرلی وارحمنی .... الخ

سنن ابی داؤد الجلد الاوّل صفحہ ۱۲۳

بَعدَ التَّشَهُّدِ

التحیات کے بعد

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّ

اے اللہ میں نے ظلم کیا اپنے نفس پر بڑا ظلم اور

لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ

گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخشتا تو مجھ کو بخش دے

مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ

خاص طور پر بخشنا اور مجھ پر رحم فرما بیشک

اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝ مَرَّةً

تو ہی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ ا بار

عن ابی بکرن الصدیق رضی اللّٰه عنه انه قال لرسول اللّٰه

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم علمنی دعاء ا دعویہ فی صلاتی قال قل اللھم انی ظلمت نفسی . . . . الخ

صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی دُعا تعلیم فرمائیے جو میں اپنی نماز میں پڑھ لیا کروں۔ آپؐ نے فرمایا یہ پڑھا کرو اللھم انی ظلمت نفسی . . . . . . الخ

صحیح البخاری الجلد الاول صفحہ ۱۱۵

الصحیح لمسلم الجلد الثانی صفحہ ۳۴۷

عِندَ المَوتِ

موت کے وقت

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَ اَلْحِقْنِیْ

اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ

بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی ○

سے ملا دے۔

عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول عند وفاتہ اللھم اغفرلی وارحمنی . . . الخ

ھذا حدیث حسن صحیح

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو آپؐ کی وفات کے وقت یہ فرماتے سنا اللھم اغفرلی وارحمنی . . . . . الخ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جامع الترمذی الجزء الثانی صفحہ ۱۸۷

فِی صَلٰوۃِ الْجَنَازَۃِ

نمازِ جنازہ میں

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ

اے اللہ اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم کر اور معاف کر اس کو

وَعَافِهٖ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَ

اور سلامت رکھ اس کو عذاب سے (اور اچھی مہمانی کر اس کی) اور کشادہ کر جگہ اس کی اور

اغْسِلْهُ بِمَآءٍ وَّثَلْجٍ وَّبَرَدٍ وَّنَقِّهٖ مِنَ

دھو ڈال اس کو پانی اور برف اور اولے سے (یعنی اپنی رحمت کی ٹھنڈک سے)

الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ

اس کے گناہوں کی گرمی بجھا دے اور صاف کر اس کو گناہوں سے جیسے سفید کپڑا صاف کیا

الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ

جاتا ہے میل سے اور بدل دے اس کو ایک گھر اس کے گھر سے جو دنیا میں بہتر

وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا

تھا اور گھر کے لوگ اس کے گھر کے لوگوں سے بہتر اور بیوی اس کی بیوی سے

مِّنْ زَوْجِهٖ وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ

بہتر اور بچا اس کو قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے

النَّارِ ۝ حم م ق

عذاب سے۔ ابار

عن عوف بن مالك الاشجعی رضی اللہ عنه قال سمعت النبی صلی اللہ علیه وسلم صلی علی جنازۃ یقول اللھم اغفر له و ارحمه ۔ ۔ ۔ ۔ الخ فقال عوف رضی اللہ عنه و تمنیت ان لو کنت انا المیت لدعاء رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم علی ذلك المیت ۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے ایک جنازہ کی نماز پڑھی اور اس میں یہ دُعا مانگی اللّٰھم اغفرلہ وارحمہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ الخ

حضرت عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس میّت کے لیے دُعا کرنے کی وجہ سے میری یہ تمنا اور آرزو ہوئی کہ کاش میں ہی یہ میت ہوتا

الصحیح لمسلم الجلد الاوّل صفحہ ۳۱۱

بَعدَ دَفنِ المَیِّتِ

میت کو دفن کرنے کے بعد

عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنه قال کان النبی صلی اللہ علیه وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علیه فقال استغفروا لاخیکم واسالوا له بالتثبیت فانه الان یسئل ۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میت کے دفن کرنے سے فارغ ہوتے تو اس کی قبر پر کھڑے ہو کر فرماتے اپنے بھائی کے لیے بخشش کی دُعا کرو اور اس کے لیے (منکر ونکیر کے سوال وجواب) پر ثابت قدم رہنے کی دعا کرو کیونکہ اس سے ابھی سوال وجواب ہوں گے ۔

سنن ابی داؤد مع شرح عون المعبود الجلد الثالث

صفحہ ۲۰۹

عِنْدَ اللِّقَاءِ وَالْمُصَافَحَةِ

ملاقات اور مصافحہ کے وقت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ○

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ○

میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں۔

عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا التقیا المسلمان فتصافحا وحمد اللہ واستغفرا غفر اللہ عزوجل لهما۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان (بھائی) آپس میں ملیں اور دونوں مصافحہ کریں اور حمد اور استغفار کریں تو اللہ سبحانہٗ دونوں کو بخشش دیتے ہیں۔

عمل الیوم واللیلہ لابن سنی ؒ صفحہ ۶۷،

شمار ۱۸۹

عِندَ لِقَاءِ الحَاجّ
حَاجی کی ملاقات کے وقت

عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا لقیت الحاج فسلم علیه وصافحه ومره ان یستغفر لك قبل ان یدخل بیته فانه مغفور له۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو حاجی سے ملاقات کرے تو اسے السلام علیکم کہہ اور اس سے مصافحہ کر اور اس سے عرض کر کہ وہ تیرے لیے مغفرت کی دُعا کرے گھر میں داخل ہونے سے پہلے کیوں کہ وہ ابھی گناہوں سے پاک ہے۔

مسند الامام احمد بن حنبل الجلد الثانی صفحہ ٦٩

عِندَ الکُسُوفِ
گہن کے وقت

عن ابی موسی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان هذه الایات یرسل الله لا تکون لموت احد ولا لحیاته ولکن الله یرسلها یخوف بها عباده فاذا رایتم منها شیئا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ (سورج چاند کے گہن اللہ کی) نشانیاں ہیں اس کا تعلق کسی کی پیدائش و فوتگی سے کوئی نہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کو اس لیے بھیجتا ہے تاکہ ان کے ساتھ اپنے بندوں کو

فافزعوا الی ذکرہ ودعاءہ و استغفارہ۔

ڈرائے جب تم ان میں سے کوئی نشانی دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو اور اس سے دعا مانگو اور گڑگڑا کر معافی مانگو۔

الصحیح لمسلم الجلد الاوّل صفحہ ۲۹۹

عِندَ الزَّلزَلَةِ

زلزلے کے وقت

عن عائشة رضی اللہ عنہا مرفوعا صلاۃ الآیات ست رکعات واربع سجدات۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زلزلہ وغیرہ کی نماز میں چھ رکوع اور چار سجدے ہوتے ہیں۔

تفسیر فتح الباری الجزء الثانی صفحہ ۴۱۸

عن حفص عن لیث عن شہر رضی اللہ عنہم قد زلزلت المدینۃ فی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ربکم یستعتبکم ای فاعتبرہ قولہ یستعتبکم ای یطلب منکم العتبیٰ الی الرجوع الی ما یرضیہ اخرجہ ابن ابی شیبۃ /کشف الصلصلۃ عن وصف الزلزلۃ للسیوطی صفحہ ۱۳

حضرت حفص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ حضرت لیث رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت شہر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مدینہ منورہ میں زلزلہ آیا تو آپ نے فرمایا تمہارا رب تم سے اس کی طرح رجوع کا طالب ہے تم خدا کی طرف رجوع کرو یستعتبکم کا معنی یہ ہے کہ وہ تم سے اپنی رضامندی کیطرف رجوع کرنیکا چاہنے والا ہے

عِندَ الهُمُومِ
غم اور تنگی کے وقت

أَستَغفِرُ اللّٰهَ ○

بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے۔

عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لزم الاستغفار جعل اللہ لہ من کل ھم فرجا ومن کل ضیق مخرجا ورزقہ من حیث لا یحتسب

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص استغفار کو اپنے اوپر لازم کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر غم اور تکلیف سے نجات دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہوگا۔

سنن ابن ماجۃ صفحہ ۲۷۱

عِندَ الاِستِسقَاءِ
بارش طلب کرنیکے وقت

أَستَغفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الحَيُّ

بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی حیّ و

القَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيهِ ○

قیوم ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

عن عائشة رضی الله عنها انها قالت اذا استسقی عمر بن الخطاب رضی الله عنه فما زاد علی الاستغفار۔	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب بارش کی دعا مانگی تو استغفار کے علاوہ کچھ نہ کیا۔
رواہ ابن ابی شیبة۔	اسے ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے

الحصن الحصین صفحہ ۳۳۸

عِنْدَ السَّفَرِ

سفر کے وقت

بِسْمِ اللّٰهِ ○

اللہ کے نام سے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَرَّمَنَا وَ حَمَلَنَا فِی

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں شرف بخشا اور اٹھایا ہمیں خشکی

الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ رَزَقَنَا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلَنَا

اور سمندر میں اور رزق دیا ہمیں پاکیزہ چیزوں کا اور فضیلت دی ہمیں

عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ط سُبْحَانَ

بہت سی مخلوقات پر پاک ہے وہ ذات

الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ○

جس نے مطیع کر دیا ہمارے لیے اس کو اور ہم اسے مطیع کرنے والے نہیں تھے

وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ○ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ اِنَّهٗ

اور بیشک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں ۔ اے رب مجھے بخش دے کر بیشک

لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ○ مَرَّۃً

تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں ۔ ایک بار

عن حارث رضی اللہ عنہ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اخرج من باب القصر قال فوضع رجله فی الغرز فقال بسم اللہ فلما استوی علی الدابة قال الحمد للہ الذی ..... الخ ثم قال رب اغفر لی ... الخ ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول ان اللہ عز وجل لیعجب من عبدہ اذا قال رب اغفر لی انه لا یغفر الذنوب الا انت ۔

حضرت حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ جب قصرِ خلافت کے دروازے سے نکلے تو اپنا پاؤں (گھوڑے کی) رکاب میں رکھا تو کہا بسم اللہ پھر جب سواری کی پیٹھ پر ٹھیک بیٹھ گئے تو پھر کہا الحمد للہ الذی الخ اس کے بعد پڑھا رب اغفر لی .. الخ پھر فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ سبحانہٗ کو اپنے بندوں پر تعجب ہوتا ہے جب یہ کہتا ہے کہ رب اغفر لی انہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔

عمل الیوم واللیلة لابن سنی رح صفحہ ۱۵۹ شمار ۴۹۳

عِنْدَ تَقَاءٍ مِنَ اللَّيْلِ

رات کو جاگنے کے وقت

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ

کوئی معبود نہیں مگر اللہ جو یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ

اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

قادر ہے اور پاک ہے اللہ اور تعریف اللہ ہی کے لیے ہے

وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا

اور کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور گناہ سے

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط رَبِّ اغْفِرْلِيْ مَرَّةً

پھرنے اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں ہے مگر اللہ کی توفیق سے اے میرے رب مجھے بخش دے ابار

عن عبادة بن الصامت رضی الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من تعار من الليل فقال لا اله الا الله ... ... الخ ثم قال رب اغفرلی او قال ثم دعاء استجيب له

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جو شخص) رات کو بیدار ہو تو یہ دعا پڑھے لا الہ الا اللہ ... الخ پھر کہے رب اغفرلی یا اس کو ارشاد فرمایا کہ پھر دعا کرے تو اس کی

فان عزم و توضأ ثم صلی قبلت صلوته۔

دعا قبول ہوتی ہے اور اگر اس نے اس وقت وضو کیا اور پھر نماز پڑھی تو اس کی نماز قبول ہوتی ہے۔

جامع الترمذی الجلد الثانی صفحہ ۱۷۷

سنن ابی داؤد الجلد الثانی صفحہ ۳۳۳

دُعَاءُ اُمَّةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

امت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دُعائیں

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا

اے ہمارے رب نہ پکڑ ہمیں اگر ہم بھولیں یا چوکیں

رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَہٗ

اے ہمارے رب اور ہم پر کوئی سخت حکم نہ بھیجیے جیسے ہم سے پہلے

عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا

لوگوں پر آپ نے بھیجے تھے اے ہمارے رب اور ہم پر کوئی ایسا بار

مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِہٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفة وَاغْفِرْ

(دنیا یا آخرت کا) نہ ڈالیے جس کی ہم کو طاقت نہ ہو اور در گذر کیجیے ہم سے اور بخش دیجیے

لَنَا وقفة وَارْحَمْنَا وقفة اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا

ہم کو اور رحم کیجیے ہم پر آپ ہمارے کارساز ہیں سو آپ ہم کو کافر

عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ○ (سورۃ البقرۃ - ۲۸۶)

لوگوں پر غالب کیجیے۔

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا

اے ہمارے پروردگار پھر ہمارے گناہوں کو بھی معاف فرمادیجیے اور ہماری بدیوں کو بھی ہم سے

وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ○ سورۃ اٰل عمران ۱۹۳

زائل کر دیجیے اور ہم کو نیک لوگوں کیساتھ موت دیجیے۔

رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ

اے ہمارے رب ہمارے لیے اس نور کو آخیر تک رکھیے (یعنی راہ میں گل نہ ہوجائے) اور ہماری

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

مغفرت فرمادیجیے آپ ہر شے پر قادر ہیں۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا

اے ہمارے رب ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو (بھی) جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے

بِالْاِيْمَانِ ○ سورۃ الحشر ۱۰

ہیں۔

دُعَاءِ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حضرت آدم علیہ السلام کی دُعاء

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتہ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ

اے ہمارے رب ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر آپ ہماری مغفرت نہ کریں گے اور

تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ سورۃ الاعراف ۲۳

ہم پر رحم نہ کریں گے تو واقعی ہمارا بڑا نقصان ہو جائے گا۔

دُعَآءُ نوح علیہِ السّلام

حضرت نوح علیہ السلام کی دُعا

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ

اے میرے رب مجھ کو اور میرے والدین کو اور جو مومن ہونے کی حالت میں میرے

بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ط

گھر میں داخل ہیں ان کو اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بخش دیجیے۔

(سورۃ نوح - ٢٨)

دُعَآءُ ابراھیم علیہِ السّلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَ مِنْ

اے میرے رب مجھ کو نماز کا (خاص) اہتمام کرنے والا رکھیے اور میری اولاد میں بھی

ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ

بعضوں کو اے ہمارے رب اور میری دیہ) دعا قبول کیجیے (اور) اے ہمارے رب

وَلِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ○

میری مغفرت کر دیجیے اور میرے ماں باپ کی بھی اور کل مؤمنین کی بھی حساب قائم ہونے کے دن

(سورۃ ابراھیم - ٤١/٤٠)

دُعَاءُ مُوسٰی عَلَیۡہِ السَّلَامُ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا

رَبِّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَ لِاَخِیۡ وَ اَدۡخِلۡنَا فِیۡ

اے میرے رب میری خطا معاف فرمادے اور میرے بھائی کی بھی اور ہم دونوں کو اپنی رحمت

رَحۡمَتِکَ ۫ۖ وَ اَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ ۝

میں داخل فرمائیے اور آپ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ۔

(سورۃ الاعراف ۱۵۱)

دُعَاءُ سُلَیۡمَانَ عَلَیۡہِ السَّلَامُ

حضرت سلیمان علیہ السلام کی دُعا

رَبِّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَ ہَبۡ لِیۡ مُلۡکًا لَّا یَنۡۢبَغِیۡ

اے میرے رب میرا (پچھلا) قصور معاف فرما اور (آئندہ کے لیے) مجھ کو ایسی سلطنت عطا

لِاَحَدٍ مِّنۡۢ بَعۡدِیۡ ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡوَہَّابُ ۝

کر کہ میرے سوا (میرے زمانے میں) کسی کو میسر نہ ہو آپ بڑے دینے والے ہیں ۔ (سورۃ ص ۲۵)

دعاء جیوشِ الانبیاءِ

انبیاء کرام ؑ کے لشکروں کی دُعا

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَ اِسۡرَافَنَا فِیۡۤ

اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہوں کو اور ہمارے کاموں میں ہمارے حد سے نکل

أَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى

جانے کو بخش دیجیے اور ہم کو ثابت قدم رکھیے اور ہم کو کافر لوگوں پر

الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ○ (سورۃ آل عمران-۱۴۷)

غالب کیجیے۔

اِسْتِغْفَارُ النَّبِیِّ لِاُمَّتِہٖ بَعْدَ الْوَفَاتِ

حضور کا وصال کے بعد امت کے لیے استغفار کرنا

عن بکر بن عبد اللہ المزنی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیاتی خیر لکم تحدثون ویحدث لکم فاذا انا مت کانت وفاتی خیرا لکم تعرض علی اعمالکم فان رایت خیرا حمدت اللہ وان رأیت غیر ذلک استغفرت اللہ لکم۔

حضرت بکر بن عبد اللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری زندگی بھی تمہارے لیے بہتر ہے تم (میرے ساتھ) باتیں کرتے ہو اور میں تم سے باتیں کرتا ہوں تمہارے لیے میری وفات بھی بہتر ہوگی تمہارے اعمال مجھ پر پیش کیے جائیں گے اگر میں نیک عمل دیکھوں گا تو خدا کی تعریف کروں گا اور اگر اس کے علاوہ (برائیاں) دیکھوں گا تو تمہارے لیے اللہ سے بخشش کی دعا کروں گا۔

فضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم للامام اسمٰعیل قاضی صفحہ ۱۲

ثَوَابُ مَنْ اَرَادَ الْحَسَنَةَ

جس نے نیکی کا ارادہ کیا اس کا ثواب

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تع

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نیکیاں اور برائیاں لکھدی ہیں اور ظاہر کر دیا ہے

كتب الحسنات والسيات ثم بين ذلك فمن هم بحسنة فلم يعملها كتبها الله له عنده حسنة كاملة فان هو هم بها نعملها كتبها الله له بها عنده عشر حسنات الى سبع مائة ضعف الى اضعاف كثيرة ومن هم بسيئة فلم يعملها كتبها الله له عنده حسنة كاملة فان هو هم بها فعملها كتبها الله له سيئة واحدة ۔

کہ یہ نیکی ہے یہ بدی ہے ۔ اس طرح پر کہ جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کر سکے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو ایک پوری نیکی شمار کر لیتا ہے اور جو شخص نیکی کا ارادہ کر کے اس پر عمل کرے اس کے حساب میں ایک نیکی کے بدلے میں دس نیکیاں بلکہ سات سو نیکیاں اور اس سے بھی زیادہ لکھی جاتی ہیں اور جو شخص برائی کا ارادہ کرے اور برائی کو عمل میں نہ لا سکے (اللہ کے خوف سے یا کسی اور وجہ سے) تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے حساب میں ایک پوری نیکی لکھ دیتا ہے اور جو شخص برائی کا ارادہ کر کے اس کو عمل میں بھی لائے تو صرف ایک برائی اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہے ۔

صحيح البخارى الجلد الثانى صفحه ۹۶۰

الصحيح لمسلم الجلد الاوّل صفحه ۷۸

مسند الامام احمد بن حنبل الجلد الاوّل صفحه ۳۶۱

اَلْإِسْلَامُ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ

اسلام پہلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے

عن ابى سعيد رضى الله عنه

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اسلم العبد فحسن اسلامہ یکفر اللہ عنہ کل سیئۃ کان زلفھا وکان بعد ذلک القصاص الحسنۃ بعشر امثالھا الی سبع مائۃ ضعف والسیئۃ بمثلھا الا ان یتجاوز اللہ عنھا۔

ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بندہ اسلام قبول کرے اور اس کا اسلام اچھا ہو (یعنی ظاہر و باطن یکساں ہو) تو اللہ سبحانہٗ اس شخص کے اسلام قبول کرتے سے پہلے کیے ہوئے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اس کے بعد اس کے اعمال کا اس کو بدلہ دیتا ہے یعنی جو نیکی وہ کرتا ہے وہ دس گنا لکھی جاتی ہے بلکہ سات سو تک اور اس سے بھی زیادہ۔ بُرائی کا بدلہ بُرائی کے موافق ملتا ہے مگر یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے درگذر فرمائے یعنی معاف فرماوے۔

صحیح البخاری الجلد الاوّل صفحہ ۱۱

بَیَانُ خَشْیَۃِ اللّٰہِ
اللہ سے ڈرنے کا بیان

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رجل لم یعمل خیرًا قط لاھلہ وفی روایۃ اسرف رجل علی نفسہ فلما حضرہ الموت اوصی بنیہ اذا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص جس نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا اپنے گھر والوں سے کہا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ زیادتی کی تھی ایک شخص نے اپنی جان پر (یعنی بہت گناہ

مات فحرقوه ثم اذروا نصفه
فی البر ونصفه فی البحر فوالله
لئن قدر الله علیه لیعذبنه
عذابا لا یعذبه احدا من
العالمین فلما مات فعلوا ما
امرهم فامر الله البحر فجمع
ما فیه وامر البر فجمع ما
فیه ثم قال له لم فعلت هذا
قال من خشیتک یا رب
وانت اعلم فغفر له۔

کیے تھے، پس جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب وہ مر جائے تو اس کو جلا دینا اور اس کی آدھی راکھ کو خشکی میں اُڑا دینا اور آدھی دریا میں بہا دینا پس قسم ہے اللہ سبحانہٗ کی اگر اللہ تم کو اس پہ قابو ہو گیا تو وہ اس کو ایسا عذاب دے گا کہ دنیا میں (آج تک) کسی کو نہ دیا ہو گا پس جب وہ مر گیا تو اس کے بیٹوں نے اس کی وصیت کے مطابق عمل کیا پھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے دریا کو حکم دیا اور جمع کی اس نے وہ راکھ جو اس کے اندر تھی اور حکم دیا خشکی کو اور جمع کی اس نے وہ راکھ جو اس کے اندر تھی پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا یا اللہ تیرے خوف سے اور تو خوب جانتا ہے پس اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اسے بخش دیا۔

صحیح البخاری الجلد الاوّل صفحہ ۴۹۳ باختلاف
الصحیح لمسلم الجلد الثانی صفحہ ۳۵۶
مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۲۰۷

اَلتَّوْبَةُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ
بار بار توبہ کرنے کا بیان

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان عبدا اذنب ذنبا فقال رب اذنبت فاغفره فقال ربه اعلم عبدی ان له ربا یغفر الذنوب ویأخذ به غفرت لعبدی ثم مکث ما شاء الله ثم اذنب ذنبا فقال رب اذنبت ذنبا فاغفره فقال اعلم عبدی ان له ربا یغفر الذنب ویأخذ به غفرت لعبدی ثم مکث ما شاء الله ثم اذنب ذنبا قال رب اذنبت ذنبا اٰخر فاغفره لی فقال اعلم عبدی ان له ربا یغفر الذنب ویاخذ به غفرت لعبدی ثلاثا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بندہ نے گناہ کیا اور پھر کہا اے اللہ میں نے گناہ کیا ہے تو اسے معاف کر دے یہ سُن کر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرے بندہ کو اس کا علم ہے کہ اس کا ایک ہی پروردگار ہے جو بخشتا ہے گناہوں کو (جب اس کا جی چاہے) اور پکڑتا ہے گناہوں پر (جب اس کا جی چاہے) پس بخش دیا میں نے اپنے بندہ (کے گناہ) کو پھر باز رہا بندہ گناہ سے کچھ دن یعنی جتنے دن اللہ نے چاہا۔ اس کے بعد پھر گناہ کیا اور کہا اے پروردگار میں نے گناہ کیا ہے تو اسے معاف کر دے۔ پس کہا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے۔ کیا جانتا ہے میرا بندہ کہ اس کا ایک ہی پروردگار ہے جو گناہوں کو بخشتا ہے اور پکڑتا ہے گناہوں پر۔ میں نے اس کو بخش دیا۔

پھر باز رہتا ہے بندہ گناہ سے جب تک
اللہ چاہے اور اس کے بعد پھر گناہ کرتا
ہے اور کہتا ہے اے رب میں نے
ایک اور گناہ کیا ہے تو اس کو بخش دے
پس کہا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کیا
میرے بندہ کو یہ معلوم ہے کہ اس کا ایک
رب ہے جو معاف کرتا ہے گناہوں
کو اور پکڑتا ہے گناہوں پر پس بخشا میں نے
اس کو۔ تین دفعہ فرمایا۔

صحیح البخاری الجلد الثانی صفحہ ۱۱۱۷، ۱۱۱۸
الصحیح لمسلم الجلد الثانی صفحہ ۳۵۷

اَلْاِعْتِرَافُ وَالتَّوْبَةُ
گناہوں کا اقرار اور ان سے توبہ کا بیان

عن عائشة رضی اللہ عنها قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا اعترف بذنبه ثم تاب الی اللہ تاب اللہ علیہ (الحدیث)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہے اور پھر اللہ سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے

صحیح البخاری الجلد الثانی صفحہ ۶۹۸
الصحیح لمسلم الجلد الثانی صفحہ ۳۶۶

مَتَى تَنقَطِعُ التَّوبَةُ؟
توبہ کب ختم ہو گی؟

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تاب قبل ان تطلع الشمس من مغربها تاب الله عليه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص آفتاب کے مغرب سے نکلنے سے پہلے توبہ کرے (یعنی قیامت سے پہلے) تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

الصحيح لمسلم الجلد الثانی صفحه ٣٤٦

عن صفوان بن عسال رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى جعل بالمغرب بابا عرضه مسيرة سبعين عاما للتوبة لا يغلق ما لم تطلع الشمس من قبله وذلك قول الله عز وجل يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِن قَبْلُ۔

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے مغرب کی جانب توبہ کا ایک دروازہ بنایا ہے جس کا عرض ستر برس کی مسافت ہے اور یہ دروازہ اس وقت تک بند نہ ہو گا جب تک آفتاب مغرب سے نہ نکلے (یعنی قیامت نہ آئے)، اور یہی معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے اس قول کے یوم یاتی بعض آیت ...... الخ یعنی اس روز کہ ظاہر ہوں گی بعض نشانیاں تیرے پروردگار کی نہیں نفع دے گا کسی جان کو ایمان لانا اس کا

جب تک کہ وہ اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو۔

سنن ابن ماجۃ صفحہ ۲۹۵

عن معاویۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنقطع الھجرۃ حتی تنقطع التوبۃ ولا تنقطع التوبۃ حتی تطلع الشمس من مغربھا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہجرت اس وقت تک موقوف نہیں ہو گی (یعنی گناہوں سے توبہ کی طرف رجوع کرنا) جب تک توبہ موقوف نہ ہو گی اور توبہ اس وقت موقوف ہو گی جب آفتاب مغرب سے نکلے گا۔

مسند الامام احمد بن حنبل الجزء الرابع صفحہ ۹۹

سنن ابی داؤد مع شرح عون المعبود الجلد الثانی صفحہ ۳۱۲

سنن الدارمی الجلد الثانی صفحہ ۲۴۰

عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنھما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یقبل توبۃ العبد مالم یغرغر۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول فرمائے گا جب تک اس کا سانس رُک نہ جائے۔

سنن ابن ماجۃ صفحہ ۳۱٤

عن عبد اللہ بن مسعود

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

رضی اللہ عنہ قال التوبۃ معروضۃ علی ابن آدم ان قبلھا مالم یخرج احدی ثلاث مالم تطلع الشمس من مغربھا او تخرج الدابۃ او یخرج یاجوج وماجوج۔

رواہ الطبرانی۔

روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ آدم کے بیٹے کی توبہ اس وقت تک قبول کی جائے گی جب تک تین چیزیں نہ نکلیں۔

۱۔ سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا

۲۔ دابۃ الارض کا نکلنا۔

۳۔ یاجوج ماجوج کا نکلنا۔

اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الجزء العاشر صفحہ ۱۹۸

فَضْلُ تَقَرُّبِ الْاَوْلِیَاءِ

اولیاء اللہ کے تقرب کی فضیلت

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان فی بنی اسرائیل رجل قتل تسعۃ وتسعین انسانا ثم خرج یسأل فاتی راھبا فسالہ فقال لہ ھل توبۃ قال لا فقتلہ فجعل یسأل فقال لہ رجل ایت قریۃ کذا وکذا فادرکہ الموت فناء بصدرہ نحوھا فاختصمت فیہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنو اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے ۹۹ آدمی قتل کیے تھے۔ پھر وہ بنو اسرائیل میں سے یہ پوچھتا ہوا نکلا کہ اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے۔ یا نہیں وہ ایک عابد کے پاس پہنچا اور اس سے پوچھا کہ کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے عابد نے کہا نہیں اس نے عابد کو (بھی) مار ڈالا۔ اور پھر اسی طرح لوگوں سے پوچھا پھر ایک

ملائکۃ الرحمۃ و ملائکۃ
العذاب فاوحی اللہ الی ھذہ
ان تقربی واوحی الی ھذہ ان
تباعدنی وقال قیسوا
ما بینھما فوجد الی ھذہ
اقرب بشبر فغفر لہ۔

شخص نے اس سے کہا تو فلاں آبادی میں
جا اور نام و پتہ بتایا (چنانچہ وہ ادھر چل دیا)
راستہ میں اس کو معلوم ہوا کہ موت قریب ہے
(وہ آدھا راستہ طے کر چکا تھا موت کو
قریب پاکر) اس نے اپنا سینہ آبادی کی طرف
بڑھا دیا (یعنی جب موت نے اس کو آلیا
تو وہ لیٹ گیا اور سرک کر اپنے سینہ کو اس
آبادی کی طرف بڑھا لیا گویا اس نے آدھے
راستہ سے زیادہ طے کر لیا۔) موت کے
فرشتے جن میں رحمت کے فرشتے اور عذاب
کے فرشتے دونوں تھے۔ اس کی روح قبض
کرنے آئے اور دونوں میں جھگڑا ہوا
کہ کون اس کی روح قبض کرے (یعنی
رحمت کے فرشتے قبض کریں اس کی روح
یا عذاب کے فرشتے) خداوند تعالیٰ نے
اس بستی کو جدھر وہ توبہ کے ارادہ سے
جا رہا تھا حکم دیا کہ وہ میت کو اپنے سے
قریب کرے یا میت کے قریب ہو جائے
اور جس آبادی سے وہ چلا تھا اس کو حکم دیا
کہ وہ میت سے دور ہو جائے پھر خداوند تعالیٰ
نے جھگڑا کرنے والے فرشتوں سے کہا کہ

تم دونوں کا فاصلہ ناپو (چنانچہ وہ فاصلہ ناپا
گیا) ناپنے سے معلوم ہوا کہ جدھر وہ جا
رہا تھا ادھر کا فاصلہ ایک بالشت کم ہے
پس خدا نے اس کو بخش دیا۔

صحیح البخاری الجلد الاوّل صفحہ ۴۹۳

فَضْلُ تَقَرُّبِ الصَّالِحِيْنَ

نیک لوگوں کے تقرب کی فضیلت

عن ابن مسعود رضی اللہ
عنہ قال کانت قریتان احداھما
صالحۃ والاخری ظالمۃ فخرج
رجل من القریۃ الظالمۃ
یرید القریۃ الصالحۃ فاتاہ
الموت حیث شاء اللہ فاختصم
فیہ الملک والشیطان فقال
الشیطان واللہ ما عصانی قط
فقال الملک انہ خرج یرید
التوبۃ فقضی بینھما ان ینظر
الی ایھما اقرب فوجدوہ اقرب
الی قریۃ الصالحۃ بشبر فغفرلہ
قال معمر رضی اللہ عنہ وسمعت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے انہوں نے فرمایا دو بستیاں
تھیں۔ ان میں سے ایک نیک لوگوں کی
اور دوسری ظالم نافرمان لوگوں کی تھی۔ پھر
ظالم لوگوں کی بستی سے ایک شخص نیک لوگوں کی بستی میں جانے کے ارادے
سے نکلا تو جہاں اللہ تعالیٰ نے چاہا اُسے
موت آگئی۔ پھر فرشتہ (رحمت) اور شیطان
آپس میں جھگڑنے لگے۔ شیطان نے کہا کہ
اس نے میری کبھی نافرمانی نہیں کی۔ فرشتے
نے کہا یہ توبہ کے ارادے سے نکلا تھا۔
(کہ اسے موت آگئی) پھر دونوں کے درمیان
یہ فیصلہ ہوا کہ وہ جگہ کہ جہاں اسے موت
آئی ہے کس بستی سے قریب ہے تو

من یقول قرب اللہ الیہ القریۃ الصالحۃ۔

انہوں نے اسے نیک لوگوں کی بستی کے نزدیک بالشت بھر پایا پس اسے بخش دیا گیا۔

معمرؒ کہتے ہیں میں نے یہ کہتے ہوئے ایک شخص کو سُنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نیک لوگوں کی بستی کو اس کی طرف قریب کر دیا تھا۔

رواہ الطبرانی موقوفا۔

طبرانی نے اسے موقوفاً روایت کیا۔

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الجزء العاشر صفحہ ۲۱۳

اَللّٰہُ یَفْرَحُ بِتَوْبَۃِ الْعَبْدِ

بندے کی توبہ پر خدا خوش ہوتا ہے

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للہ اشد فرحا بتوبۃ عبدہ حین یتوب الیہ من احدکم کان علی راحلتہ بارض فلاۃ فانفلتت منہ وعلیھا طعامہ وشرابہ فأیس منھا فاتی شجرۃ فاضطجع فی ظلھا قد ایس من راحلتہ فبینما ھو کذلک

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بندہ اللہ سے توبہ کرتا ہے تو وہ اپنے بندہ کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے اس قدر خوش کہ اتنا خوش تم میں سے وہ شخص بھی نہ ہوگا جو اپنی سواری پہ ایک چٹیل میدان میں جا رہا ہو پھر وہ سواری گم ہو گئی ہے اور اس پہ اس کا کھانا اور پانی بھی ہو اور وہ دکافی تلاش اور تجسس

اذهو بها قائمة عنده فاخذ بخطامها ثم قال من شدة الفرح اللهم انت عبدی وانا ربك اخطأ من شدة الفرح۔

کے بعد) نا امید ہو کر ایک درخت کے پاس آیا ہو اور اس کے سایہ میں لیٹ گیا ہو پس وہ اسی حالت میں خاموش و غم زدہ پڑا ہو کہ اچانک اس کی سواری اس کے پاس آ کھڑی ہو اس نے اس کی رسی پکڑ لی ہو اور خوشی کی زیادتی کے سبب اس کے منہ سے یہ غلط الفاظ نکل گئے ہوں اے اللہ تو میرا بندہ اور میں تیرا پروردگار ہوں۔

الصحیح لمسلم الجلد الثانی صفحہ ۳۵۵

ثَلٰثَةٌ فِی الْجَنَّةِ

تین شخص جنتی ہیں

عن اسامة بن زيد رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم فی قول الله عزوجل فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخیرات قال کلهم فی الجنة۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت فمنهم ظالم لنفسه الخ یعنی جنہوں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہو اور جو میانہ روی اختیار کریں اور نیکی میں سبقت لے جانے والے ہوں کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ سب لوگ جنتی ہیں۔

رواه البیهقی فی کتاب

اسے بیہقی نے کتاب البعث والنشور

البعث والنشور۔ میں روایت کیا)

مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ٢٠٨

فَضْلُ خَوْفِ اللّٰہِ

اللہ کے سامنے کھڑے ہونیکا بیان

عن ابی الدرداء رضی اللّٰہ عنہ انہ سمع النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقص علی المنبر وھو یقول ولمن خاف مقام ربہ جنتٰن قلت وان زنی وان سرق یارسول اللّٰہ (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) فقال الثانیۃ ولمن خاف مقام ربہ جنتان . . . . فقلت الثانیۃ وان زنی وان سرق یارسول اللّٰہ (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) فقال الثالثۃ ولمن خاف مقام ربہ جنتان . . . . . فقلت الثالثۃ وان زنی وان سرق یارسول اللّٰہ (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) قال وان رغم انف ابی الدرداء۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر نصیحت فرماتے ہوئے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے کہ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ یعنی جو شخص کہ اپنے پروردگار کے روبرو کھڑا ہونے سے ڈرا (یعنی قیامت کے دن)، اس کو دو جنتیں ملیں گی میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو آپؐ نے دیرسن کسا پھر یہ آیت پڑھی وَلِمَنْ خاف مقام ربہ جنتٰن میں نے پھر پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو آپؐ نے پھر وہ آیت پڑھی وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ۔ میں نے تیسری مرتبہ پھر پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ اُس نے

زنا اور چوری کی ہو۔ آپ نے فرمایا اگرچہ ابودرداء (رضی اللہ عنہ) کی ناک خاک آلودہ ہو۔

مسند الامام احمد بن حنبل الجزء الرابع صفحہ ٤٤٢

صِقَلُ قَسْوَةِ الْقَلْبِ

شقاوت قلبی کی صفائی

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المؤمن اذا اذنب كانت نكتة سوداء فی قلبه فان تاب واستغفر صقل قلبه وان زاد زادت حتى تعلو قلبه فذلكم الران الذی ذكر الله تعالى كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے پھر جب وہ توبہ اور استغفار کرتا ہے تو اس کے دل کو صاف کر دیا جاتا ہے اور جب وہ زیادہ گناہ کرتا ہے تو وہ نقطہ بڑھ جاتا ہے یہاں تک کہ سارے دل پر چھا جاتا ہے پس یہ ہے وہ زنگ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں کیا ہے کلا بل ران علی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ الخ یعنی ہرگز نہیں بلکہ یہ ان کے دلوں پر زنگ ہے اس چیز کا جو وہ کرتے تھے یعنی گناہ

مسند الامام احمد بن حنبل الجزء الثانی صفحہ ٢٩٧

جامع الترمذی الجلد الثانی صفحہ ۱۶۸ و ۱۶۹

سنن ابن ماجۃ صفحہ ۳۱۳

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للقلوب صدًا کصدا الحدید وجلاؤھا الاستغفار۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دلوں کے لیے بھی زنگ ہوتا ہے جیسے لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے اور اس کا جلا (یعنی زنگ کا صاف کرنا) استغفار کرنا ہے۔

رواہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط۔

اسے طبرانی نے صغیر اور اوسط میں روایت کیا ہے۔

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الجزء العاشر

صفحہ ۲۰۷

مَا التَّوبَةُ؟

توبہ کیا ہے؟

عن عوف بن مالک رضی اللہ عنہ قال ما من ذنب الا انا اعرف توبتہ قیل وما توبتہ قال ان یترکہ ثم لا یعود۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جتنے گناہ ہیں میں سب کی توبہ جانتا ہوں۔ پوچھا گیا کہ اس کی توبہ کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ جس گناہ کو چھوڑ دے پھر اس گناہ کی طرف دوبارہ نہ لوٹے

رواہ الطبرانی۔

اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مجمع الزوائد و منبع الفوائد الجزء العاشر صفحہ ۲۰۰

بَابُ التَّوْبَةِ مَفْتُوْحٌ

توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے

عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم للجنة ثمانیة ابواب سبعة مغلقة وباب مفتوح للتوبة حتی تطلع الشمس من نحوه۔

رواه ابو یعلی والطبرانی باسناد جید۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں سے سات بند ہیں اور آٹھواں توبہ کے لیے کھلا ہوا ہے حتیٰ کہ سورج (مغرب) کی طرف سے طلوع ہو۔

اسے ابو یعلی اور طبرانی نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

الترغیب والترهیب الجلد الرابع صفحہ ۸۹

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ

گناہ سے توبہ کا بیان

عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم التائب من الذنب لمن لا ذنب له۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ سے توبہ کرنے والا شخص ایسا (پاک وصاف) ہو جاتا ہے جیسے کہ اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔

اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

مشکوۃ المصابیح صفحہ ۲۰۶

سنن ابن ماجۃ صفحہ ۳۱۳

فَضْلُ التَّوْبَةِ

توبہ کی فضیلت

عن الحارث بن سوید رضی اللہ عنه قال حدثنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنه حدیثین احدھما عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم والاخر عن نفسه قال ان المؤمن یری ذنوبه کأنه قاعد تحت جبل یخاف ان یقع علیه وان الفاجر یری ذنوبه کذباب مر علی انفه فقال به ھکذا ای بیدہ فذبه عنه ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول اللہ افرح بتوبة عبدہ المومن من رجل نزل فی الارض دویة مھلکة

حضرت حارث بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دو حدیثیں بیان کیں ایک تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسری اپنی طرف سے چنانچہ انہوں نے کہا کہ مومن اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے گویا کہ وہ ایک پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہوا ہے اور خوف زدہ ہے کہ پہاڑ اس پر نہ گرے اور فاجر و بدکار اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے گویا وہ مکھی ہے جو اس کی ناک پر اڑتی ہے پس اشارہ کیا اس طرح ہاتھ سے اور اڑا دیا مکھی کو۔ اس کے بعد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی نے کہا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ

معه راحلته عليها طعامه وشرابه فوضع راسه فنام نومه فاستيقظ وقد ذهبت راحلته فطلبها حتى اذا اشتد عليه الحر والعطش اوما شاء الله قال ارجع الى مكانى الذى كنت فيه فانام حتى اموت فوضع راسه على ساعده ليموت فاستيقظ فاذا راحلته عنده عليها زاده وشرابه فالله اشد فرحا بتوبة العبد المؤمن من هذا براحلته -

علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے مومن بندہ کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے یعنی اس شخص سے زیادہ خوش کہ جو ایک بے آب و گیاہ اور ہولناک جنگل میں جا رہا ہو اس کے ساتھ سواری بھی ہو اور سواری پر کھانا اور پانی ہو پس ایک جگہ وہ لیٹا اور کچھ سو گیا پھر جو آنکھ کھلی تو دیکھا کہ اس کی سواری غائب ہے وہ سواری کی تلاش میں نکلا اور جب سخت گرمی اور پیاس اور جو اذیتیں اللہ کو منظور تھیں ان میں گرفتار ہوا تو اس نے کہا اسی جگہ واپس چلوں جہاں پہلے تھا اور وہاں پہنچ کر سو رہوں یہاں تک کہ مجھ سے موت ہمکنار ہو چنانچہ اس نے اپنے بازو پر سر رکھ لیا اور موت کے انتظار میں لیٹ گیا پھر جو اس کی آنکھ کھلی تو دیکھا اس کی سواری اس کے پاس کھڑی ہے اور کھانا پانی بھی اس پر موجود ہے اس شخص کو کھانا اور سواری اور پانی پانے سے جس قدر خوشی ہوئی ہو گی اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ خوشی مومن بندہ کی توبہ سے ہوتی ہے ۔

الصحيح لمسلم الجلد الاوّل صفحه ٣٥٤

عن ابی قلابة رضی الله عنه قال ان الله تعالیٰ لما لعن ابليس سأله النظرة فانظره الی يوم الدين فقال وعزتك لا اخرج من قلب ابن آدم ما دام فيه الروح قال وعزتی لا احجب عنه التوبة ما دام فيه الروح۔

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس پر لعنت کی تو اس نے ڈھیل طلب کی اللہ تعالیٰ نے اُسے قیامت تک ڈھیل دے دی تو وہ بولا مجھے تیری عزت کی قسم میں آدم کی اولاد کے دل سے نہ نکلوں گا جب تک اس میں روح رہے گی اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے بھی میری عزّت کی قسم میں بھی اس کی توبہ کے درمیان رکاوٹ نہ ڈالوں گا جب تک اس میں جان رہی۔

اخرجه ابن ابی شيبة و ابن جرير والبيهقی۔

اسے ابن ابی شیبہ اور ابن جریر نے روایت کیا ہے۔

الدر المنثور الجلد الثانی صفحه ١٣٠

عن الحسن رضی الله عنه قال بلغنی ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال ان ابليس لما رأی آدم عليه السلام اجوف قال وعزتك لا اخرج من جوفه ما دام فيه الروح فقال الله تبارك وتعالیٰ وعزتی لا احول

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان ابلیس نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ اندر سے کھوکھلا ہے تو اس نے کہا کہ مجھے تیری عزّت کی قسم میں اس کے پیٹ سے اس وقت تک نہ نکلوں گا

بینه وبین التوبة ما دام الروح فیه۔

جب تک اس میں جان رہے گی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا مجھے میری عزت کی قسم میں (اپنے) بندے اور توبہ کے درمیان رکاوٹ نہ کروں گا جب تک اس میں جان رہیگی

اخرجه ابن جریر۔

اسے ابن جریر نے روایت کیا ہے۔

الدر المنثور الجلد الثانی صفحہ ۱۳۰

عن انس رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا تاب العبد انسی اللہ الحفظة ذنوبه وانسی ذالک جوارحه ومعالمه من الارض حتی یلقی اللہ ولیس علیه شاھد من اللہ بذنب۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب انسان توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین کو اس کے گناہ بھلا دیتا ہے اور اس کے ہاتھوں اور پاؤں اور زمین کے نشانات کو بھی اس کے گناہ بھلا دیتا حتیٰ کہ جب وہ خدا سے ملاقات کرے گا تو اس کے گناہوں پر کوئی گواہ پیش نہ ہو گا۔

اخرجه ابن عساکر۔

اسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

منتخب کنز العمال الی ھامش مسند الامام احمد ابن حنبل الجزء الثانی صفحہ ۲۴۵

عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم التائب من الذنب کمن لا ذنب له والمستغفر من

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں اور

الذنب وھو مقیم علیہ کالمستھزی بربہ ومن اذل مسلما کان علیہ من الذنوب مثل منابت النخل	گناہ سے معافی مانگنے والا حالاں کہ وہ گناہ پر قائم ہے ایسا ہے جیسے وہ اپنے رب سے مذاق کر رہا ہو اور جو کسی مسلمان کو ذلیل کرے اس پر اتنے گناہ ہوں گے جیسے کھجوروں کے پودے۔
اخرجہ البیھقی فی شعب الایمان۔	اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

منتخب کنز العمال الیٰ ھامش مسند الامام
ابن حنبل الجلد الثانی صفحہ ۲۴۵

عن عائشہ۔رضی اللہ عنہا قالت جاء حبیب بن الحرث رضی اللہ عنہ الیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ انی رجل مقراف قال فتب الی اللہ یا حبیب قال یارسول اللہ انی اتوب ثم اعود قال فکلما اذنبت فتب قال یارسول اللہ اذا تکثر ذنوبی قال عفو اللہ اکبر من ذنوبك یا حبیب ابن الحرث۔	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حبیب حارث کا بیٹا رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ میں گناہ گار آدمی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اے حبیب پھر تو اللہ کی طرف توبہ کر اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ میں توبہ کر کے پھر دوبارہ گناہ کرتا ہوں آپؐ نے فرمایا جب کبھی گناہ کرے تو پھر توبہ کر اس نے عرض کیا میرے گناہ زیادہ ہو جائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا اے حبیب خدا کی معافی تیرے گناہوں سے کہیں

زیادہ ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الجزء العاشر صفحہ ۲۰

عن ابی طویل شطب المدود رضی اللہ عنہ انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارایت من عمل الذنوب کلھا فلم یترک منھا شیئا وھو فی ذلک لم یترک حاجۃ ولا داجۃ الا اتاھا فھل لذلک من توبۃ قال فھل اسلمت قال فاما انا فاشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) قال تفعل الخیرات وتترک السیات فیجعلھن اللہ لک خیرات کلھن قال وغدراتی وفجراتی قال نعم قال اللہ اکبر فما زال یکبر حتی توارٰی۔

حضرت ابو طویل شطب الممدود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا میں نے تمام گناہوں کے اعمال پر نظر کی ہے تو گناہوں میں سے کوئی نفسانی خواہش، کوئی حاجت، کوئی بات ایسی نہیں چھوڑی جو نہ کی ہو تو کیا ان گناہوں کے لیے توبہ ہو سکتی ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تو اسلام لایا ہے۔ اُس نے کہا ضرور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ (یہ سُن کر) آپ نے فرمایا تو نیک اعمال بجا لا اور بُرے اعمال کو ترک کر تو اللہ تعالیٰ تیرے لیے تمام کی تمام نیکیاں کر دے گا اس نے عرض کیا اور میری بدعہدیاں اور بدکاریاں بھی۔ آپ نے فرمایا ہاں (وہ بھی نیکیوں میں شمار ہو جائیں گی) اس نے کہا اللہ اکبر وہ تکبیر کہتا رہا یہاں تک کہ نظروں

سے غائب ہو گیا۔

رواہ الطبرانی والبزار۔ اسے طبرانی اور بزار نے روایت کیا ہے۔

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الجزء العاشر صفحہ ۲۰۲

عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ قال ما من ذنب مما یعمل بین السماء والارض یتوب منہ العبد قبل ان یموت الا تاب اللہ علیہ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آسمان اور زمین کے درمیان جو گناہ ہوتے ہیں مرنے سے پہلے اگر بندہ ان سے توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

اخرجہ ابن المنذر اسے ابن منذر نے روایت کیا۔

الدر المنثور المجلد الثانی صفحہ ۱۳۱

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صوت عبد لھفان عبد اصاب ذنبا فکلما ذکر ذنبہ امتلأ قلبہ فرقا من اللہ فقال یارباہ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس شکستہ دل فریادی کی کیا اچھی آواز ہے کہ جب وہ کسی گناہ میں مبتلا ہوا پھر جب بھی اس نے اپنے گناہ کو یاد کیا تو اللہ تعالیٰ کے خوف سے بھر گیا اور (بے اختیار) اس نے کہا اے میرے پروردگار۔

اخرجہ الحکم وحلیۃ الاولیاء والدیلمی۔ اسے حکم اور حلیۃ الاولیاء اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

منتخب کنز العمال الی ھامش مسند الامام احمد
ابن حنبل الجزء الثانی صفحہ ۲۵۰

عن انس رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا تاب العبد من ذنوبه انسی اللہ عز وجل حفظته ذنوبه وانسی ذلک جوارحه ومعالمه من الارض حتی یلقی اللہ یوم القیامة ولیس علیه شاهد من اللہ بذنب۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین کو اس کے گناہ بھلا دیتا ہے اور اس کے اعضأ اور جس زمین پر گناہ کیے ہیں اس کے نشانات مٹا دیتا ہے حتیٰ کہ جب وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی گواہ گناہ لے کر پیش نہ ہو گا۔

رواہ الاصبھانی۔

اسے اصبھانی نے روایت کیا ہے

الترغیب والترھیب الجلد الرابع صفحہ ۹۴

عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنه قال قلت یارسول اللہ اوصنی ہ قال علیک بتقوی اللہ ما استطعت واذکر اللہ عند کل حجر و شجر وما عملت من سوء فاحدث له توبة السر بالسر والعلانیة

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے وصیت فرمائیے آپؐ نے فرمایا اللہ کے ڈر کو لازم پکڑ جتنی تجھ میں طاقت ہے اور ہر پتھر اور درخت کے پاس اللہ کا ذکر کر اور جو برا عمل کرے اس کے لیے نئے

بالعلانية۔

سرے سے توبہ کر پوشیدہ گناہ کیلیے پوشیدہ توبہ کر اور علانیہ گناہ کے لیے علانیہ توبہ کر۔

رواہ الطبرانی والبیہقی

اسے طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا۔

الترغیب والترھیب الجلد الرابع صفحہ ٩٤

عن الحسن رضی اللہ عنہ مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد لیذنب الذنب فیدخل بہ الجنۃ یکون نصب عینیہ تائبا فارا حتی یدخل بہ الجنۃ۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان گناہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ وہ جنت میں داخل ہوتا ہے جب کہ اس کا نظریہ گناہ سے توبہ اور کنارہ کشی ہو۔

اخرجہ ابن المبارک

اسے ابن مبارک نے روایت کیا ہے

منتخب کنز العمال الی ھامش مسند الامام احمد ابن حنبل الجزء الثانی صفحہ ٢٤٦

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو اخطأتم حتی تبلغ السماء ثم تبتم لتاب اللہ علیکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم گناہ کرو حتیٰ کہ گناہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تم توبہ کر لو تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول فرمالے گا۔

سنن ابن ماجۃ صفحہ ٣١٣

عن عبد اللہ بن مسعود

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ۔

روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں ۔

سنن ابن ماجۃ صفحہ ۳۱۳

عن شداد بن اوس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان التوبۃ تغسل الحوبۃ وان الحسنات یذھبن السیئات واذا ذکر العبد ربہ فی الرخاء انجاہ فی البلاء و ذلک ان اللہ تعالیٰ یقول لا اجمع لعبدی امنین ولا اجمع لہ خوفین ان ھو امننی فی الدنیا خافنی یوم اجمع فیہ عبادی وان ھو خافنی فی الدنیا امنتہ یوم اجمع فیہ عبادی فی حظیرۃ القدس فیدوم لہ امنہ ولا امحقہ فیمن امحق۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توبہ گناہ کو دھو ڈالتی ہے اور نیکیاں بدیوں کو ختم کر دیتی ہیں جب بندہ آسودہ حالی میں اپنے رب کو یاد کرتا ہے تو وہ اسے آزمائش میں کامیاب کرتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں اپنے بندے کیلئے دو امن اور دو خوف جمع نہ کروں گا۔ اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا مجھ سے اس دن ڈرے گا جس دن میں اپنے بندوں کو جمع کروں گا اور اگر وہ مجھ سے دنیا میں ڈرے گا میں اسے اس دن بے خوف کروں گا جس دن میں اپنے بندوں کو اپنے مقدس دربار میں جمع کروں گا اور اس کو ان لوگوں میں شامل کر کے ہلاک نہ کروں گا جن کو میں ہلاک کروں گا۔

اخوجه حلیة الاولیاء

اسے حلیۃ الاولیاء میں روایت کیا گیا ہے۔

منتخب کنز العمال الی هامش مسند الامام احمد

ابن حنبل الجلد الثانی صفحہ ۳۳۴/۳۵

عن ابی الجولان رضی الله عنه مرسلا قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لله افرح بتوبة التائب من الظمأن الوارد و من العقیم الوالد و من الضال الواجد فمن تاب الی الله توبة النصوحا انسی الله حافظیه وجوارحه و بقاع الارض کلها خطایاه و ذنوبه۔

حضرت ابو الجولان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے، جتنی کہ پیاسے کو پانی کے گھاٹ پر آجانے اور بے اولاد باپ کی اولاد مل جانے اور راہ گم کردہ کو راستہ مل جانے سے ہوتی ہے پس جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سچی خالص توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی محافظ فرشتوں اور اعضاء و جوارح اور زمین کے تمام خطوں سے خطائیں اور گناہ مٹا دیتے ہیں۔

ابو العباس بن ترکان الهمدانی فی کتاب التائبین۔

اسے ابو العباس بن ترکان ہمدانی نے کتاب التائبین میں روایت کیا ہے۔

منتخب کنز العمال الی هامش مسند الامام احمد

ابن حنبل الجزء الثانی صفحہ ۲۴۷

عن علی بن ابی طالب رضی قال

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے

قدم علينا اعرابی بعد ما دفنا رسول الله صلی الله عليه وسلم بثلاثة ايام فرمی بنفسه علی قبر النبی صلی الله عليه وسلم وحثا من ترابه علی راسه وقال يا رسول الله (صلی الله عليه وسلم) قلت فسمعنا قولك ووعيت عن الله فاوعينا عنك وكان فيما انزل الله عليك ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاءوك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحيما وقد ظلمت نفسی وجئتك تستغفر لی فنودی من القبر انه قد غفر لك

اخرجه المغنی۔

روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس ایک دیہاتی اس وقت آیا جب کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کر چکے تھے اور اس پر تین دن گذر گئے تھے۔ اس نے اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر گرا دیا اور اس کی مٹی اپنے سر پر ڈالی اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ارشادات فرمائے اور ہم نے آپ کے ارشادات سنے آپؐ نے اللہ سے حاصل کیا اور ہم نے آپؐ سے اور جو کچھ آپؐ پر نازل ہوا اس میں یہ آیت بھی ہے (اور اگر یہ لوگ جب کہ انہوں نے اپنے ساتھ زیادتی کر لی تھی آپکے پاس آجائے اور اللہ سے معافی مانگتا تو وہ اللہ تعالی کو لازما تواب اور رحیم پاتے) ایسے اپنی جان پر ظلم کیا اور آپکے پاس توبہ کیلیے حاضر ہوں پس قبر آواز آئی اللہ نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔

اسے مغنی نے روایت کیا۔

منتخب كنز العمال الی هامش مسند الامام احمد بن حنبل الجزء الثانی صفحه ۲۵۵

عن علی رضی الله عنه

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الفقراء اصدقاء الله و والمرضى احباء الله فمن مات على التوبة فله الجنة و توبوا ولا تیأسوا فان باب التوبة مفتوح من قبل المغرب لا يسد حتى تطلع الشمس منه۔

کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقراء اللہ کے دوست ہیں اور بیمار اللہ کے پیارے ہیں جو توبہ کرتے مر جائے اس کے لیے جنت ہے توبہ کرو اور مایوس نہ ہو جاؤ اس لیے کہ توبہ کا دروازہ اس وقت تک کھلا ہے جب تک کہ سورج مغرب سے نہ نکلے۔

اخرجه جعفر فی کتاب العروس والدیلمی۔

اسے جعفر نے کتاب العروس میں اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

منتخب کنز العمال الی هامش مسند الامام احمد ابن حنبل الجلد الثانی صفحه ۲۴۹

فَضْلُ النَّدَامَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ

ندامت اور استغفار کی فضیلت

عن ابی امامة رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان صاحب الشمال ليرفع القلم ست ساعات عن العبد المسلم المخطئ او المسئ فان ندم واستغفر منها القاها والا كتبت واحدة

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائیں طرف والا فرشتہ (جو برائیاں لکھنے پر مقرر ہے) خطا کار گنہ گار مسلمان بندے سے چھ گھڑیوں تک لکھنے سے قلم کو اٹھا لیتا ہے پھر اگر شرمندہ ہوا اور اس نے استغفار کر لیا تو وہ قلم رکھ دیتا ہے

ورنہ ایک گناہ لکھ لیتا ہے۔

رواہ الطبرانی۔

اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مجمع الزوائد و منبع الفوائد الجزء العاشر صفحہ ۲۰۷

اَلنِّدَامَةُ هُوَ التَّوْبَةُ

گناہ پر پشیمانی ہی توبہ ہے

عن حمید الطویل رضی اللہ عنہ قال قلت لانس بن مالک رضی اللہ عنہ أقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الندم توبة قال نعم۔

حضرت حمید طویل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کیا (گناہوں پر) پشیمان ہونا توبہ ہے انہوں نے فرمایا ہاں۔

رواہ ابن حبان۔

اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

الترغیب والترہیب الجلد الرابع صفحہ ۹۷

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشة (رضی اللہ عنہا) ان کنت الممت بذنب فاستغفری اللہ فان التوبة من الذنب الندامة والاستغفار۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیان کرتی ہیں کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (واقعۂ افک) کے موقعہ پر فرمایا اے عائشہؓ اگر تو کسی گناہ میں مبتلا ہو چکی ہے تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ کیونکہ گناہ سے توبہ پشیمان ہونا اور اللہ کریم سے بخشش مانگنا ہے۔

مسند الامام احمد بن حنبل الجلد السادس صفحہ ۱۹۶

كَفَّارَةُ الذَّنبِ

کفّارہ گناہ کا بیان

عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفارۃ الذنب الندامۃ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (گناہ پر) پشیمان ہونا گناہ کا کفّارہ ہے۔

مسند الامام احمد بن حنبل الجزء الاوّل صفحہ ۲۸۹

عن ابی سعید رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الندم توبۃ والتائب من الذنب کمن لا ذنب لہ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (گناہ پر) پشیمان ہونا توبہ ہے اور گناہ کی توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ نہیں کیا۔

رواہ الطبرانی۔

اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الجزء العاشر صفحہ ۱۹۹

حُزْنُ الْعَبْدِ عَلَى الذَّنبِ

بندے کا گناہ پر غمگین ہونا!

عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے

علیه وسلم ان العبد لیذنب ذنبا فاذا ذکرہ احزنه ما صنع فاذا نظر الله الیه احزنه ما صنع غفر له ۔	فرمایا تحقیق بندہ گناہ کرتا ہے، پھر جب اس کو وہ یاد کرتا ہے تو گناہ اسے غم میں ڈالتا ہے، جب اللہ اسے دیکھتا ہے کہ (بندہ) اپنے گناہوں پر غمگین ہے تو اللہ سبحانہ اسے معاف کر دیتا ہے۔
رواہ الطبرانی ۔	اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الجزء العاشر صفحہ ۱۹۹

عن ابن عباس رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم قال النادم ینتظر التوبة و المعجب ینتظر المقت ۔	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا ندامت اٹھانے والا توبہ (کی قبولیت) کا منتظر ہوتا ہے اور گناہ پسند کرنے والا عذاب کا منتظر ہوتا ہے۔
رواہ الطبرانی ۔	اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مجمع الزوائد و منبع الفوائد الجلد العاشر

صفحہ ۱۹۹

مَنْ نَدِمَ غَفَرَ اللهُ لَهٗ

جو شخص گناہ پر پشیمان ہو اللہ اس کو معاف کرے گا

عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وسلم من اصاب ذنبا فندم غفر
الله عزوجل له ذلک الذنب
من قبل ان یستغفرہ ومن انعم
الله علیه نعمة فعلم انها من
الله کتب الله له شکرها من
قبل ان یحمدہ علیها ومن کساہ
الله ثوبا فعلم ان الله هو
الذی کساہ لم یبلغ الثوب
رکبتیه حتی یغفر له۔

ارشاد فرمایا جو شخص کسی گناہ میں مبتلا ہوا اس
کے بعد (دل میں) نادم ہو تو اللہ تعالیٰ اس
کا یہ گناہ اس کے استغفار کرنے سے پہلے
ہی بخش دیتا ہے۔ اور جس شخص پر اللہ تعالیٰ
کسی نعمت کا انعام فرمائے وہ اسے اللہ تعالیٰ
کی طرف سے یقین کرے تو اس سے پہلے
کہ وہ اس کی حمد بیان کرے اللہ تعالیٰ اس
کے لیے شکر ادا کرنا لکھ لیتا ہے اور جس
شخص کو اللہ تعالیٰ لباس پہنائے پھر وہ
یقین کرے کہ بیشک اللہ وہی ہے جس نے
اسے لباس پہنایا ہے تو لباس اس کے
گھٹنوں تک (ابھی) نہیں پہنچا ہوتا کہ اللہ تعالیٰ
اسے بخش دیتے ہیں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الجزء العاشر صفحہ ۱۹۹

اَللَّمَمُ
چھوٹے گناہ

عن ابن عباس رضی الله
عنهما الذین تجتنبون کبائر
الاثم والفواحش الا اللمم
قال رسول الله صلی الله علیه

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ سبحانہ
کے اس قول والذین یجتنبون کبائر
الاثم کے متعلق روایت ہے کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

وسلم ان تغفر اللهم تغفر جمًا وای عبد لک لا الما

اے اللہ اگر تو بخشے تو دل کھول کر تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے اور تیرا کون سا بندہ چھوٹا گناہ نہیں کرتا۔

جامع الترمذی الجلد الثانی صفحہ ۱۶۱

فَضلُ مَغفِرَةِ اللهِ

اللہ تعالیٰ کی بخشش کی فضیلت

عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم قال قال ربکم تبارک و تعالیٰ لو ان عبدی استقبلنی بقراب الارض ذنوبا لا یشرک بی شیئا استقبلتہ بقرابھا مغفرۃ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں تمہارا رب تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے اگر میرا بندہ مجھے اس حال میں ملے کہ اس کے گناہوں سے زمین بھری ہو اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو میں اس کے پاس زمین بھری ہوئی بخشش لیکر آؤں گا

رواہ الطبرانی۔

اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الجزء العاشر صفحہ ۲۱۶

اِنَّ اللهَ قَادِرٌ عَلٰی مَغفِرَةِ الذُّنُوبِ

اللہ تعالیٰ گناہوں کے معاف کرنے پر قادر ہے

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال قال الله تعالیٰ من علم انی ذوقدرة علی مغفرة الذنوب غفرت له ولا ابالی مالم یشرك بی شیئا۔

ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ فرماتا ہے جس شخص نے اس بات کو جان لیا کہ میں گناہوں کو بخشنے کی پوری قدرت رکھتا ہوں تو میں اس کو بخش دوں گا جب تک کہ وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔

رواه فی شرح السنة۔

اسے شرح السنة میں روایت کیا گیا۔

مشکوة المصابیح صفحہ ۲۰٤

اِستِغفَارُ الوَلَدِ لِوَالِدِہٖ

بچّے کا باپ کے لیے معافی مانگنا

عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یتبع الرجل یوم القیامة من الحسنات امثال الجبال فیقول انی هذا فیقال باستغفار ولدك لك۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن انسان کے پیچھے پہاڑوں کی مانند نیکیاں ہوں گی وہ کہے گا یہ نیکیاں کہاں سے آگئیں، اسے کہا جائے گا یہ تیرے بچّے کی تیرے لیے استغفار کی وجہ سے ہیں۔

رواه الطبرانی فی الاوسط

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے۔

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الجزء العاشر صفحہ ۲۱۰

هَدِيَّةُ الْاَحْيَاءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ

زندہ لوگوں کا مردوں کو تحفہ

عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما المیت فی القبر الا کالغرق المتغوث ینتظر دعوۃ تلحقہ من اب او ام او اخ او صدیق فاذا الحقتہ کان احب الیہ من الدنیا وما فیھا وان اللہ تعالٰی لیدخل علی اھل القبور من دعاء اھل الارض امثال الجبال وان ھدیۃ الاحیاء الی الاموات الاستغفار لھم۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔

مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۲۰۶

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر میں مردہ کی حالت ایسی ہوتی ہے جیسی کہ ڈوبنے والے شخص کی ہوتی ہے وہ ہر وقت اپنے متعلقین یعنی باپ ماں بھائی یا دوست کی دعا کا منتظر رہتا ہے اور جس وقت اس کو دُعا پہنچتی ہے تو وہ اس کے نزدیک دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ عزیز ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ قبر والوں کو دنیا والوں کی دُعا کا اتنا بڑا ثواب پہنچاتا ہے جیسا پہاڑ اور زندوں کی طرف سے مردوں کے لیے بہترین ہدیہ استغفار ہے۔

اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

طُوبٰی لِلمُستَغفِرِینَ

معافی مانگنے والوں کے لیے خوش خبری

عن عبد الله بن بسر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم طوبیٰ لمن وجد فی صحیفته استغفارا کثیرًا۔

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوش خبری ہے اس شخص کیلیے جس کے نامۂ اعمال میں کثرت سے استغفار پائی جائے۔

سنن ابن ماجۃ صفحہ ۲۷۱

فَضلُ المُستَغفِرِینَ کَثِیرًا

زیادہ استغفار کرنے کی فضیلت

عن الزبیر رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من احب ان تسره صحیفته فلیکثر فیها من الاستغفار

رواہ الطبرانی۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بیشک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو یہ بات محبوب ہے کہ اسے اپنے نامۂ اعمال سے خوشی ہو تو وہ اس میں استغفار کثرت سے کرے

اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مجمع الزوائد و منبع الفوائد الجزء العاشر صفحہ ۲۰۸

فَضۡلُ الۡمُفۡتَتِن

گناہوں میں مبتلا ہونے والے کی فضیلت

عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب العبد المؤمن المفتن التواب۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے مومن بندہ کو بہت دوست رکھتا ہے جو بہت سے گناہوں میں مبتلا ہوتا اور بہت توبہ کرتا ہے

مسند الامام احمد بن حنبل الجلد الاوّل صفحہ ۸۰

لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَةِ اللّٰهِ

اللہ کی رحمت سے بے امید مت ہو

عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما احب ان لی الدنیا بھذہ الآیة یٰعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمة اللہ فقال رجل فمن اشرك فسکت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال الا ومن اشرك ثلاث

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ میں اس آیت کے مقابلہ میں اپنے لیے دنیا کو پسند نہیں کرتا یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا . . . . الخ ایک شخص نے عرض کیا جس نے شرک کیا (کیا وہ بھی اس آیت کے موافق بخشا جائے گا) آپ نے جواب نہیں دیا اور پھر

مرات۔ کچھ توقف کے بعد فرمایا خبردار ہو وہ شخص بھی جس نے شرک کیا تین مرتبہ آپ نے یہی الفاظ فرمائے۔

مسند الامام احمد بن حنبل الجزء الخامس صفحہ ۲۷۵

عن اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ولا يبالی۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ آیت پڑھتے سنا یا عبادی الذین الخ یعنی اے میرے بندو جنہوں نے (گناہ کرکے) اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو اس لیے کہ خداوند تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور پرواہ نہیں کرتا

مسند الامام احمد بن حنبل الجزء الرابع صفحہ ۴۵۴

جامع الترمذی الجلد الثانی صفحہ ۱۵۶

فَضْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْاِسْتِغْفَارِ

لا الٰہ الا اللہ اور استغفار کی فضیلت کا بیان

عن ابی بکر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علیکم بلا الٰہ الا اللہ والاستغفار فان ابلیس اھلکت

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم لا الٰہ الا اللہ اور استغفار کو لازم پکڑو کیوں کہ شیطان کہتا ہے میں نے

الناس بالذنوب فاهلكوني بلا اله الا الله والاستغفار فلما رأيت ذلك اهلكتهم بالاهواء وهم يحسبون انهم مهتدون

لوگوں کو گناہوں کے ساتھ ہلاک کیا تو وہ مجھے لا الٰہ الا اللہ اور استغفار کے ذریعہ ہلاک کرتے ہیں۔ جب میں نے یہ بات دیکھی تو میں ان کو نفسانی خواہشات کے ذریعہ ہلاکت میں ڈالتا ہوں اور وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔

رواہ ابویعلی۔

اسے ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الجزء العاشر صفحہ ۲۰۷

فَضْلُ مَنْ اَحْسَنَ فِيْمَا بَقِيَ

اگلی زندگی میں نیکی کرنے کی فضیلت

عن ابی ذر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احسن فيما بقى غفر له ما مضى ومن اساء فيما بقى اخذ بما مضى وبما بقى۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بقیہ زندگی نیکی کے ساتھ بسر کرے گذشتہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں اور جو شخص بقیہ زندگی بُرائی میں بسر کرے تو اس کے اگلے پچھلے سب گناہوں پر اس کی گرفت ہو گی۔

رواہ الطبرانی۔

اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الجزء العاشر صفحہ ۲۰۲

وُسْعَةُ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ

ندامت اور رحمت کی وُسعت

عن ابن عباس رضی اللّٰه عنهما قال قالت قريش للنبی صلی اللّٰه علیه وسلم ادع لنا ربك يجعل لنا الصفا ذهبا فان اصبح ذهبا اتبعناك فدعا ربه فاتاه جبريل علیه السلام فقال ان ربك يقرئك السلام و يقول لك ان شئت اصبح لهم الصفاء ذهبا فمن كفر منهم عذبته عذابا لا اعذبه احدا من العالمين و ان شئت فتحت لهم باب التوبة والرحمة قال بل التوبة و الرحمة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (مکہ) کے قریش نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ آپ اپنے رب کو پکاریں کہ وہ ہمارے لیے صفا پہاڑ کو سونا کردے اگر وہ صبح سونا ہو جائے تو ہم آپ کی پیروی کریں گے۔ آپ نے اپنے رب سے دُعا کی تو آپ کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کی کہ آپ کا پروردگار آپ کو سلام کہتا ہے اور ساتھ ہی یہ بات بھی کہتا ہے اگر میں چاہوں تو صبح صفا کو ان کے لیے سونا کردوں پھر اگر وہ کفر کریں گے تو میں ان کو وہ عذاب دوں گا کہ کسی کو اتنا عذاب نہ دیا ہو گا۔ اور اگر آپ چاہتے ہیں تو میں ان کے لیے توبہ اور رحمت کا دروازہ کھول دوں آپ نے عرض کی کہ آپ ان کے لیے توبہ اور رحمت کا دروازہ کھول دیں۔

رواہ الطبرانی۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الجزء العاشر صفحہ ۱۹۶

اَلشِّرْکُ لَا یُغْفَرُ

شرک ناقابلِ معافی گناہ ہے

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال کنا تمسک عن الاستغفار لاھل الکبائر حتی سمعنا نبینا صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء وقال اخرت شفاعتی لاھل الکبائر یوم القیمۃ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں ہم کبیرہ گناہ کے مرتکب لوگوں کے لیے بخشش کی دعا سے رُک جاتے تھے حتیٰ کہ ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اللہ تعالیٰ نہیں بخشے گا یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے علاوہ جس کو چاہے بخش دے فرمایا میں نے بڑے گنہ گاروں کی شفاعت کو قیامت کے دن پسند فرمایا۔

رواہ البزار۔ اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الجزء العاشر صفحہ ۲۱۰

تَوْبَۃُ الْمُشْرِکِ

مشرک کی توبہ کا بیان

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وسلم ان الله تعالیٰ لیغفر لعبدہ ما لم یقع الحجاب قالوا یا رسول الله وما الحجاب قال ان تموت النفس وھی مشرکة

اللہ تبارک و تعالیٰ بخشتا ہے اپنے بندے کے گناہوں کو جب تک بندہ کے اور رحمتِ حق کے درمیان پردہ حائل نہ ہو حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پردہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا یہ کہ آدمی شرک کی حالت میں مرے۔

رواہ البیھقی فی کتاب البعث والنشور۔

اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ٢٠٦

فَصْلُ التَّوحِيْدِ

توحید کے فضائل

عن ابی ذر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من لقی الله لا یعدل به شیئا فی الدنیا ثم کان علیه مثل جبال ذنوب غفر الله له۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ سبحانہ، سے اس حال میں ملے کہ اس کے برابر کسی کو نہ مانتا ہو (یعنی شرک نہ کرتا ہو) تو اگر اس کے اوپر پہاڑ کے برابر بھی گناہ ہوں گے تو اللہ سبحانہ، ان کو بخش دے گا۔

رواہ البیھقی فی کتاب

اس کو بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں

البعث والنشور۔ روایت کیا ہے۔

مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۲۰۶

وَعْدُ اللّٰہِ لِلثَّوَابِ

ثواب کی بابت اللہ کا وعدہ

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وعدہ اللہ تعالیٰ علی عمل ثوابا فھو منجزلہ ومن وعدہ اللہ علی عمل عقابا فھو منہ بالخیار۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عمل پر اللہ تعالیٰ نے ثواب دینے کا وعدہ فرمایا ہے وہ اس کو ضرور پورا فرمائیگا اور جس عمل پر اللہ نے سزا کا وعدہ فرمایا ہے اس میں اسے اختیار ہے (یعنی معاف کردے یا سزا دے)

رواہ ابو یعلی والطبرانی فی الاوسط۔

اسے ابو یعلی اور طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے۔

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الجزء العاشر صفحہ ۲۱۱

فَضْلُ الْاِنَابَۃِ اِلَی اللّٰہِ

اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے کی فضیلت

عن جابر رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سعادۃ المرء

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ انسان کی نیک بختی

ان يطول عمره و يرزقه الله الانابة ۔

میں سے یہ بات بھی ہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اس کو اللہ تعالیٰ اپنی طرف جھکنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

المستدرک للحاکم الجزء الرابع صفحہ ٢٤٠

فَضْلُ الْكَفِّ عَنِ الذُّنُوبِ

گناہوں سے بچنے کی فضیلت

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یسبق الدائب المجتهد فلیکف عن الذنوب۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو یہ بات اچھی لگے کہ بندگی میں تھکنے والے سے بڑھ جائے اس کو چاہیے کہ وہ گناہوں سے رُک جائے ۔

رواہ ابو یعلی ۔

اسے ابو یعلی نے روایت کیا ہے ۔

الترغیب والترھیب الجلد الرابع صفحہ ٩٠

سَعَادَةُ الْمُؤْمِنِ

مومن کی نیک بختی

عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن واہ راقع فسعید من هلك على رقعه۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن بھولا بھالا زخم خوردہ ہوتا ہے پھر ان میں سے وہ نیک نصیب ہے جو

زخم خوردہ حالت میں وفات پا جائے۔

رواہ البزار والطبرانی فی الصغیر والاوسط۔

اسے بزار نے اور طبرانی نے صغیر اور اوسط میں روایت کیا ہے۔

الترغیب والترغیب الجلد الرابع صفحہ ۹۰

مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ

جس نے معافی مانگ لی اس نے گناہوں پر ضد نہ کی

عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اصرّ من استغفر وان عاد فی الیوم سبعین مرّۃ۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ہر گناہ پر استغفار کی اس نے گناہ پر اصرار نہیں کیا یعنی ہمیشہ اس گناہ کو نہیں کیا اگرچہ اس نے دن میں ستر بار اس گناہ کو کیا ہو۔

جامع الترمذی الجلد الثانی صفحہ ۱۹۵

فَضْلُ التَّوَّابِيْنَ

توبہ کرنے والوں کی فضیلت

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بنی اٰدم خطاء وخیر الخطائین التوابون۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر انسان خطا کار ہے (یعنی گناہ کرتا ہے) اور بہترین گناہ گار یا خطا کار وہ ہیں جو توبہ

کرتے ہیں۔

جامع الترمذی الجلد الثانی صفحہ ۷۳

سنن ابن ماجۃ صفحہ ۳۱۳

اَلِاسْتِتَارُ عَلَى الذُّنُوْبِ

گناہوں پر پردہ ڈالنا

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجتنبوا ھذہ القاذورات التی نھی اللہ عنھا فمن الم بشیٔ منھا فلیستتر بستر اللہ ولیتب الی اللہ فانہ من یبد لنا صفحتہ نقم علیہ کتاب اللہ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان گندے گناہوں سے بچو جن سے اللہ نے روکا ہے اور جو شخص ان گناہوں میں سے کسی میں پھنس گیا وہ ان پر پردہ ڈالے اللہ اس پر پردہ ڈالے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرے پھر جس شخص کے گناہ ہم پر آشکارا ہو گئے ہم اس پر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی حد جاری کریں گے۔

اخرجہ المستدرک للحاکم والبیھقی فی السنن

اسے حاکم نے مستدرک میں اور بیہقی نے سنن میں روایت کیا ہے۔

منتخب کنز العمال الیٰ ھامش مسند الامام احمد بن حنبل الجلد الثانی صفحہ ۲۴۵

مَثَلُ الْاِیمَانِ
ایمان کی مثال

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل المؤمن و مثل الایمان کمثل الفرس فی اخیتہ یجول ثم یرجع الی اخیتہ وان المؤمن یسھو ثم یرجع فاطعموا طعامکم الاتقیاء واولوا معروفکم المؤمنین۔

رواہ ابن حبان۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ایمان والے اور ایمان کی مثال گھوڑے کی سی ہے جو اپنے کھونٹے کے اردگرد گھومتا ہے پھر وہ اپنے کھونٹے کے پاس آجاتا ہے اور ایمان والا بھی بھول جاتا ہے پھر رجوع کرتا ہے پھر تم اپنا کھانا پرہیزگار لوگوں کو کھلاؤ اور اپنے نیک کاموں سے ایمان والوں کا بھلا کرو اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

الترغیب والترھیب الجلد الرابع صفحہ ۹۰

مَنِ الْمَجْنُوْنُ؟
دیوانہ کون ہے؟

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجماعۃ فقال ما ھذہ الجماعۃ قالوا مجنون قال لیس

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک گروہ کے پاس سے گذرے آپ نے فرمایا یہ اجتماع کیسا ہے؟ انہوں نے عرض

بالمجنون ولكنه مصاب انما المجنون المقيم على معصية الله

کیا کہ ایک دیوانہ ہے۔ آپ نے فرمایا وہ دیوانہ نہیں بلکہ بیمار ہے۔ دیوانہ تو وہ ہے جو اللہ کی نافرمانی پر قائم ہے۔

اخرجه ابن عساکر۔

اسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

منتخب کنز العمال الی هامش مسند الامام احمد

ابن حنبل الجزء الثانی صفحہ ۳۵۳

فَضْلُ الْاِسْتِغْفَارِ

استغفار کی فضیلت

عن ابی ذر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فیما یروی عن الله تبارک وتعالی انه قال یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلته بینکم محرما فلا تظالموا یا عبادی کلکم ضال الا من هدیته فاستهدونی اهدکم یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمته فاستطعمونی اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوته فاستکسونی اکسکم

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان حدیثوں کے سلسلہ میں جو آپ روایت کرتے تھے خداوند بزرگ و برتر سے کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! میں نے اپنے نفس پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور تمہارے درمیان بھی ظلم کو حرام کیا ہے، پس تم آپس میں ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو تم سب کے سب گمراہ ہو مگر وہ شخص راہ راست پر ہے جس کو میں نے ہدایت دی۔ پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تم کو ہدایت دوں گا اے میرے

بندو تم سب کے سب بھوکے ہو مگر وہ شخص
جس کو میں کھلاؤں پس تم مجھ سے کھانا مانگو
میں تم کو کھانا دوں گا۔ اے میرے بندو!
تم سب کے سب ننگے ہو مگر وہ شخص
جس کو میں نے پہننے کے لیے دیا پس
مجھ سے لباس مانگو میں تم کو پہناؤں گا۔
اے میرے بندو تم اکثر خطائیں کرتے ہو
رات اور دن میں اور میں تمہارے سارے
گناہ بخشتا ہوں پس بخشش مانگو تم مجھ
سے میں تم کو بخش دوں گا۔ اے میرے بندو
تم اگر گناہ کر کے مجھ کو ضرر پہنچانا چاہو گے
تو ہرگز ضرر نہ پہنچا سکو گے اور نیک کام
کر کے فائدہ پہنچانا چاہو گے تو ہرگز نفع
نہ پہنچا سکو گے یعنی تمہارے گناہ کرنے
اور اطاعت گذار بننے سے مجھ کو کوئی
فائدہ اور ضرر نہ پہنچے گا۔ اے میرے بندو
اگر تمہارے اگلے اور تمہارے پچھلے اور
انسان تمہارے اور جنّ تمہارے ایک نہایت
پرہیزگار شخص کی مانند ہو جائیں (جیسے
حضرت عیسیٰؑ) تو میری ملکیت میں اس سے
کچھ بھی زیادتی نہ ہوگی۔ اے میرے بندو!

یا عبادی انکم تخطئون باللیل و
النهار وانا اغفر الذنوب جمیعا
فاستغفرونی اغفر لکم یا عبادی
انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی
ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی یا عبادی
لو ان اولکم واخرکم وانسکم
وجنکم کانوا علی اتقی قلب
رجل واحد منکم ما زاد
ذلک فی ملکی شیئا یا عبادی لو
ان اولکم واخرکم وانسکم
وجنکم کانوا علی افجر قلب
رجل واحد منکم ما نقص
ذلک من ملکی شیئا یا
عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم
وجنکم قاموا فی صعید واحد
فسألونی فاعطیت کل انسان
مسألته ما نقص ذلک مما
عندی الا کما ینقص المخیط
اذا ادخل البحر یا عبادی انما
هی اعمالکم احصیها علیکم
ثم اوفیکم ایاها ومن وجد

خیرا فلیحمد اللہ ومن وجد
غیر ذلک فلا یلومن الا نفسہ

اگر تمہارے اگلے اور تمہارے پچھلے اور
تمہارے انسان اور تمہارے جن ایک نہایت
بدتر اور فاجر شخص کی مانند ہوجائیں (جیسے
شیطان) تو میری ملکیت میں اس سے کچھ بھی
کمی نہ ہوگی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے
اگلے اور تمہارے پچھلے اور تمہارے انسان
اور تمہارے جن سب کے سب ایک جگہ کھڑے
ہوں پھر مجھ سے مانگیں اور میں ہر انسان کو
اس کے موافق دوں تو میرا یہ دینا اس چیز
میں سے جو میرے پاس ہے اتنا بھی کم
نہ کرے جتنا کہ ایک سوئی دریا میں گر کر اس
کے پانی کو کم کرتی ہے۔ اے میرے بندو
میں تمہارے اعمال کو یاد رکھتا ہوں اور
لکھتا ہوں اور میں تم کو ان کا پورا بدلہ دوں گا
پس جو شخص پائے بھلائی اس کو خدا کی تعریف
کرنی چاہیے اور جو شخص بھلائی کے سوا دوسری
چیز پائے یعنی برائی پس ملامت کرے
اپنے نفس کو کیونکہ یہ اسی کا فعل ہے۔

الصحیح لمسلم الجلد الثانی صفحہ ۳۱۹

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے

وسلم والذی نفسی بیدہ لو لم تذنبوا لذھب اللہ بکم ولجاء بقوم یذنبون فیستغفرون اللہ فیغفر لھم۔

فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ سبحانہٗ تم کو ختم کر دے اور تمہاری جگہ ایک ایسی قوم کو لائے جو گناہ کرے اور اللہ سے مغفرت چاہے اور پھر اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو بخش دے (اس سے مقصود گناہ کی ترغیب نہیں ہے بلکہ اپنی شانِ مغفرت کا اظہار مقصود ہے)۔

الصحیح لمسلم الجلد الثانی صفحہ ۳۵۵

عن ابی موسی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبسط یدہ باللیل لیتوب مسیٔ النھار ویبسط یدہ بالنھار لیتوب مسیٔ النھار حتی تطلع الشمس من مغربھا

حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ دراز کرتا ہے تاکہ دن کا گناہ کرنے والا توبہ کرے اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کے وقت گناہ کرنے والا توبہ کرے (اور وہ اس توبہ کو قبول کرے اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا) جب تک کہ آفتاب مغرب کی جانب سے نکلے یعنی قیامت تک۔

الصحیح لمسلم الجلد الثانی صفحہ ۳۵۸

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وسلم قال الله تعالیٰ یا ابن اٰدم
انك ما دعوتنی و رجوتنی غفرت
لك علی ما کان فیك ولا ابالی
یا ابن اٰدم لو بلغت ذنوبك
عنان السماء ثم استغفرتنی
غفرت لك ولا ابالی یا ابن
اٰدم انك لو لقیتنی بقراب
الارض خطایا ثم لقیتنی لا
تشرك بی شیئا لاتیتك
بقرابها مغفرۃ۔

فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اے
آدم کے بیٹے جب تک تو مجھ سے دعا کرتا
رہے گا اور مجھ سے امید رکھے گا (یعنی مجھ سے
مانگتا رہے گا اور بخشش کی امید رکھے گا)
میں بخشوں گا تجھ کو خواہ تو نے کتنا ہی برا کام
کیا ہو اور مجھ کو اس کی پرواہ نہیں ہے (یعنی
تیرا بخشنا میرے نزدیک کوئی بڑی بات
نہیں ہے) اے آدم کے بیٹے اگر تیرے
گناہ آسمان تک بھی پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے
معافی مانگے اور بخشش چاہے تو میں تجھ کو
بخشش دوں گا اور مجھ کو اس کی پرواہ نہ
ہوگی۔ اے آدم کے بیٹے اگر تو مجھ سے
اس حال میں ملے کہ تیرے گناہوں سے
زمین بھری ہو اور میرے ساتھ تو کسی کو شریک
نہ کرتا ہو تو میں تیرے پاس زمین بھری ہوئی
بخشش لے کر آؤں گا۔

جامع الترمذی الجلد الثانی صفحہ ۱۹۳

عن ابی ذر رضی الله عنه
قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم یقول الله تعالیٰ یا عبادی
کلکم ضال الا من هدیت

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے تم سب
کے سب گمراہ ہو مگر وہ شخص (راہ راست

فاسئلونی الهدی اهدکم
وکلکم فقراء الا من اغنیت
فاسئلونی ارزقکم وکلکم
مذنب الا من عافیت فمن
علم منکم انی ذوقدرة علی
المغفرة فاستغفرنی غفرت له
ولاابالی ولوان اولکم واخرکم
وحیکم ومیتکم ورطبکم
ویابسکم اجتمعوا علی اتقی
قلب عبد من عبادی مازاد
ذلک فی ملکی جناح بعوضة
ولوان اولکم واخرکم
وحیکم ومیتکم و
رطبکم ویابسکم اجتمعوا
علی اشقی قلب عبد من عبادی
مانقص ذلک من ملکی
جناح بعوضة ولوان اولکم
واخرکم وحیکم ومیتکم
ورطبکم ویابسکم اجتمعوا
فی صعید واحد فسال کل انسان
منکم مابلغت امنیته فاعطیت

پر ہے) جس کو میں نے ہدایت دی پس
مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تم کو ہدایت
دوں گا تم سب کے سب فقیر و محتاج ہو مگر وہ
شخص جس کو میں نے مال دار کیا پس طلب کرو
تم مجھ سے رزق میں تم کو دوں گا تم سب کے
سب گناہ گار ہو مگر وہ شخص جس کو میں نے
گناہ سے بچایا پس تم میں سے جس نے اس
بات کو جان لیا کہ میں معاف کر دینے کی
پوری قدرت رکھتا ہوں اور پھر مجھ سے معافی
کا خواستگار ہوا تو میں اس کو بخش دوں گا
اور مجھ کو اس کی ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں اور
اگر تمہارے اگلے اور تمہارے پچھلے اور تمہارے
زندہ اور تمہارے مردہ اور تمہارے تر اور
تمہارے خشک (یعنی جوان اور بوڑھے)
یعنی ساری مخلوقات میرے ایک بہت
متقی دل بندے کی مانند (یعنی حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم) ہو جائیں تو اس سے میری
ملکیت میں مچھر کے بازو کے برابر بھی زیادتی
نہ ہوگی اور اگر تمہارے اگلے پچھلے تمہارے
زندہ اور مردہ اور تمہارے تر خشک سب کے
سب میرے ایک بدترین دل بندے

كل سائل منكم ما نقص ذلك من ملكي الا كما لو ان احدكم مر بالبحر فغمس فيه ابرة ثم رفعها ذلك باني جواد ماجد افعل ما اريد عطائي كلام وعذابي كلام انما امري لشئ اذا اردت ان اقول له كن فيكون۔

(یعنی شیطان) کے مانند ہو جائیں تو اس سے میری ملکیت میں مچھر کے بازو کے برابر بھی کمی نہ ہو گی اور اگر تمہارے اگلے پچھلے تمہارے زندے اور مردے اور تمہارے تر اور خشک سب کے سب ایک جگہ جمع ہو جائیں اور تم میں سے ہر شخص مجھ سے (جو اس کا جی چاہے) مانگے پس میں ہر ایک مانگنے والے کو اس کی خواہش کے مطابق عطا کر دوں تو اس سے میری ملکیت میں اتنی ہی کمی ہو گی جتنی کہ سوئی کو پانی میں ڈبو کر اٹھا لینے سے سمندر کے پانی میں کمی ہو جاتی ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ میں بہت سخی ہوں بہت دینے والا ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں میرا دینا صرف حکم کرنا ہے اور جب میں کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو صرف کہہ دیتا ہوں ہو جا اور ہو جاتی ہے۔

جامع الترمذی الجلد الثانی صفحہ ۷۳

عن جابر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مر رجل ممن كان قبلكم بجمجمة فنظر اليها فحدث

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک کھوپڑی کے پاس سے گذرا اس کی

نفسه بشئ فقال اللهم انت انت
وانا انا انت العواد بالمغفرة
وانا العواد بالذنب فاغفرلی
وخر علی جبهته ساجدا فنودی
ارفع راسک فانک انت
العواد بالذنب وانا العواد
بالمغفرة قد غفرت لك فرفع
راسه وغفر الله عزوجل له۔

طرف دیکھ کر اپنے دل میں کہنے لگا اے اللہ
تو تو ہے اور میں میں ہوں تو مغفرت کے ساتھ
بار بار متوجہ ہونے والا ہے اور میں گناہ کے ساتھ
پس میری مغفرت فرما اور اس کے ساتھ ہی پیشانی کے بل زمین پر گر پڑا
اسے آواز دی گئی کہ اپنا سر اٹھا لے یہ ٹھیک
ہے کہ تو بار بار گناہ کر کے آنے والا ہے
اور میں بار بار مغفرت کرنے والا ہوں اس
لیے میں نے تیری مغفرت فرمادی اس
نے سر اٹھایا اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ نے
اس کی مغفرت فرمادی تھی۔

اخرجه الدیلمی والخطیب
وابن عساکر۔

اسے دیلمی اور خطیب اور ابن عساکر نے
روایت کیا ہے۔

منتخب کنز العمال الی هامش مسند الامام
احمد بن حنبل الجزء الثانی صفحه ۲۵۰

عن ابن عباس رضی الله عنه
قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم قال الله عزوجل یا ابن آدم
انک ما دعوتنی ورجوتنی
غفرت لك علی ما کان منك
ولو اتیتنی بملء الارض خطایا
لقیتک بملء الارض مغفرة

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے
بیٹے جب تک تو مجھے پکارتا رہے گا اور
مجھ پر امید رکھے گا۔ اگرچہ تیرے گناہ کیسے
ہوں میں تجھے معاف کرتا رہوں گا اور اگرچہ
تو تمام زمین کو گناہوں سے بھر کر لائے

مالم تشرك بی ولو بلغت خطایاك عنان السماء ثم استغفرتنی لغفرت لك۔

میں تجھے ساری زمین بھر کی بخشش عطا فرماؤں گا۔ جب تک تو نے شرک نہ کیا ہو اور اگر تیرے گناہ آسمان کی چھت تک پہنچ جائیں پھر تو نے مجھ سے معافی مانگ لی میں تجھے معاف کر دوں گا۔

رواہ الطبرانی فی الثلاثة

اسے طبرانی نے اپنی تینوں کتابوں میں روایت کیا ہے۔

مجمع الزوائد و منبع الفوائد الجزء العاشر صفحہ ۲۱٦

عن انس بن مالك رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول والذی نفسی بیده او قال والذی نفس محمد بیده لو اخطأتم حتی تملا خطایاکم ما بین السماء و الارض ثم استغفرتم الله عز وجل لغفر لکم والذی نفس محمد او والذی نفسی بیده لو لم تخطئوا لجاء الله عزوجل بقوم یخطئون ثم یستغفرون الله فیغفر لهم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یا فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ اگر تم گناہ کرو حتیٰ کہ تمہارے گناہوں سے زمین و آسمان کا درمیانی حصہ پُر ہو جائے پھر تم اللہ سے معافی مانگ لو وہ تمہیں معاف فرما دے گا۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے یا فرمایا جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس قوم کو پیدا کرے گا جو گناہ کر کے اس سے معافی

مانگے گی پھر وہ اسے بخش دے گا۔

مسند الامام احمد بن حنبل الجزء الثالث صفحہ ۲۳۸

عن انس رضی الله عنه قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله انی اذنبت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اذنبت فاستغفر ربك قال فانی استغفره ثم اعود فاذنب قال فاذا اذنبت نعد فاستغفر ربك قال فانی استغفر ثم اعود فاذنب قال اذا اذنبت نعد فاستغفر ربك فقالها فی الرابعة فقال اذا اذنبت فاستغفر ربك حتی یکون الشیطان هو المحسور۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور بولا اے اللہ کے رسولؐ! میں نے گناہ کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا جب تو گناہ کرے تو اپنے رب سے بخشش مانگ وہ بولا کہ میں نے اس سے بخشش مانگی ہے پھر دوبارہ گناہ کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا جب تو گناہ کرے تو دوبارہ رب سے بخشش مانگ وہ بولا میں بخشش مانگتا ہوں پھر دوبارہ گناہ کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا جب تو گناہ کرے تو دوبارہ بخشش مانگ آپؐ نے چوتھی مرتبہ فرمایا جب تو گناہ کرے تو اپنے رب سے بخشش مانگ حتیٰ کہ شیطان دھتکارا جائے۔

رواہ البزار۔

اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الجزء العاشر صفحہ ۲۰۱/۳

عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

الله عليه وسلم من اذنب ذنبا نعلم ان الله قد اطلع عليه غفر له وان لم يستغفر ۔

نے فرمایا جو شخص گناہ کرے پھر وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بخشش دے گا۔ اگرچہ اس نے خدا سے بخشش نہ چاہی ہو۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط

اسے طبرانیؒ نے اوسط میں روایت کیا ہے۔

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الجزء العاشر صفحہ ۲۱۱

عن انس بن مالك رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من اذنب ذنبا فعلم ان الله عزوجل ان شاء عذبه عذبه وان شاء ان يغفر له غفر له كان حقا على الله عزوجل ان يغفر له ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گناہ کرے پھر اسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اگر چاہے اسے عذاب کرے تو عذاب کر سکتا ہے اور اگر چاہے اس کو معاف کرے معاف کر سکتا ہے اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ اسے بخش دے

رواہ الطبرانی فی الاوسط

اسے طبرانیؒ نے اوسط میں روایت کیا ہے۔

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الجزء العاشر صفحہ ۲۱۱

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من لزم الاستغفار جعل الله له من كل ضيق مخرجا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص استغفار کو اپنے اوپر لازم قرار دے لے تو اللہ تعالیٰ ہر تنگی

ومن کل هم فرجا ورزقه من حیث لا یحتسب۔

سے نکلنے کا راستہ اس کے لیئے نکال دیتا ہے اور ہر غم و رنج سے اس کو نجات دیتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق بہم پہنچاتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔

سنن ابن ماجۃ صفحہ ۲۷۱

عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان قال وعزتك یارب لا ابرح اغوی عبادك مادامت ارواحہم فی اجسادہم فقال الرب عزوجل وعزتی و جلالی وارتفاع مکانی لا ازال اغفر لہم ما استغفرونی

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان نے اپنے پروردگار سے عرض کیا قسم ہے تیری عزت کی اے پروردگار میں ہمیشہ تیرے بندوں کو گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان کی روحیں ان کے اجسام میں ہیں۔ پروردگار بزرگ و برتر نے فرمایا اور قسم ہے مجھ کو اپنی عزت اور اپنے جلال کی اور اپنے بلند مرتبہ کی۔ جبتک میرے بندے مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے میں ہمیشہ ان کو بخشتا رہوں گا

مسند الامام احمد بن حنبل الجلد الثالث

صفحہ ۲۹

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من حافظین

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حافظین اعمال فرشتے جب بھی

يرفعان الى الله فى يوم فيرى	دن میں اللہ کی بارگاہ میں اوپر لے جاتے
تبارك وتعالى فى اوّل الصحيفة	ہیں اور اللہ تعالیٰ صحیفۂ اعمال کے اوّل
وفى اٰخرها استغفارا الا قال	اور آخر استغفار دیکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ
تبارك وتعالى قد غفرت لعبدى	فرماتے ہیں میں نے اپنے بندے کو بخش
مابين طرفى الصحيفة۔	دیا ہے جو کچھ صحیفۂ اعمال کے دونوں طرفوں
	کے درمیان (درج) ہے۔
رواه البزار۔	اسے بزار نے روایت کیا ہے

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الجزء العاشر

صفحہ ۲۰۸

عن عائشة رضى الله عنها	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
قالت قال رسول الله صلى الله	ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عليه وسلم ما كبيرة بكبيرة	نے فرمایا استغفار کے ساتھ کوئی کبیرہ
مع الاستغفار ولا صغيرة	گناہ کبیرہ گناہ نہیں رہتا اور جب (گناہ)
بصغيرة مع الاصرار۔	پر ضد نہ کی جائے تو کوئی چھوٹا گناہ چھوٹا
	نہیں رہتا۔
اخرجه ابن عساكر۔	اسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے

منتخب كنز العمال الى هامش مسند الامام

احمد بن حنبل الجلد الثانى صفحہ ۲۴۸

عن ابى امامة رضى الله	حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت
عنه قال قال رسول الله صلى الله	ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عليه وسلم صاحب اليمين	نے فرمایا داہنی طرف والا کاتب اعمال

امین علی صاحب الشمال فاذا عمل العبد حسنۃ کتبھا بعشر امثالھا وان عمل سیئۃ فاراد صاحب الشمال ان یکتبھا قال لہ صاحب الیمین امسک عنھا فیمسک عنھا فان استغفر لم تکتب وان سکت کتبت علیہ۔

فرشتہ بائیں طرف والے پر امین ہوتا ہے پھر جب بندہ کوئی نیکی کی بات کرتا ہے تو وہ دس گنا (۱۰ نیکیاں) لکھ لیتا ہے اور اگر کوئی بدی کا عمل کرتا ہے اور بائیں طرف والا فرشتہ اسے لکھنے لگتا ہے تو داہنی طرف والا اسے کہتا ہے ذرا ٹھہر جا تو وہ لکھنے سے رُک جاتا ہے اور اگر اس نے استغفار کر لیا تو وہ بدی کا عمل نہیں لکھا جاتا اور اگر خاموش رہا تو اس کا گناہ لکھ لیا جاتا ہے۔

رواہ الطبرانی۔

اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الجزء العاشر

صفحہ ۲۰۸

عن ام عصمۃ العوصیۃ رضی اللہ عنھا امرأۃ من قیس قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد یعمل ذنبا الا وقف الملک الموکل باحصاء ذنوبہ ثلاث ساعات فان استغفر اللہ من ذنبہ ذلک فی شئ من تلک الساعات لم

قبیلہ بنی قیس کی ایک عورت ام عصمۃ العوصیۃ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ کوئی گناہ کا کام کرتا ہے تو اس پر ایک فرشتہ مقرر ہو جاتا ہے جو اس کے گناہوں کو شمار کرتا ہے تین ساعات تک پھر اگر وہ اس گناہ کی اللہ تعالیٰ سے ان ساعات میں بخشش مانگ لیتا ہے تو قیامت

یوقف علیه یوم القیٰمۃ۔ تک اس پر (پھر) فرشتہ کھڑا نہیں ہو گا۔

رواہ الطبرانی۔ اسے طبرانیؒ نے روایت کیا ہے۔

مجمع الزوائد و منبع الفوائد الجزء العاشر صفحہ ۲۰۸

عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم مکتوب حول العرش قبل ان یخلق الدنیا باربعۃ آلاف عام وانی لغفار لمن تاب و اٰمن وعمل صالحاثم اھتدیٰ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کی پیدائش سے چار ہزار سال پہلے عرش کے ارد گرد لکھا گیا تھا اور میں اس شخص کو معاف کرنے والا ہوں جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے پھر راہِ راست پر قائم رہے۔

اخرجہ الدیلمی۔ اسے دیلمی نے روایت کیا ہے۔

منتخب کنز العمال الی ھامش مسند الامام احمد ابن حنبل الجلد الثانی صفحہ ۲۵۰

اِنَّ رحمۃَ اللّٰہِ سبقت غضبہٗ

اللہ کی رحمت اس کے غصّے پر غالب ہے

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لماقضی اللہ الخلق کتب کتٰبا فھو عندہ فوق عرشہ ان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے جب اپنی مخلوق پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو ایک

رحمتی سبقت غضبی وفی روایۃ غلبت غضبی۔	کتاب لکھی جو اس کے پاس عرش پر موجود ہے اس میں یہ الفاظ ہیں کہ میری رحمت میرے غصہ پر سبقت لے گئی۔
وفی روایۃ ان رحمتی سبقت علی غضبی۔	اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میری رحمت غالب ہے میرے غصہ پر۔

صحیح البخاری الجلد الاوّل صفحہ ۴۵۳

الصحیح لمسلم الجلد الثانی صفحہ ۳۵۶

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت یا جبریل علیہ السلام ایصلی ربك جل ذکرہ قال نعم قلت ما صلاتہ قال سبوح قدوس سبقت رحمتی علی غضبی۔	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا اے جبرئیل کیا تیرا رب جل ذکرہ نماز پڑھتا ہے۔ جبرئیلؑ نے کہا ہاں میں نے پوچھا اس کی نماز کیا ہے جبرئیلؑ نے جواب دیا "سبوح قدوس سبقت رحمتی علی غضبی" (پاکیزہ مقدس، میری رحمت میرے غضب سے آگے نکل گئی۔)
رواہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط۔	اسے طبرانیؒ نے صغیر اور اوسط میں روایت کیا ہے۔

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الجزء العاشر

صفحہ ۲۱۳

اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ

خدا کی سو رحمتوں کا بیان

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لله مائة رحمة انزل منها رحمة واحدة بین الجن والانس والبهائم والهوام فبها یتعاطفون وبها یتراحمون وبها تعطف الوحش علی ولدها واخر الله تسعا وتسعین رحمة یرحم بها عباده یوم القیٰمة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ کے پاس سو رحمتیں ہیں ان میں سے ایک رحمت اس نے جن، انسان، چارپایوں اور زہریلے جانوروں میں نازل کی ہے اسی رحمت کے سبب سے وہ آپس میں میل رکھتے ہیں اور مہربانی کرتے ہیں اور اسی کے سبب سے آپس میں رحم کرتے ہیں اور اسی کے سبب سے وحشی جانور اپنے بچوں پر رحم کرتے ہیں اور ننانویں رحمتوں کو اللہ سبحانہٗ نے قیامت کے لیے اٹھا رکھا ہے کہ وہ ان سے اپنے بندوں پر رحم کرے گا۔

الصحیح لمسلم الجلد الثانی صفحہ ٣٥٦

صحیح البخاری الجلد الثانی صفحہ ٨٨٧

مستدرک للحاکم الجلد الرابع صفحہ ٢٤٨

عن الحسن البصری رضی الله عنه قال بلغنی ان رسول

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضور اقدس

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عزوجل مائۃ رحمۃ وانہ قسم رحمۃ واحدۃ بین اھل الارض فوسعتھم الی اجالھم وذخر عندہ تسعۃ و تسعین لاولیاءہ یوم القیمۃ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل کے ہاں ایک سو رحمتیں ہیں اور اس نے زمین والوں کے درمیان صرف ایک رحمت تقسیم کی ہے۔ پھر وہی (رحمت) تمام عمر ان کو کافی ہے اور اپنے ہاں ننانویں رحمتوں کو اپنے دوستوں کے لیے قیامت کے دن کے لیے ذخیرہ کر رکھا ہے۔

مسند الامام احمد بن حنبل الجزء الثانی صفحہ ۵۱۴

عن معاویۃ بن حیدۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ خلق مائۃ رحمۃ فبث بین خلقہ رحمۃ واحدۃ فھم یتراحمون بھا وادخر عندہ لاولیائہ تسعۃ وتسعین۔

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کی ہیں (ان میں سے) ایک رحمت ساری مخلوقات میں پھیلا دی ہے جس سے وہ آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے اور اپنے پاس اپنے دوستوں کے لیے ننانوے رحمتیں ذخیرہ بنا کر محفوظ رکھی ہیں۔

اخرجہ الطبرانی وابن عساکر

اسے طبرانی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے

منتخب کنز العمال الی ھامش مسند الامام احمد ابن حنبل الجلد الثانی صفحہ ۳۵۹

عن جندب رضی اللہ عنہ قال جاء اعرابی فاناخ راحلتہ ثم عقلھا فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی راحلتہ فاطلق عقالھا ثم رکبا ثم نادی اللّٰھم ارحمنی ومحمدا ولا تشرک فی رحمتنا احدًا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقولون ھذا اضل ام بعیرہ الم تسمعوا ما قال قالوا بلٰی قال لقد حظرت رحمۃ اللہ واسعۃ ان اللہ عزوجل خلق مائۃ رحمۃ فانزل رحمۃ یتعاطف بھا الخلائق جنھا وانسھا وبھائمھا وعندہ تسع وتسعون اتقولون ھو اضل ام بعیرہ۔

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی آیا اس نے اپنا اونٹ بٹھا کر اسے باندھ دیا پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی وہ اپنی سواری کے پاس آیا اس کا گھٹنا کھول کر سوار ہوا پھر پکار کر کہا اے اللہ مجھ پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحم کر اور ہم پر رحم کرنے میں کسی اور کو شامل نہ کر۔ (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کہتے ہو وہ گمراہ ہے یا اس کا اونٹ کہا جو اس نے کہا ہے تم نے سنا ہے صحابہؓ نے عرض کیا ہاں (ہم نے سنا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت کو محدود کر دیا ہے بیشک اللہ عزوجل نے سو رحمتیں پیدا کی ہیں ان میں سے صرف ایک رحمت (دنیا میں) نازل کی ہے جس کے ذریعہ تمام مخلوقات جن، انسان، جانور وغیرہ پر مہربانی فرماتا ہے اور ننانوے رحمتیں اس کے پاس (محفوظ) ہیں۔ کیا تم کہتے ہو وہ زیادہ گمراہ ہے یا اس کا

اونٹ۔

مسند الامام احمد بن حنبل الجزء الرابع صفحہ ۳۱۳

رَحْمَةُ اللّٰهِ

اللہ کی رحمت کا بیان

عن ابی ھریرۃ رضی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو یعلم المؤمن ما عند الله من العقوبة ما طمع بجنته احد ولو یعلم الکافر ما عند الله من الرحمة ما قنط من جنته احد۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مومن بندہ کو یہ معلوم ہو جائے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے پاس کس قدر عذاب ہے تو پھر کوئی شخص جنت کی آرزو نہ کرے اور اگر کافر کو یہ معلوم ہو جائے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے پاس کس قدر رحمت ہے تو پھر کوئی شخص جنت سے مایوس نہ ہو۔

الصحیح لمسلم الجلد الثانی صفحہ ۳۵٦

فَضْلُ رَحْمَةِ اللّٰهِ

اللہ کی رحمت کی فضیلت

عن ابی ھریرۃ رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے

علیه وسلم لن ینجی احدا منکم عمله قالوا ولا انت یا رسول الله قال ولا انا الا ان یتغمدنی الله منه برحمته فسددوا و قاربوا واغدوا وروحوا و شئ من الدلجة والقصد القصد تبلغوا۔

فرمایا کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دے گا۔ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپؐ کو بھی نہیں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں مجھ کو بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی رحمت مجھ کو اپنی آغوش میں لے لے۔ پس تم کو چاہیے کہ راست و درست کرو اپنے اعمال کو اور اعمال میں میانہ روی اختیار کرو اور صبح و شام اور کچھ رات گزرے عبادت کرو اور ہر کام میں میانہ روی اختیار کرو۔ میانہ روی اختیار کرو اپنے مقصد کو حاصل کر لوگے۔

صحیح البخاری الجلد الثانی صفحہ ۹۵۷

الصحیح لمسلم الجلد الثانی صفحہ ۳۷۷

عن جابر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یدخل احدا منکم عمله الجنة ولا یجیره من النار ولا انا الا برحمة الله۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل جنّت میں داخل نہیں کرے گا اور نہ دوزخ سے بچائے گا اور مجھ کو بھی نہیں مگر اللہ سبحانہٗ کی رحمت۔

الصحیح لمسلم الجلد الثانی صفحہ ۳۷۷

عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال قدم علی النبی صلی الله علیه وسلم بسبیٍ فاذا امرأة من السبی قد تحلب ثدیها یسقی اذا وجدت صبیًا فی السبی اخذته فالصقته ببطنها وارضعته فقال لنا النبی صلی الله علیه وسلم اترون هذه طارحة ولدها فی النار فقلنا لا وهی تقدر علی ان لا تطرحه فقال الله ارحم بعباده من هذه بولدها۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے ان قیدیوں میں ایک عورت بھی تھی جس کی چھاتیوں سے دودھ بہتا تھا اور وہ ادھر سے ادھر گھبرائی ہوئی دوڑ رہی تھی (یعنی اپنے بچے کی تلاش میں تھی جو اس کے ساتھ نہ تھا) قیدیوں میں سے جب وہ کسی بچہ کو پاتی تو گود میں اٹھا لیتی، اپنے پیٹ سے لگاتی اور دودھ پلاتی تھی (یہ دیکھ کر) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ عورت اپنے بچہ کو آگ میں ڈال دے گی (یعنی جب اس کو غیر کے بچوں سے اتنی محبت ہے تو کیا یہ اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے) ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں بشرطیکہ وہ نہ ڈالنے پر قدرت رکھتی ہو۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحم کرنے والا ہے جتنا یہ عورت اپنے بچہ پر مہربان ہے۔

صحیح البخاری الجلد الثانی صفحہ ۸۸۷

الصحیح لمسلم الجلد الثانی صفحہ ۳۵۷

عن عبد الله بن عمر رضی
الله عنه قال كنا مع النبی صلی
الله علیه وسلم فی بعض غزواته
فمر بقوم فقال من القوم فقالوا
نحن المسلمون وامرأة تحصب
تنورها ومعها ابن لها فاذا
ارتفع وهج التنور تحت به فاتت
النبی صلی الله علیه وسلم فقالت
انت رسول الله (صلی الله علیه
وسلم) قال نعم قالت بابی انت
وامی الیس الله ارحم الراحمین
قال بلی قالت الیس الله ارحم
بعباده من الام بولدها قال
بلی قالت فان الام لا تلقی ولدها
فی النار فاکب رسول الله صلی
الله علیه وسلم یبکی ثم رفع
راسه الیها فقال ان الله لا
یعذب من عباده الا المارد
المتمرد الذی یتمرد علی الله و
ابی ان یقول لا اله الا الله۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ کسی غزوہ میں ہم حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ حاضر خدمت تھے۔
آپ ایک جماعت کے قریب سے گذرے
اور پوچھا تم کون لوگ ہو۔ انہوں نے عرض
کیا ہم مسلمان ہیں۔ اس جماعت میں ایک
عورت ہانڈی پکا رہی تھی اور اس کا بیٹا
اس کے پاس تھا جب آگ کا شعلہ بلند
ہوتا تو عورت لڑکے کو پیچھے ہٹا لیتی پھر
وہ عورت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کیا
آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ نے فرمایا
ہاں۔ عورت نے پوچھا میرے ماں باپ
آپ پر قربان کیا اللہ تبارک وتعالیٰ بہت
رحم کرنے والا نہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں
عورت نے کہا کیا اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے
بندوں پر اس سے زیادہ رحم کرنے والا
نہیں ہے جتنا کہ ایک ماں اپنے بچوں
پر رحم کرتی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔
عورت نے کہا کہ ماں تو اپنے بچے کو آگ
میں نہیں ڈالتی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

نے سر مبارک جھکا لیا اور روتے رہے پھر سر اٹھا کر فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر عذاب نہیں کرتا مگر صرف ان لوگوں پر جو سرکش ہیں یعنی اللہ تعالیٰ سے سرکشی کرتے ہیں اور اس کا حکم نہیں مانتے اور لا الٰہ الا اللہ کہنے سے انکار کرتے ہیں۔

سنن ابن ماجہ صفحہ ۳۱۸

عن عبد الله بن ابی اوفیٰ رضی الله عنه قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات یوم فاذا هو بصبی یبکی فقال یا عمر (رضی الله عنه) ضم الصبی فانه ضال فجاءت امه فاخذت ابنها فجعلت تضمه الیها و ترشفه وتبکی فقال النبی صلی الله علیه وسلم اترون هذه رحیمة بولدها فقالوا نعم فقال والله لله ارحم بالمسلمین من هذه بولدها۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو آپؐ نے ایک بچے کو روتے ہوئے پایا آپؐ نے حضرت عمرؓ کو فرمایا اے عمرؓ اس بچے کو چھاتی سے لگا لے کیوں کہ یہ گم شدہ ہے اس کے بعد اس کی ماں آئی اور اس نے اپنا بچہ لے لیا اور اسے نہایت شفقت کے ساتھ چھاتی سے لگا لیا اور محبت سے رونے لگی (یہ دیکھ کر) نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کیا تم دیکھتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچہ پر رحم کرنے والی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہاں تو آپؐ نے فرمایا اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر اس عورت کے اپنے بچے پر

	رحم کرنے سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے
رواہ الطبرانی۔	اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الجزء العاشر صفحہ ۲۱۳

عن انس رضؓ قال کان صبی	حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
علی ظھر الطریق فمر النبی صلی	ایک بچہ راستے میں پڑا تھا حضور اقدس صلی
اللہ علیہ وسلم ومعہ ناس من	اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ میں کچھ لوگ
اصحابہ فلما رأت ام الصبی	اس کے پاس سے گزرے جب بچے کی
القوم خشیت ان یوطا ابنھا	ماں نے قوم کو دیکھا تو وہ ڈر گئی کہ کہیں اس کے
فسعت وحملتہ وقالت ابنی	بچہ کو پاؤں کے نیچے دبا نہ دیا جائے وہ
ابنی قال فقال القوم یا رسول اللہ	بھاگی اور اس نے اپنے بچے کو اٹھا لیا اور
ما کانت ھذہ لتلقی ابنھا فی	بولی میرا بچہ! میرا بچہ! آپؐ کے صحابہ رضؓ
النار قال فقال النبی صلی اللہ	نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ عورت
علیہ وسلم لا ولا یلقی اللہ حبیبہ	اپنے بچے کو کبھی آگ میں نہ پھینکے گی آپؐ
فی النار۔	نے فرمایا نہیں اور اللہ تعالیٰ بھی اپنے
	دوست کو آگ میں نہ ڈالے گا۔

مسند الامام احمد بن حنبل الجزء الثالث صفحہ ۲۳۵

عن عامر الرامؓ قال بینا	حضرت عامر رام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نحن عندہ یعنی عند النبی صلی	کہ ہم لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ علیہ وسلم اذ اقبل رجل	کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا جو
علیہ کساءٌ وفی یدہ شئ قد	کملی اوڑھے تھا اور اس کے ہاتھ میں کوئی
التف علیہ فقال یا رسول اللہ	چیز تھی جس پر اس نے کمبل لپیٹ رکھا تھا

مررت بغيضة شجر فسمعت
فيها اصوات فراخ طائر فاخذتهن
فوضعتهن فی کسائی فجاءت
امهن فاستدارت علی راسی
فکشفت لها عنهن فوقعت علیهن
فلففتهن بکسائی فهن اولاء
معی قال ضعهن فوضعتهن وابت
امهن الا لزمهن فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم اتعجبون
لرحم ام الافراخ فراخها
فوالذی بعثنی بالحق لله ارحم
بعباده من ام الافراخ بفراخها
ارجع بهن حتی تضعهن من
حیث اخذتهن وامهن معهن
فرجع بهن۔

عون المعبود شرح ابوداؤد
الجلد الثالث صفحہ ۱۵۰

اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میں درختوں کے جھنڈ کے پاس سے گزرا تھا اس
سے میں نے پرندوں کے بچوں کی آوازیں
سنیں میں نے ان کو پکڑ لیا اور اپنی کملی میں
رکھ لیا۔ پھر ان کی ماں آئی اور میرے سر پر
گھومنے لگی۔ میں نے اس کے سامنے
ان بچوں کو کھول دیا اور وہ ان پر آ پڑی
میں نے ان سب کو لپیٹ لیا پس اب وہ
سب میرے پاس ہیں۔ آپ نے فرمایا
ان کو رکھ دے (زمین پر) چنانچہ اس نے
سب کو رکھ دیا۔ بچوں کی ماں نے سب
باتوں کو چھوڑ دیا اور بچوں سے پلٹنے لگی
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا
تم تعجب کرتے ہو اس پر کہ ماں اپنے بچوں
پر رحم کرتی ہے۔ قسم ہے اس ذات کی
جس نے مجھ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے
اللہ سبحانہٗ اپنے بندوں پر اس سے
زیادہ مہربان ہے (اچھا اب) تم ان بچوں
کو لے جاؤ اور جہاں سے لائے ہو ان کی
ماں کے سامنے ان کو وہیں رکھ آؤ چنانچہ
وہ شخص ان کو لے گیا۔

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما خلق اللہ تبارک وتعالیٰ من شئ الا و خلق ما یغلبہ وخلق رحمتہ تغلب غضبہ۔

رواہ البزار۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو چیز بھی پیدا کی ہے اس کے مقابلے میں اس پر غالب آنے والی چیز بھی پیدا کی ہے اور اس نے اپنی رحمت پیدا کی جو اس کے غضب پر غالب آتی ہے

اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الجزء العاشر صفحہ ۲۱۳

عن الفرزدق بن غالب رضی اللہ عنہ قال لقیت اباھریرۃ رضی اللہ عنہ بالشام فقال لی انت الفرزدق قلت نعم فقال انت الشاعر قلت نعم فقال اما انک ان بقیت لقیت یوما یقولون لا توبۃ لک فایاک ان تقطع رجاءک من رحمۃ اللہ۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط

حضرت فرزدق بن غالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے شام میں ملا۔ مجھے انہوں نے فرمایا تو فرزدق ہے میں نے کہا کہ ہاں! تو پھر انہوں نے فرمایا تو شاعر ہے میں نے کہا ہاں تو پھر انہوں نے فرمایا اگر تو زندہ رہا تو ایکدن آئیگا لوگ کہیں گے کہ تیری توبہ نہیں دیکھ تو خدا کی رحمت سے امید مت کاٹ لینا۔

اسے طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے۔

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الجزء العاشر

صفحہ ۲۱۴

عن حذیفة رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم والذی نفسی بیدہ لیدخلن الجنة الفاجر فی دینه الاحمق فی معیشته والذی نفسی بیدہ لیدخلن الجنة الذی قد محشته النار بذنبه والذی نفسی بیدہ لیغفرن اللہ یوم القیمة مغفرة ما خطرت علی قلب بشر والذی نفسی بیدہ لیغفرن اللہ یوم القیمة مغفرة یتطاول لها ابلیس رجاء ان تصیبه۔

اخرجه الطبرانی۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جنت میں ضرور داخل ہوگا وہ آدمی جو دینی لحاظ سے فاجر ہو اور دنیوی زندگی میں احمق ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جنّت میں ضرور داخل ہوگا وہ شخص جس کو آگ نے اس کے گناہ کے سبب جلادیا ہو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ضرور مغفرت فرمائے گا ان گناہوں کو جو آدمی کے دل میں پیدا ہوں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ایسی مغفرت فرمائے گا کہ ابلیس بھی اس کے لیے امیدوار بن کر اپنی گردن اُٹھائے گا کہ شاید اس کی بھی مغفرت ہو جائے۔

اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

منتخب کنز العمال الی هامش مسند الامام احمد ابن حنبل الجلد الثانی صفحہ ۲۵۷

مَا يُرْجٰى لِلْمُذْنِبِ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ

گنہ گار کے لیے اللہ کی رحمت کی امید رکھنا

عن جندب رضی اللّٰہ عنہ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم حدث ان رجلا قال و اللّٰہ لا یغفر اللّٰہ لفلان و ان اللّٰہ تعالیٰ قال من ذا الذی یتألّٰی علیّ انی لا اغفر لفلان فانی قد غفرت لفلان و احبطت عملک او کما قال۔

حضرت جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان فرمائی کہ ایک شخص نے یہ کہا کہ قسم ہے اللہ کی فلاں شخص کو اللہ نہیں بخشے گا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون ہے جو مجھ پر قسم کھا کر کہتا ہے کہ فلاں آدمی کو نہیں بخشوں گا۔ پس میں نے بخش دیا فلاں شخص کو اور ضائع کیا تیرے عمل کو۔

الصحیح لمسلم المجلد الثانی صفحہ ۳۲۹

عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان رجلین کانا فی بنی اسرائیل متحابین احدھما مجتھد فی العبادۃ والاخر یقول مذنب فجعل یقول اقصر عما انت فیہ فیقول خلنی وربی حتی وجدہ یوما علی ذنب استعظمہ فقال اقصر فقال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنو اسرائیل میں دو شخص تھے جو آپس میں بہت محبت رکھتے تھے ان میں سے ایک بے حد عبادت کرتا تھا اور دوسرا گنہ گار و خطا کار تھا عبادت گذار دوست اس سے کہا کرتا تھا کہ جس چیز میں تو مبتلا ہے، اس کو چھوڑ دے یعنی گناہ سے باز آجا تو وہ اس کے جواب میں کہتا مجھ کو

خلتی و ربی ابعثت علی رقیباً فقال واللہ لا یغفر اللہ لک و لا ید خلک الجنۃ فیعث اللہ الیھما ملکا فقبض ارواحھما فاجتمعا عندہ فقال للمذنب ادخل الجنۃ برحمتی وقال للاٰخر اتستطیع ان تحظر علی عبدی رحمتی فقال لا یا رب قال اذھبوا بہ الی النار۔

میرے پروردگار کے ساتھ چھوڑ دو یہاں تک ایک روز عابد دوست نے اس گنہ گار دوست کو ایک گناہ میں مبتلا پایا جو اس کی نظر میں بڑا گناہ تھا اور اس سے کہا کہ تو اس سے باز آ اس نے کہا میرے معاملہ کو میرے پروردگار پر چھوڑ دو کیا تم میرے نگہبان بنا کر بھیجے گئے ہو عابد دوست نے (یہ سن کر) کہا خدا کی قسم اللہ کبھی تجھ کو نہیں بخشے گا اور نہ جنت میں جانے دے گا پھر خداوند تعالیٰ نے فرشتۂ موت کو ان کی روحیں قبض کرنے بھیجا اور جب ان کی روحیں خدا کے حضور میں حاضر کی گئیں تو خداوند تعالیٰ نے اس گنہ گار روح سے کہا کہ تو میری رحمت کے ذریعے جنت میں داخل ہو جا اور عابد کی روح سے فرمایا کیا تو اتنی طاقت رکھتا ہے کہ میرے بندے کو میری رحمت سے محروم کر دے اس نے عرض کیا میرے پروردگار میں اتنی طاقت نہیں رکھتا خداوند تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا اس کو دوزخ میں لے جاؤ

مسند الامام احمد بن حنبل الجلد الثانی صفحہ ۳۲۳

اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ وَالنَّارُ

جنّت بہت ہی نزدیک ہے اور دوزخ بھی

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجنۃ اقرب الی احدکم من شراک نعلہ والنار مثل ذلک۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تمہاری جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہے اور دوزخ بھی اسی کے مانند ہے۔

صحیح البخاری المجلد الثانی صفحہ ۹۶۰

سِعَۃُ رَحْمَۃِ اللّٰہِ

اللہ تعالیٰ کی رحمت کا بیان

عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مثل الذی یعمل السیئات ثم یعمل الحسنات کمثل رجل کانت علیہ درع ضیقۃ قد خنقتہ ثم عمل حسنۃ فانفکت حلقۃ ثم عمل اخری فانفکت اخری حتی تخرج الی الارض۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کا حال جو برائیاں کرتا ہے اور پھر نیکیاں کرنے لگے اس شخص کی مانند ہے جس کے جسم پر ایک تنگ زرہ ہو جس کے حلقوں نے اس کے جسم کو دبا رکھا ہو پھر وہ نیکی کرے اور اس کی زرہ کا ایک حلقہ کھل جائے اور پھر دوسری نیکی کرے اور دوسرا حلقہ کھل جائے یہاں تک کہ حلقے

تمام کھل جائیں اور زرہ ڈھیلی ہو کر زمین
پر گر جائے۔

مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۳۰۷

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ لو شاء ان لا یعصی ما خلق ابلیس۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ اس کی نافرمانی نہ ہوتی تو ابلیس کو پیدا ہی نہ کرتا۔

اخرجہ حلیۃ الاولیاء

اسے حلیۃ الاولیاء میں روایت کیا گیا ہے

منتخب کنز العمال الی ہامش مسند الامام احمد
ابن حنبل الجلد الثانی صفحہ ۲۵۶

عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم لما اریٰ ابراھیم ملکوت السمٰوٰت والارض اشرف علی رجل علی معصیۃ من معاصی اللہ فدعا علیہ فھلک ثم اشرف علی اٰخر فذھب یدعو علیہ فاوحی اللہ الیہ ان یا ابراھیم انک رجل مستجاب الدعوۃ فلا تدع علی عبادی فانھم منی

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آسمانوں اور زمینوں کے عجائبات دکھائے تو ایک شخص کو دیکھا (کہ اللہ) کی معصیت میں مبتلا ہے۔ آپ نے اس کے لیے بددعا کی تو وہ ہلاک ہو گیا پھر ایک دوسرے شخص کو جھانک کر دیکھا (جو معصیت میں مبتلا تھا) تو اس کے لیے بھی بددعا کرنے لگے۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ

على ثلاث اما ان يتوب فاتوب عليه واما ان اخرج من صلبه نسمة تملا الارض بالتسبيح واما ان اقبضه الى فان شئت عفوت وان شئت عاقبت۔

نے وحی کی اے ابراہیمؑ! تو مستجاب الدعوات شخص ہے اس لیے میرے بندوں پر بد دعا نہ کر کیونکہ وہ میرے معاملہ میں تین حالتوں پر ہیں یا وہ توبہ کرے تو میں توبہ قبول کروں گا یا اس کی پشت میں سے ایسی اولاد پیدا کروں گا جو زمین کو تسبیح سے بھر دے گی اور یا میں اسے اپنی طرف قبض کر لوں گا۔ اگر چاہوں گا معاف کر دوں گا اور اگر میری مرضی ہوگی تو عذاب دوں گا۔

اخرجه ابن مردوية۔

اسے ابن مردویہ نے روایت کیا ہے۔

منتخب كنز العمال الى هامش الامام احمد ابن حنبل الجلد الثانی صفحہ ۲۵۸

عن يحيى بن ابى كثير رضى الله عنه قال كان يقال ما اكرم العباد انفسهم بمثل طاعته الله ولا اهان العباد انفسهم بمثل معصية الله وبحسبك من عدوك ان تراه عاصيا لله وبحسبك من صديقك ان تراه طائعا لله۔

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہا کرتے تھے کہ بندہ کے لیے ان کے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والے نفوس کے مثل کوئی معزز نہیں اور اللہ کی معصیت میں مبتلا نفوس سے زیادہ ذلیل نہیں اور تیرے دشمنوں میں سے جسے تو اللہ کی معصیت میں دیکھے کافی ہے اور تیرے دوستوں میں سے وہ دوست کافی ہے جسے تو اللہ کی اطاعت

کرنے والا دیکھے۔

اخرجه ابن عساکر۔ اسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے

منتخب کنز العمال الی هامش مسند الامام احمد

ابن حنبل الجلد الثانی صفحه ۲۵۳

عن انس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم ان الرب لینظر الی عباده کل یوم ثلاث مائة وستین مرة یبدیٔ ویعید ذلک وذلک من حبه لخلقه۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک رب تعالیٰ ہر روز اپنے بندوں کی طرف تین سو ساٹھ بار رحمت کی نظر کرتا ہے نظر رحمت (بار بار) کرتا ہے اور لوٹاتا ہے اور یہ اس کی مخلوقات سے محبّت کی وجہ سے ہے۔

رواه الدیلمی۔ اسے دیلمیؒ نے روایت کیا ہے۔

منتخب کنز العمال الی هامش مسند الامام احمد

ابن حنبل الجلد الثانی صفحه ۲۶۰

عن ابن عباس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الرب عز وجل یؤتی بحسنات العبد وسیاٰته فیقص بعضها ببعض فان بقیت وسع الله له بها الجنة

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عز وجل نے فرمایا آدمی کی نیکیاں اور بدیاں لائی جائیں گی پھر ان کا آپس میں توازن کیا جائے گا اگر نیکیاں باقی بچ گئیں تو اللہ تعالیٰ ان کی بدولت اسے جنت میں داخل کر دے گا۔

المستدرک للحاکم۔ اسے حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ہے۔

منتخب کنز العمال الی هامش مسند الامام احمد

ابن حنبل الجلد الثانی صفحه ۳۵۸

عن انس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم دخلت الجنة فرأیت فی عارضتی الجنة مکتوبا ثلاثة اسطر بالذهب السطر الاول لا اله الا الله محمد رسول الله و السطر الثانی ما قدمنا وجدنا و ما اکلنا ربحنا و ما خلفنا خسرنا والسطر الثالث امة مذنبة و رب غفور۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے سامنے والی دیوار پر تین سطروں میں سنہری حروف میں لکھا دیکھا۔ پہلی سطر تھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ دوسری سطر میں لکھا تھا ہم نے جو آگے بھیجا پالیا اور جو کچھ کھا لیا فائدہ اٹھالیا اور جو پیچھے چھوڑا ہم نے خسارہ پایا۔ اور تیسری سطر میں لکھا تھا امت گنہ گار ہے اور رب غفور ہے۔

اخرجه الرافعی و ابن النجار اسے رافعی اور ابن نجار نے روایت کیا ہے۔

منتخب کنز العمال الی هامش مسند الامام احمد

ابن حنبل الجلد الثانی صفحه ۲۶۰

عن النبی صلی الله علیه وسلم ما من یوم الا و البحر یستأذن ربه ان یغرق ابن آدم والملئکة

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر روز سمندر اجازت مانگتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کو غرق کر دے

تستأذنه ان تعاجله وتهلکه
والرب تعالیٰ یقول دعوا عبدی
فانا اعلم به اذ انشأته من
الارض ان کان عبدکم
فشأنکم به وان کان عبدی
فمنی والی عبدی وعزتی وجلالی
ان اتانی لیلا قبلته وان اتانی
نهارا قبلته وان تقرب منی
شبرا تقربت منه ذراعا وان
تقرب منی ذراعا تقربت منه
باعا وان مشیٰ الی هرولت الیه
وان استغفرلی غفرت له وان
استقالنی اقلته وان تاب الی
تبت علیه من اعظم منی جودا و
کرما وانا الجواد الکریم
عبیدی یبیتون یبارزونی
بالعظائم وانا کلؤهم فی
مضاجعهم واحرسهم علی
فرشهم من اقبل الی تلقیته من
بعید ومن ترک لاجلی اعطیته
فوق المزید ومن تصرف بحولی

اور فرشتے بھی اللہ سے اجازت مانگتے ہیں
کہ جلدی سے ان کو ہلاک کر دیں اور رب تعالیٰ
فرماتا ہے میرے بندے کو چھوڑ دو میں
اسے خوب جانتا ہوں جب کہ میں نے
اس کو زمین سے پیدا کیا تھا۔ اگر وہ تمہارا
بندہ ہے تو پھر تم جانو اور اگر وہ میرا بندہ
ہے تو میں جانوں اور اس نے میری طرف
ہی آنا ہے۔ مجھے اپنی عزت اور بزرگی
کی قسم اگر میرا بندہ میری بارگاہ میں رات کو
حاضر ہو تو میں اس کی دعا کو قبول کروں گا اور
اگر دن کو حاضر ہو تو بھی اس کی دعا کو قبول
کروں گا اور اگر وہ میری طرف ایک بالشت
بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ بھر
بڑھتا ہوں اور اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ
بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف ایک گز
بھر بڑھتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل
کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں
اور اگر وہ مجھ سے بخشش طلب کرے
تو میں اسے بخشش دیتا ہوں اور اگر میری
طرف عذر پیش کرے تو میں اس کے
عذر کو قبول کرتا ہوں اور اگر وہ میری طرف

وقوتی النت له الحدید ومن
ارادمرادی ارادت ما یرید
اهل ذکری اهل مجالستی و
اهل شکری اهل زیادتی واهل
طاعتی اهل کرامتی و
اهل معصیتی لا اقنطهم من
رحمتی ان تابوا الیّ فانا حبیبهم
وان لم تابوا فانا طبیبهم
ابتلیهم بالمصائب لاطهرهم
من المعایب

رجوع کرتا ہے تو میں اس پر مہربان ہوتا ہوں
مجھ سے بڑھ کر سخی کون سردار ہے، اور میں
بہت سخاوت کرنے والا بہت بزرگ
ہستی ہوں۔ میرے بندے رات کے وقت
کبیرہ گناہوں سے میرا مقابلہ کرتے ہیں لیکن
میں ان کی خواب گاہوں میں ان کی حفاظت
کرتا ہوں اور ان کے بستروں پر ان کا محافظ
ہوں جو میری طرف متوجہ ہو میں آگے بڑھ کر
اسے ملتا ہوں اور جو میرے خوف سے حرام
کمائی کو چھوڑتا ہے میں اسے زیادہ سے
زیادہ دوں گا اور جو شخص میری نصرت اور
تائید سے چلتا پھرتا ہے میں اس کے لیے
لوہے کو بھی نرم کر دوں گا اور جو شخص میری
رضامندی کو ڈھونڈتا ہے میں اس کو راضی
کرتا ہوں میرا ذکر کرنے والے میرے ہم مجلس
ہیں اور میرا شکر کرنے والے میری مہربانی کے
مستحق ہیں اور میرے تابعدار میرے کرم کے
مستحق ہیں اور میں اپنے نافرمانوں کو اپنی
رحمت سے ناامید نہیں کروں گا۔ اگر وہ میری
طرف توبہ کریں تو میں ان کا دوست ہوں
اور اگر توبہ نہ کریں تو میں ان کا طبیب

ہوں انہیں مصیبتوں میں مبتلا کروں گا تاکہ
ان کو عیبوں سے پاک وصاف کر دوں۔

مدارج السالکین صفحہ ۴۳۲

فَضْلُ الرَّحِمِ

رحم کرنے کی فضیلت

عن ابی صالح الحنفی رضی اللہ عنہ مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ رحیم یحب الرحیم یضع رحمتہ علی کل رحیم۔

حضرت ابو صالح حنفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ رحیم ہے رحم کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے (اللہ تعالیٰ) اپنی رحمت ہر رحم کرنے والے پر کرتا ہے۔

اخرجہ ابن جریر۔

اسے ابن جریر نے روایت کیا ہے۔

منتخب کنز العمال علی ھامش مسند الامام احمد ابن حنبل الجلد الثانی صفحہ ۲۵۹

فَضْلُ تَقَرُّبِ اِلَی اللّٰہِ

اللہ کی طرف نزدیکی ڈھونڈنے کی فضیلت

عن یزید بن نعیم رضی اللہ عنہ قال سمعت ابا ذر الغفاری رضی اللہ عنہ وھو علی المنبر

حضرت یزید بن نعیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مقام فسطاط میں ممبر پر بیان

بالفسطاس يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من تقرب الى الله عزوجل شبرا تقرب اليه ذراعا ومن تقرب اليه ذراعا تقرب اليه باعا ومن اقبل الى الله عزوجل ماشيا اقبل الله عزوجل اليه مهرولا والله اعلى واجل والله اعلى واجل والله اعلى واجل۔

کرتے ہوئے سنا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو اللہ کی طرف ایک بالشت نزدیک ہوا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی طرف ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہے اور جو شخص اللہ کی طرف ایک ہاتھ نزدیک ہوا اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک گز نزدیک ہوتا ہے اور جو شخص اللہ عزوجل کی طرف پیدل چل کر متوجہ ہوا اللہ تعالیٰ عزوجل اس کی طرف دوڑ کر متوجہ ہوتا ہے اور اللہ بہت بلند اور بہت عزت والا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت بلند اور عزت والا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت بلند اور بہت عزت والا ہے۔

مسند الامام احمد بن حنبل الجزء الخامس صفحہ ۱۵۵

عن شريح رضي الله عنه قال سمعت رجلا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم قال الله عزوجل يا ابن آدم قم الى امش اليك وامش الى اهرول اليك۔

حضرت شریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابیؓ سے سنا فرماتے تھے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے اگر تو میری طرف کھڑا ہو تو میں تیری طرف چل کر آؤں گا، اگر تو میری طرف چل

کر آئے گا تو میں تیری طرف دوڑ کر آؤں گا

مسند الامام احمد بن حنبل الجلد الثالث صفحہ ۴۷۸

فَضْلُ الْحَسَنَةِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ

جمعرات کو نیکی کرنے کی فضیلت

عن سلمان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من شئ احب الی اللہ من شاب تائب وما من شئ ابغض الی اللہ تعالیٰ من شیخ مقیم علی معاصیہ وما فی الحسنات حسنۃ احب الی اللہ تعالیٰ من حسنۃ تعمل فی لیلۃ جمعۃ او یوم جمعۃ وما من الذنوب ذنب ابغض الی اللہ تعالیٰ من ذنب یعمل فی لیلۃ الجمعۃ ویوم الجمعۃ۔ اخرجہ ابو المظفر السمعانی فی امالیہ۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو توبہ کرنے والے نوجوان سے بڑھ کر کوئی محبوب نہیں اور اللہ تعالیٰ کو بوڑھے نافرمان سے جو اپنی نافرمانیوں پر قائم ہو سے بڑھ کر کوئی مبغوض اور ناپسندیدہ نہیں اور اللہ تعالیٰ کو اس نیکی سے بڑھ کر کوئی نیکی محبوب نہیں جو جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن میں کی جائے اور اس گناہ سے بڑھ کر کوئی گناہ ناپسند نہیں جو جمعہ کی رات یا دن میں کیا جائے اسے ابو مظفر سمعانی نے امالیہ میں روایت کیا ہے۔

منتخب کنز العمال الی ھامش مسند الامام احمد ابن حنبل الجلد الثانی صفحہ ۲۴۸

اَلِالْتِمَاسُ مَرْضَاةِ اللہِ

اللہ تعالیٰ کی مرضی کو تلاش کرنا

عن ثوبان رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان العبد لیلتمس مرضاۃ اللہ فلا یزال بذلک فیقول اللہ عزوجل لجبریل ان فلانا عبدی یلتمس ان یرضینی الا وان رحمتی علیہ فیقول جبرئیل رحمۃ اللہ علی فلان ویقولھا حملۃ العرش ویقولھا من حولھم حتی یقولھا اھل السموت السبع ثم تھبط لہ الی الارض

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک (نیک بندہ) اللہ سبحانہ کی رضامندی کی تلاش میں رہتا ہے پس اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ میرا فلاں بندہ میری رضامندی کی تلاش میں رہتا ہے خبردار ہو کہ میری رحمت اس پر ہے پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمت فلاں شخص پر ہے پھر یہ ہی بات عرش کو اٹھانے والے فرشتے کہتے ہیں اور وہ فرشتے بھی کہتے ہیں جو ان کے قریب ہیں یہاں تک کہ ساتوں آسمانوں کے فرشتے یہ ہی کہتے ہیں۔ پھر رحمت اس شخص کے لیے زمین پر اترتی ہے۔

مسند الامام احمد بن حنبل الجزء الخامس صفحہ ۲۷۹

مُناجاتِ برکت

سُبحَانَ الْقَآئِمِ الدَّآئِمِ ط سُبحَانَ الْحَيِّ

پاک ہے اللہ قائم ہمیشگی والا پاک ہے (وہ جو) حی و

الْقَيُّوْمِ ط سُبحَانَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوْتُ ط سُبحَانَ

قیوم ہے پاک ہے وہ ذات جو ہمیشہ زندہ ہے اس کیلیے موت نہیں پاک ہے

اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهٖ ط سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ

اللہ عظمت والا اور اسی کی تعریف ہے وہ سبوح ہے قدوس ہے

رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الرُّوْحِ ط سُبحَانَ الْعَلِيِّ

پروردگار ہے ملائکہ اور روح کا پاک ہے بلند تر

الْاَعْلٰى ط سُبحَانَهٗ وَ تَعَالٰى ○ مَرَّةً

ذات پاکی اور بلندی اسی کے لیے ہے۔ ایک بار

عن ابانؓ عن انسؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال كل يوم مرة سبحان القائم الدائم... الخ لم يمت حتى يرى مكانه من الجنة اويرى له۔

حضرت ابان نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ہر روز ایک مرتبہ پڑھا سبحان القائم تو وہ شخص موت سے پہلے اپنا ٹھکانہ جنت میں دیکھ لے گا یا کسی اور کو دکھا دیا جائے گا

رواہ ابن شاہین فی الترغیب وابن عساکر

اسے ابن شاہین نے ترغیب میں اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

کنز العمال الجزء الاوّل صفحہ ۲۰۵ شمار ۳۸۹۸

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تَوَاضَعَ کُلُّ شَیْءٍ

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے کہ جس کی عظمت کے آگے ہر چیز

لِعَظَمَتِہٖ ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ذَلَّ کُلُّ شَیْءٍ

عاجز ہے ۔ اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس کی عزت کے

لِعِزَّتِہٖ ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَضَعَ کُلُّ شَیْءٍ

سامنے سب چیزیں ذلیل ہیں اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس کی حکومت کے سامنے

لِمُلْکِہٖ ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی اسْتَسْلَمَ کُلُّ

ہر شے جھکی ہوئی ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہر چیز کو اپنی قدرت کے

شَیْءٍ لِقُدْرَتِہٖ ۝ مَرَّۃً

مطیع کر رکھا ہے۔ ابار

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال الحمد للہ تواضع کل شیٔ لعظمتہ ..... الخ نقالھا یطلب بھا ما عندہٗ کتب اللہ لہ بھا الف حسنۃ و

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے الحمد للہ تواضع کل شیٔ لعظمتہ .... الخ اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے پاس کی چیز درحمت وبخشش، طلب کرے تو اللہ تعالیٰ

رفع له بها الف درجة و وكل به سبعين الف ملك يستغفرون له الى يوم القيمة۔

اس کے لیے ہزار نیکی لکھتے ہیں اور اس کے ہزار درجے بلند کرتے ہیں اور ستر ہزار فرشتوں کو اس کے لیے قیامت تک استغفار کرنے کے لیے مقرر فرما دیتے ہیں۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر وابن عساکر۔

اسے طبرانی نے کبیر میں اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

کنز العمال الجزء الاوّل صفحہ ۲۰۵ شمار ۳۸۹۱

سُبحَانَ ذِی المُلکِ وَ المَلَکُوتِ ط

پاک ہے ملک اور ملکوت والی ذات

سُبحَانَ ذِی العِزَّۃِ وَ الجَبَرُوتِ سُبحَانَ

پاک ہے عزت اور جبروت والی ذات پاک ہے وہ

الحَیِّ الَّذِی لَا یَمُوتُ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ

ذات جو زندہ ہے جسے موت نہیں وہ سبوح ہے پاک ہے پروردگار

المَلٰئِکَۃِ وَ الرُّوحِ ۝ مَرَّۃً

ہے ملائکہ اور روح کا ابار

عن انس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ بحرا من نور حوله ملائكة من نور على خيل من نور بايديهم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک نور کا دریا پیدا فرمایا ہے جس کے ارد گرد نورانی ملائکہ نور کے

جواب من نور يسبحون حول ذلك البحر سبحان ذى الملك ... الخ فمن قالها فى يوم مرة او شهر او سنة مرة او فى عمره غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تأخر ولو كانت مثل زبد البحر او مثل رمل عالج او فر من الزحف۔

پہاڑ پر اپنے ہاتھوں میں نور کے مٹکے لیے ہوئے (ہیں) تسبیح بیان کرتے ہیں۔ سبحٰن ذی الملک والملکوت .... الخ پس جس شخص نے روزانہ ایک بار یا مہینے میں ایک بار یا سال میں ایک بار یا ساری عمر میں ایک بار پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیتا ہے خواہ سمندر کے جھاگ یا وسیع میدان کی ریت کے برابر ہوں خواہ وہ شخص جہاد سے بھاگ آنے کا مجرم ہو۔

رواہ الدیلمی۔

اسے دیلمی نے روایت کیا ہے۔

کنز العمال الجزء الاوّل صفحہ ۲۰۳ شمار ۳۸۵۲

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ

اے اللہ تیرا فرمان ہے مجھ سے دُعا مانگو میں قبول کروں گا

لَكُمْ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ○

یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰہُ

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس واسطے کہ تو ہی اللہ ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے بے نیاز ہے وہ جس کا

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا

کوئی بیٹا نہیں اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی ہم سر

اَحَدٌ ○

ہے۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَهَادَةً فِیْ سَبِیْلِكَ

اے اللہ نصیب فرما مجھے شہادت تیری راہ میں

وَاَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ

اور مدد فرما میری موت کی بے ہوشیوں میں اور موت کی

الْمَوْتِ ○

سختیوں میں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے

وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَنَجِّنِیْ مِنْ عَذَابِ

اور قبر کے فتنہ سے اور نجات بخش مجھے دوزخ کی

النَّارِ ○

آگ سے

اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قَبْرِیْ بِفَضْلِكَ یَا ذَا

اے اللہ منور فرما میری قبر کو اپنے فضل سے اے عظیم

الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ط سُبْحَانَ ذِى الْفَضْلِ

فضل والے پاک ہے احسان اور

وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِى الْمَجْدِ وَ الْكَرَمِ

نعمتوں والا پاک ہے بزرگی اور عزت والا

سُبْحَانَ ذِى الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ ○

پاک ہے بزرگی اور عزت والا۔

اٰمِيْنَ! اٰمِيْنَ! اٰمِيْنَ○

آمین! آمین! آمین!

يَا نُوْرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ يَا حَيُّ يَا

اے آسمانوں اور زمین کے نور اے زندہ اے

قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ اِسْمَعْ

قائم اے بزرگی اور عزت والے سن لیجیو

وَاسْتَجِبْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ

اور قبول فرمائیو اللہ بہت بڑا بہت ہی بڑا ہے

بِجَاهِ رَسُوْلِكَ مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

اپنے رسول محمد نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ○ اٰمِيْنَ! اٰمِيْنَ! اٰمِيْن

(محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آمین! آمین! آمین!

يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ

اے زندہ اے قائم (ہیں)، تیری رحمت کی طرف فریاد لایا ہوں

أَنَا عَبْدٌ مُذْنِبٌ ذَلِيلٌ وَ أَنْتَ رَبِّي ذُو

میں بندہ ہوں گنہ گار ذلیل (لیکن)، تو میرا رب بڑی ہی شان و

الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ فَاعْفُ عَنِّي

اکرام والا (رب ذوالجلال والاکرام) ہے پس مجھ سے درگذر فرما

فَإِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيمٌ يَا عَظِيمَ الْعَفْوِ يَا

بیشک تو معاف فرمانے والا کریم ہے اے سب سے بڑھ کر درگذر فرمانے

نِعْمَ النَّصِيرُ ۝

والے (اور) اے سب سے بڑھ کر مددگار۔

آمِينَ! آمِينَ! آمِينَ!

آمین! آمین! آمین!

◎

امروز سعید و مسعود و مبارک
پنجشنبہ یکم شعبان المعظم ۱۴۰۲ھ

ابو انیس محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ
المہاجر الی اللہ و المتوکل علی اللہ العظیم

یا اللہ!

تیرا شکر و احسان ہے کہ قیامت و

موت کی علامات ظاہر ہونے سے پہلے

تو نے ہمیں اپنی بارگاہ رب ذو الجلال و

الاکرام میں توبہ کی توفیق کی سعادت نصیب

فرمائی!

اَلْحَمْدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ط

فَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ

وَاٰخِرُ دَعْوَانَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ ط

اٰمین! اٰمین! اٰمین!

امروز سعید و مسعود و مبارک
پنجشنبہ یکم شعبان المعظم ۱۴۰۶ھ

ابو انیس محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ
المُہاجِر اِلَى اللّٰهِ وَالْمُتَوَكِّل عَلَى اللّٰهِ الْعَظِيْم ط

فہرست التوبۃ والاستغفار

شمار	عنوان	صفحہ	شمار	عنوان	صفحہ
۱	توبہ کے لغوی معنی	۱	۱۳	توبہ کرنے کی فضیلت	۱۷
	قال اللہ عزوجل	۵	۱۴	توبہ کرنے کا ثواب	۱۸
۳	عالم کی توبہ کا بیان	۵	۱۵	حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ	۱۹
۳	توبہ کی فضیلت	۷	۱۶	توبہ کامیابی کا سبب ہے	۲۰
۴	برے کاموں کے بعد توبہ کرنیکا ثواب	۷	۱۷	توبہ اور نیک اعمال کا بیان	۲۱
			۱۸	توبہ کا ثواب	۳۰
۵	مرنے کے قریب توبہ کرنا	۸	۱۹	اللہ ہی توبہ قبول فرماتا ہے	۳۱
۶	توبہ کے بعد اپنی اصلاح کرلینا	۹	۲۰	خالص توبہ کا بیان	۳۲
۷	ظلم کے بعد توبہ کا بیان	۱۰	۲۱	استغفار کا وقت	۳۴
۸	مومنوں کی علامات	۱۲	۲۲	ذکر افضل ہے یا استغفار	۴۴
۹	جہالت کے بعد توبہ	۱۲	۲۳	صلوٰۃ توبہ کا بیان	۴۶
۱۰	برے عملوں کے بعد توبہ کا بیان	۱۳	۲۴	گناہوں سے توبہ کی دعائیں	۴۸
			۲۵	سید الاستغفار	۷۱
۱۱	توبہ اور استغفار کا حکم	۱۴	۲۶	شرکِ خفی سے بچنے کیلیے	۷۳
۱۲	برے کاموں کے بعد توبہ کرنے کا ثواب	۱۶	۲۷	استغفار اور توبہ کے اوقات	۷۴
			۲۸	نماز پڑھنے کے بعد	۷۵

شمار	مضمون	صفحہ	شمار	مضمون	صفحہ
۲۹	گناہ میں واقع ہونے کے بعد	۷۶	۴۸	ملاقات اور مصافحہ کے وقت	۹۱
۳۰	مجلس برخاست ہونے کے بعد	۷۶	۴۹	حاجی کی ملاقات کے وقت	۹۲
۳۱	سحری کے وقت	۷۷	۵۰	گہن کے وقت	۹۲
۳۲	سوتے وقت	۷۸	۵۱	زلزلے کے وقت	۹۳
۳۳	بیت الخلاء سے نکلتے وقت	۷۹	۵۲	غم اور تنگی کے وقت	۹۴
۳۴	وضو کرتے وقت	۷۹	۵۳	بارش طلب کرنیکے وقت	۹۴
۳۵	وضو کر چکنے کے بعد	۸۰	۵۴	سفر کے وقت	۹۵
۳۶	غروب آفتاب کے وقت	۸۱	۵۵	رات کو جاگنے کے وقت	۹۷
۳۷	مسجد میں داخل ہونیکے بعد	۸۲	۵۶	امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعائیں	۹۸
۳۸	مسجد سے نکلتے وقت	۸۳	۵۷	حضرت آدم علیہ السلام کی دُعا	۹۹
۳۹	تکبیر تحریمہ کے بعد	۸۳	۵۸	حضرت نوح علیہ السلام کی دُعا	۱۰۰
۴۰	رکوع میں	۸۴	۵۹	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا	۱۰۰
۴۱	رکوع سے سر اٹھانیکے بعد	۸۵	۶۰	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دُعا	۱۰۱
۴۲	سجدہ میں	۸۶	۶۱	حضرت سلیمان علیہ السلام کی دُعا	۱۰۱
۴۳	پہلے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد	۸۶	۶۲	انبیاء کرام کے لشکروں کی دُعا	۱۰۱
۴۴	التحیات کے بعد	۸۷	۶۳	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال کے بعد امت کے لیے استغفار کرنا	۱۰۳
۴۵	موت کے وقت	۸۸	۶۴	جس نے نیکی کا ارادہ کیا اس کا ثواب	۱۰۳
۴۶	نمازِ جنازہ میں	۸۹			
۴۷	میت کو دفن کرنے کے بعد	۹۰	۶۵	اسلام پہلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے	۱۰۴

شمار	مضمون	صفحہ
۶۶	اللہ سے ڈرنے کا بیان	۱۰۵
۶۷	بار بار توبہ کرنے کا بیان	۱۰۷
۶۸	گناہوں کا اقرار اور ان سے توبہ کا بیان	۱۰۸
۶۹	توبہ کب ختم ہوگی؟	۱۰۹
۷۰	اولیاء اللہ کے تقرب کی فضیلت	۱۱۱
۷۱	نیک لوگوں کے تقرب کی فضیلت	۱۱۳
۷۲	بندے کی توبہ پر خدا خوش ہوتا ہے	۱۱۴
۷۳	تین شخص جنتی ہیں	۱۱۵
۷۴	اللہ کے سامنے کھڑے ہونیکا بیان	۱۱۶
۷۵	شقاوت قلبی کی صفائی	۱۱۷
۷۶	توبہ کیا ہے؟	۱۱۸
۷۷	توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے	۱۱۹
۷۸	گناہ سے توبہ کا بیان	۱۱۹
۷۹	توبہ کی فضیلت	۱۲۰
۸۰	ندامت اور استغفار کی فضیلت	۱۳۲
۸۱	گناہ پر پشیمانی ہی توبہ ہے	۱۳۳
۸۲	کفارہ گناہ کا بیان	۱۳۴
۸۳	بندے کا گناہ پر غمگین ہونا	۱۳۴

شمار	مضمون	صفحہ
۸۴	جو شخص گناہ پر پشیمان ہو اللہ اس کو معاف کردے گا۔	۱۳۵
۸۵	چھوٹے گناہ	۱۳۶
۸۶	اللہ تعالیٰ کی بخشش کی فضیلت	۱۳۷
۸۷	اللہ تعالیٰ گناہوں کے معاف کرنے پر قادر ہے	۱۳۷
۸۸	بچے کا باپ کے لیے معافی مانگنا	۱۳۸
۸۹	زندہ لوگوں کا مردوں کو تحفہ	۱۳۹
۹۰	معافی مانگنے والوں کے لیے خوش خبری	۱۴۰
۹۱	زیادہ استغفار کرنے کی فضیلت	۱۴۰
۹۲	گناہوں میں مبتلا ہونیوالے کی فضیلت	۱۴۱
۹۳	اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو	۱۴۱
۹۴	لا الٰہ الا اللہ اور استغفار کی فضیلت	۱۴۲
۹۵	اگلی زندگی میں نیکی کرنے کی فضیلت	۱۴۳
۹۶	توبہ اور رحمت کی وسعت	۱۴۴
۹۷	شرک ناقابلِ معافی گناہ ہے	۱۴۵
۹۸	مشرک کی توبہ کا بیان	۱۴۵

شمار	مضمون	صفحہ	شمار	مضمون	صفحہ
۹۹	توحید کے فضائل	۱۴۶	۱۱۱	خدا کی سو رحمتوں کا بیان	۱۶۸
۱۰۰	ثواب کی بابت اللہ کا وعدہ	۱۴۷	۱۱۲	اللہ کی رحمت کا بیان	۱۷۱
۱۰۱	اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے کی فضیلت	۱۴۷	۱۱۳	اللہ کی رحمت کی فضیلت	۱۷۱
۱۰۲	گناہوں سے بچنے کی فضیلت	۱۴۸	۱۱۴	گنہ گار کے لیے اللہ کی رحمت کی امید رکھنے کا بیان	۱۸۰
۱۰۳	مومن کی نیک نیتی	۱۴۸	۱۱۵	جنت بہت ہی نزدیک ہے اور دوزخ بھی	۱۸۲
۱۰۴	جس نے معافی مانگ لی اس نے گناہوں پر ضد نہ کی	۱۴۹	۱۱۶	اللہ تعالیٰ کی رحمت کا بیان	۱۸۲
۱۰۵	توبہ کرنیوالوں کی فضیلت	۱۴۹	۱۱۷	رحم کرنے کی فضیلت	۱۸۹
۱۰۶	گناہوں پر پردہ ڈالنا	۱۵۰	۱۱۸	اللہ کی طرف نزدیکی ڈھونڈنے کی فضیلت	۱۸۹
۱۰۷	مومن کی مثال	۱۵۱			
۱۰۸	دیوانہ کون ہے ؟	۱۵۱	۱۱۹	جمعرات کو نیکی کرنے کی فضیلت	۱۹۱
۱۰۹	استغفار کی فضیلت	۱۵۲			
۱۱۰	اللہ کی رحمت اسکے غصے پر غالب ہے	۱۶۶	۱۲۰	اللہ تعالیٰ کی مرضی کو تلاش کرنا	۱۹۲

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ سُبْحَانَ
رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اٰمِيْنَ ؛ اٰمِيْنَ ؛ اٰمِيْنَ

امروز سعید و مسعود و مبارک
پنجشنبہ یکم شعبان المعظم ۱۳۹۲ھ

ابو انیس محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ
المہاجر الی اللہ و المتوکل علی اللہ العظیم

دار الاحسان
فیصل آباد
(پاکستان)

هدیہ

منجانب: نثار آرٹ پریس لمیٹڈ لاہور پاکستان

ہیڈ آفس: ۷۔ چیمبرلین روڈ۔ فون ۹۲۲۳۶ / ۹۹۲۵۶

برانچ آفس: ۹۔ انڈسٹریل ایریا گلبرگ ۱۱ ۸۸۲۶۰۴ / ۸۸۲۷۰۱

نثار آرٹ پریس لمیٹڈ لاہور